عمران سیریز

عمران کا اغوا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول “عمران کا اغوا” پیش خدمت ہے۔ یہ ناول اپنے نام کی طرح دلچسپ بھی ہے اور سنسنی خیز بھی۔ عمران جو اپنے تجربے اور ذہانت سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے اور جس کے نام سے ہی دنیا بھر کے سیکرٹ ایجنٹ اور بین الاقوامی مجرم کانپ جاتے ہیں۔ وہی عمران ایک تنظیم سے دوسری تنظیم کے ہاتھوں اغوا ہوتا چلا جاتا ہے اور باوجود اپنی ذہانت‘ تجربے اور عقل کے وہ اپنے آپ کو ہر لمحے انتہائی بے بس محسوس کرنے لگتا ہے۔ تب اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کی کامیابیوں میں صرف اس کی اپنی ذہانت اور عقل کا ہی ہاتھ نہیں ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور یہ احساس خاص طور پر اس وقت بڑی شدومد سے ابھر کر سامنے آتا ہے جب عمران کی ٹانگیں ہمیشہ کے لئے بے کار کر دی جاتی ہیں اور عمران باوجود اپنی کوشش کے اس معذوری کو دور نہیں کر سکتا اور جب اسے مکمل یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ مکمل طور پر اپاہج ہو کر رہ گیا ہے تو اس وقت یقیناً اس کے دل میں اگر اپنی عقل و ذہانت‘ تجربہ اور کارکردگی کا کوئی گھمنڈ موجود بھی تھا تو وہ یقیناً دور ہو گیا ہو گا۔ عمران کی اس معذوری سے سیکرٹ سروس کے اراکین خاص طور پر جولیا‘ جوزف‘ جوانا اور ٹائیگر پر کیا گزری۔ یہ سب کچھ بھی اس انتہائی منفرد

اور دلچسپ کہانی میں موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا البتہ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کریں اور ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کرلیں۔

ساہیوال سے محترمہ کلثوم صاحبہ لکھتی ہیں۔ ”میں نے آپ کے ناول پانچویں جماعت سے پڑھنے شروع کئے ہیں اور اب میں ایم-اے کی طالبہ ہوں اور صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے سارے گھر والے آپ کے مستقل قارئین ہیں ”بلیک کرائم“ ”لاسٹ اپ سیٹ“ اور خاص طور پر ”سفلی دینا“ جیسے عظیم اور شاہکار ناول لکھ کر آپ نے مجھے خط لکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ آپ کے ناول کا خاصہ ہے کہ ہر ناول نہ صرف دوسروں سے منفرد ہوتا ہے بلکہ ہر ناول میں آپ کوئی نہ کوئی منفرد سچویشن' کوئی زوردار منفرد اور نیا کردار شامل کر دیتے ہیں کہ ہر ناول پڑھنے کے بعد انسان یہی سوچتا ہے کہ اس سے مزید بہتر لکھنا ناممکن ہے لیکن جب اس کے بعد ناول پڑھنے کو ملتا ہے تو اس کے مطالعے پر بھی یہی احساسات قاری کے ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ذہنی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرے۔ البتہ آپ نے عمران کی نسبت کرنل فریدی کے کردار پر بہت کم لکھا ہے۔ عمران اور اس کی ساتھیوں کی نجی زندگی' ان کے خیالات' ان کی رحم دلی' ان کے دوسروں سے تعلقات سب کچھ قارئین کے سامنے آتا رہتا ہے لیکن کرنل فریدی ابھی تک ایک بند کردار محسوس ہوتا ہے۔ بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ تو وہ عظیم ہے لیکن بحیثیت عام انسان وہ کیا ہے۔ اس کی نجی زندگی' اس کا دوسروں کے ساتھ رویہ' یہ سب کچھ کبھی کھل کر سامنے نہیں آیا۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ آپ کرنل فریدی کے کردار کے ان پہلوؤں پر بھی لکھیں تاکہ قارئین اپنے پسندیدہ کردار کے دیگر پہلوؤں سے بھی کماحقہ واقف ہو سکیں“۔

محترمہ کلثوم صاحبہ! خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بہت شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناولوں میں یکسانیت پیدا نہ ہو۔ ویسے تو جاسوسی ادب کا دائرہ اس قدر محدود ہے کہ لکھنے والوں کو جلد ہی سوچنا پڑتا ہے کہ مزید کیا لکھا جائے لیکن اتنے طویل عرصے تک میرے قارئین کی میرے ناولوں میں دلچسپی ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی توفیق کی وجہ سے میں اب تک جاسوسی ادب کے محدود دائرے کے باوجود قارئین کو نئی جہتوں' نئے موضوعات اور نئے دلچسپ کرداروں سے روشناس کرا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ قارئین کی دعاؤں سے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ جہاں تک کرنل فریدی کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ عمران کی نسبت کرنل فریدی پر کم بلکہ اس کی نجی زندگی اور دوسرے لوگوں سے اس کے رویوں کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کمی کو جلد از جلد دور کر سکوں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

جلال پور پیروالا ضلع ملتان سے حکیم ضیاء الحق قریشی صاحب لکھتے

ہیں۔ ”آپ کے ناول طویل عرصے سے زیر مطالعہ ہیں۔ ”لاسٹ اپ سیٹ“ میں بلیک زیرو نے ایک بار پھر اپنے آپ کو سپریم فائٹر ثابت کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی بلیک زیرو کو عملی میدان میں کام کرنے کے مواقع دیتے رہیں گے“۔

محترم حکیم محمد ضیاء الحق قریشی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک زیرو واقعی سپریم فائٹر ہے اور بحیثیت حکیم آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ انتہائی طاقتور ادویات بہت کم مقدار میں اور کبھی کبھار ہی نسخے میں لکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح سپریم فائٹر کو بھی فائٹنگ کے مظاہرے کا کم موقع ملتا ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم اے

اچانک ایک زور دار جھٹکا لگنے سے عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا بیڈ مسلسل ہل رہا ہے۔

”اوہ۔ زلزلہ آ گیا ہے“—— عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا اور اس کی آنکھیں جیسے حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اپنے فلیٹ کی بجائے کسی ویگن کی ایک سائیڈ میں بنے ہوئے باقاعدہ بیڈ پر چت پڑا ہوا تھا اس کے دونوں بازو اور دونوں پیر بھی لوہے کے بیڈ سے باقاعدہ کلپ کر دیئے گئے تھے اور اس کے سینے کے گرد بھی کوئی سخت سا راڈ موجود تھا اس لئے وہ اپنے سر کو گردن تک حرکت دینے کے اور کسی قسم کی حرکت کرنے کے قابل نہ تھا اس کی نظریں گھومتی ہوئی سائیڈ پر پہنچیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ سائیڈ

سیٹ پر ایک نوجوان یورپی لڑکی ہاتھ میں ایک رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی اس کے جسم پر ڈاکٹروں جیسا سفید کوٹ تھا۔ بیڈ کے ساتھ ہی آکسیجن سلنڈر بھی پڑا ہوا تھا اور اوپر ایک راڈ کے ساتھ خون اور گلوکوز کی بوتلیں بھی لٹکی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ منسلک نلکیاں بیڈ کی سائیڈ سے اندر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا عمران کا ذہن حیرت کی شدت سے چیخنے لگ گیا تھا کیونکہ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ رات کے وقت اپنے فلیٹ کے بیڈ روم میں سویا تھا اور اب اس کی آنکھ کھلی تھی تو وہ اس حالت میں اس ویگن میں تھا جو یقیناً کسی ہسپتال کی ایمبولینس لگ رہی تھی لیکن لڑکی کے جسم کا رنگ بتا رہا تھا کہ لڑکی یورپین ہے۔ عمران نے بے اختیار بولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر دھماکوں کی زد میں آگیا کہ اس کی زبان اس قدر موٹی ہو چکی تھی کہ وہ منہ میں حرکت ہی نہ کر رہی تھی اس لئے عمران ایک لفظ بھی نہ بول سکا تھا حالانکہ عمران کا خیال تھا کہ ہوش میں آتے ہی اس نے زلزلے کی بات کی تھی لیکن اب اپنی زبان کو بے حس و حرکت محسوس کر کے اسے یقین ہو گیا کہ وہ فقرہ بھی اس کے ذہن میں ہی ابھرا تھا زبان سے ادا نہ ہوا تھا لیکن اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی ایک بار تو اسے خیال آیا کہ رات کو سوتے ہوئے اس پر اچانک کسی پراسرار بیماری کا حملہ ہوا ہے اور اسے ایمبولینس میں ہسپتال لے جایا جا رہا ہے لیکن اس ڈاکٹر لڑکی اور اس ایمبولینس کی حالت دیکھ کر اسے احساس

ہو رہا تھا کہ وہ کسی یورپی ملک میں ہے ایمبولینس کے شیشے دھندلے تھے اس لئے اسے باہر کے مناظر بھی نظر نہ آ رہے تھے البتہ باہر سے ٹریفک کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں البتہ شیشوں سے آنے والی روشنی سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ دوپہر کا وقت ہے اسی لمحے ایمبولینس کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور عمران سمجھ گیا کہ اسے ایسے ہی کسی جھٹکے کی وجہ سے اچانک ہوش آگیا ہے۔

"ارے تمہیں ہوش آگیا علی عمران۔ حیرت ہے"---- اچانک لڑکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے اس کی طرف دیکھا تو وہ رسالہ ایک طرف کر کے حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ واقعی یورپ کی رہنے والی تھی اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے عمران کے اس طرح اچانک ہوش میں آ جانے کا یقین ہی نہ آیا ہو اس نے جلدی سے رسالہ ایک طرف رکھا اور کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"گلینڈا کالنگ۔ اوور"---- اس لڑکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مارشل اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- اس آلے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران کو اچانک ہوش آ گیا ہے۔ اب کیا کرنا ہے۔ اوور"---- گلینڈا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بغیر انجکشن لگے ہوش کیسے آ سکتا ہے۔

اوور"---- مارشل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"وہ میرے سامنے موجود ہے اور پوری طرح ہوش میں ہے۔ کلپڈ ہونے کی وجہ سے وہ حرکت بھی نہیں کر رہا اور زبان ساکت ہونے کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں پا رہا۔ مگر ہے وہ ہوش میں۔ اوور"۔ گلینڈا نے کہا۔

"فائنل چیک پوسٹ سے اس کا بیہوشی کے عالم میں کراس ہونا ضروری ہے گلینڈا۔ ورنہ گڑ بڑ ہو سکتی ہے میں الیگزنیڈر کو کال کر کے کہتا ہوں کہ وہ اس عمران کو دوبارہ بے ہوش کر دے اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اس لڑکی گلینڈا نے جلدی سے آلہ آف کر کے واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"کاش تم بول سکتے۔ میں نے تو سنا ہے کہ تم انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہو لیکن کیا کروں فی الحال تمہارا بولنا ممکن نہیں ہے"۔ گلینڈا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا عمران کے ذہن میں سینکڑوں سوالات کلبلا رہے تھے لیکن وہ واقعی اس وقت انتہائی بے بسی کا شکار ہو رہا تھا اس کا ذہن مسلسل یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور انہوں نے اسے فلیٹ میں سے کیسے اغوا کیا تھا اور اب وہ کہاں ہے اور اس اغوا کا اصل مقصد کیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ خود بھی ان میں سے کسی سوال کا جواب نہ دے سکتا تھا اسی لیے اس نے محسوس کیا کہ ویگن کی نہ صرف رفتار ہلکی ہونے لگ گئی ہے بلکہ وہ سائیڈ کی طرف ہوتی جا رہی ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ویگن رک گئی اس کے ساتھ

ہی ویگن کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک یورپی آدمی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"اسے ہوش کیسے آ گیا ہے"---- اس نوجوان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس لڑکی گلینڈا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"---- لڑکی نے جواب دیا تو اس نوجوان نے مڑ کر ویگن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر پیکٹ کھولنے لگا چند لمحوں بعد اس نے پیکٹ میں سے ایک سرنج باہر نکالی جس میں سبز رنگ کا محلول پہلے سے ہی تھوڑی سی مقدار میں بھرا ہوا تھا۔

"اس کے بازو سے کمبل ہٹاؤ"---- نوجوان نے سرنج کی سوئی میں لگی ہوئی کیپ ہٹاتے ہوئے گلینڈا سے کہا تو گلینڈا نے ہاتھ بڑھا کر کمبل عمران کے بازو سے ہٹا دیا اور نوجوان نے جھک کر عمران کے بازو میں سوئی اتار دی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا ذہن گہری دھند میں ڈوبتا چلا گیا۔ دھند گہری ہوتی چلی جا رہی تھی اور جیسے جیسے دھند گہری ہوتی چلی جا رہی تھی اسی لحاظ سے عمران کے احساسات بھی فنا ہوتے چلے جا رہے تھے پھر اچانک اسے محسوس ہوا کہ دھند چھٹنے لگ گئی ہے اور چند ہی لمحوں بعد عمران کے ذہن میں روشنی پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات دوبارہ زندہ ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس بار جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو ایک آرام دہ پلنگ پر لیٹے ہوئے دیکھا وہ جس

کمرے میں لیٹا ہوا تھا وہ واقعی ایک شاندار بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا کمرے کی ایک سائیڈ پر شیشے کی ایک بڑی کھڑکی تھی جس کی دوسری طرف سے تیز روشنی اندر آ رہی تھی عمران نے لاشعوری طور پر جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس کا جسم اب حرکت کر رہا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”عجیب سلسلہ ہے“---- اچانک اس کے منہ سے خود بخود الفاظ نکلے اور اس کے جسم میں مسرت کی تیز لہر دوڑتی چلی گئی کیونکہ اس نے یہ الفاظ باقاعدہ سنے تھے اس کا مطلب تھا کہ وہ بول سکتا تھا اور پھر اس نے شعوری طور پر اپنی زبان کو حرکت دی تو اس کا دل انجانی مسرت سے بھر سا گیا کیونکہ اب زبان نہ صرف اپنی نارمل حالت میں تھی بلکہ باقاعدہ حرکت بھی کر رہی تھی۔

”خدایا یہ سب کیا ہے کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا“۔ عمران نے خود ہی اپنے بازو پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے اتر آیا چٹکی بھرنے سے درد کی تیز لہر اس کے بازو میں دوڑتی چلی گئی تھی اور اس تیز درد کی لہر نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ وہ خواب بہرحال نہیں دیکھ رہا اس نے اپنے لباس کو دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا اس کے جسم پر باقاعدہ پتلون اور قمیض تھی اور یہ پتلون اور قمیض بہرحال اس کی نہ تھی لیکن یہ اس کی ناپ کی ضرور تھی عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی اس کا خیال تھا کہ دروازہ دوسری طرف سے بند ہو گا لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا کہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر ایک راہداری گزرتی ہوئی نظر آ رہی تھی عمران آگے بڑھا لیکن پھر واپس مڑا آیا کیونکہ کمرے میں دبیز قالین بچھا ہوا تھا اور عمران کے پیروں میں جوتے بھی نہ تھے جبکہ باہر راہداری میں عام سا فرش تھا اس لئے وہ واپس مڑا اسی لمحے اس نے دیوار کے ساتھ ایک ریک میں اپنے جوتے اور جرابوں کا جوڑا پڑا ہو دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے پہلے جرابیں پہنیں اور پھر جوتے پہن لئے ابھی تک کوئی آدمی نہ آیا تھا اور نہ ہی کسی کی کوئی آواز سنائی دی تھی عمران جوتے پہن کر کمرے سے باہر راہداری میں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ باہر آتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے جزیرے میں ہے جس کے چاروں طرف دور دور تک سمندر کا پانی نظر آ رہا تھا جزیرہ گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا اور خاصا زرخیز نظر آ رہا تھا اس نے پورے جزیرے کا ایک چکر لگایا۔ جزیرے پر سوائے اس چھوٹی سے عمارت کے جس کے بیڈ روم میں اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور کوئی عمارت نہ تھی اور نہ ہی پورے جزیرے پر کوئی آدمی موجود تھا عمران جزیرے کا چکر لگا کر واپس اس عمارت میں پہنچا تو اچانک اسے بیڈ روم سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور جوتوں سمیت بیڈ روم میں

داخل ہو گیا۔ سیٹی کی آواز ایک بند الماری کے اندر سے آ رہی تھی عمران نے الماری کے پٹ کھولے تو اندر ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرائمر کالنگ علی عمران۔ اوور" ---- بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور" ---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران تم نے جزیرے کا چکر لگا لیا ہو گا اور یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ اس جزیرے پر اس وقت تمہارے علاوہ اور کوئی ذی روح موجود نہیں ہے اس عمارت میں ایک ہفتے کی ایک آدمی کی خوراک موجود ہے اور یہ جزیرہ سمندر کے ایسے حصے میں ہے جہاں سے نہ ہی کوئی بحری جہاز گزرتا ہے اور نہ کوئی ہوائی جہاز۔ کسی لانچ وغیرہ کے گزرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باقی تم خود انتہائی سمجھ دار آدمی ہو مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور" ---- پرائمر نے کہا۔

"مجھے دھمکیاں اور موت کا خوف دلانے کی بجائے اپنا اصل مقصد بتاؤ۔ ویسے میں تمہارے حسن سلوک کا معترف ہوں کہ تم نے میرے ساتھ بہرحال کوئی برا سلوک نہیں کیا۔ ایک خوبصورت جزیرے میں چند روز ہی سہی بہرحال خاصے اطمینان سے گزر جائیں گے۔ اوور" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہارے متعلق میں نے جیسا سنا تھا تم واقعی ویسے ہی ہو میں اپنا نام تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں میرا نام پرائمر ہے اور میں ایک بین الاقوامی تنظیم کے ایک سیکشن کا چیف ہوں۔ تنظیم کا نام وی آئی پی ہے ہماری تنظیم خصوصی ساخت کا اسلحہ تیار کر کے مختلف ملکوں کی حکومتوں اور باغی گروپوں کو سپلائی کرتی ہے اس سلسلے میں ہماری دنیا کے مختلف ممالک میں باقاعدہ اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نئے سے نئے اسلحہ کی ایجاد کے لئے چند بڑی لیبارٹریاں بھی ہیں جہاں دنیا کے انتہائی اعلیٰ دماغ سائنس دان کام کرتے ہیں ایسی ہی ایک لیبارٹری میں ہمارے ایک سائنس دان نے ایک تجربے کے دوران ایک ایسا مادہ تیار کر لیا جو اپنے اندر توانائی کا بے پناہ ذخیرہ رکھتا تھا دوسرے لفظوں میں جس قدر توانائی دس لاکھ بیرل پٹرول کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے وہ اس مادے کے ایک سنٹی میٹر ٹکڑے سے پیدا ہو سکتی ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ مادہ مسلسل توانائی سپلائی کرنے کے باوجود پٹرول کی طرح خرچ نہیں ہوتا بلکہ اپنی ساخت قائم رکھتا ہے البتہ اس کی توانائی ختم ہو جاتی ہے لیکن ہمارے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس کے اندر توانائی موجود رہتی ہے اس طرح اسے مزید کام میں لایا جا سکتا ہے اس آئیڈیے پر مسلسل کام ہوتا رہا اور ہم نے دنیا بھر سے اعلیٰ دماغ سائنس دان کو انتہائی کثیر معاوضہ دے کر اس پر کام کرایا کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ ایسی دریافت ہے کہ اس سے پوری دنیا میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے گو یہ اسلحہ کی رینج

میں نہیں آتی لیکن بہرحال اس سے اس قدر آمدنی ہو سکتی ہے جتنی پوری دنیا کا اسلحہ فروخت کر کے بھی نہیں ہو سکتی لیکن اچانک اس میں ایک ایسی سائنسی الجھن پیدا ہو گئی ہے جس نے اس کی نہ صرف مزید پیش رفت روک دی ہے بلکہ اگر یہ سائنسی الجھن دور نہ ہوئی تو اب تک اس پر کی گئی تمام محنت بھی ضائع ہو جانے کا خدشہ ہے اور سارا پلان بھی یکسر ختم ہو سکتا ہے سائنس دانوں نے اس سائنسی الجھن کو حل کرنے کی بے حد کوشش کی بڑے بڑے سائنس دانوں سے مشورے کئے گئے لیکن یہ مسئلہ حل نہ ہو سکا پھر ہمیں بتایا گیا کہ جو کام بڑے بڑے سائنس دان نہیں کر سکتے وہ تم کر لیتے ہو چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ تم سے اس سلسلے میں باقاعدہ مدد لی جائے اس پر تمہاری ہسٹری ٹریس کی گئی اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ بھی ہو اور اگر تمہیں اس مادے کے بارے میں علم ہو گیا تو اس الجھن کو دور کرنے کی بجائے تم اس مادے پر قبضہ کر کے اسے پاکیشیا کے استعمال کے لئے بھی مخصوص کر سکتے ہو اور وی آئی پی تنظیم اور اس کی لیبارٹریوں، فیکٹریوں سب کا خاتمہ کر سکتے ہو تو حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور اس سائنسی الجھن کو دور کرنے کے لئے دوسرے طریقے استعمال کرنے شروع کر دیئے لیکن جب کسی صورت بھی مسئلہ حل نہ ہو سکا تو ہم نے آخر کار تمہیں اس سلسلے میں آزمانے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ تمہیں تمہارے فلیٹ سے اغوا کیا گیا اور پھر تمہیں ایک شدید بیمار آدمی ظاہر کر کے پاکیشیا سے یورپ لایا گیا اور پھر وہاں سے اس جزیرے میں پہنچا دیا گیا اور وہاں پاکیشیا میں کسی اور کو ابھی تک معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ تم کہاں ہو اور کس حال میں ہو اور نہ انہیں معلوم ہو سکتا ہے اور یہاں تک پہنچنے اور یہاں کام کرنے کے بعد ظاہر ہے ہم تمہیں زندہ واپس نہیں جانے دے سکتے لیکن ہم تمہیں کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچانا چاہتے کیونکہ ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے اور اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو اور اس سائنسی الجھن کو دور کرنے میں ہماری مدد کرو تو ہمارا وعدہ کہ تمہیں جس طرح یہاں لایا گیا ہے اسی طرح بخیرو عافیت واپس پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا اور اگر تم انکار کرو گے تو پھر یہ جزیرہ ہی تمہارا مدفن بنے گا اور یہ کام ہم نہیں کریں گے قدرت کرے گی۔ اوور“ ——— پرائمر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہاری مہربانی مسٹر پرائمر کہ تم نے مجھ جیسے سائنس کے طالب علم پر اس قدر اعتماد کیا اور پھر مجھے کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچائی اور مجھے تمہارے وعدے پر بھی اعتماد ہے اور مجھے اس حیرت انگیز دریافت سے بھی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اس لئے میں اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں اگر میری وجہ سے اس دریافت کو مکمل کیا جا سکتا ہے تو مجھے خوشی ہو گی کیونکہ بہرحال یہ دریافت آخر کار انسانیت کے ہی کام آئے گی۔ باقی موت زندگی کی مجھے کبھی پرواہ نہیں رہی کیونکہ میرا ایمان ہے کہ ان دونوں چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وہ جب چاہے گا تو دنیا کی

کوئی طاقت مجھے موت سے نہ بچا سکے گی اور جب تک وہ نہ چاہے گا اس وقت تک پوری دنیا مل کر بھی مجھے موت کے گھاٹ نہیں اتار سکے گی۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے اچھی بات کی ہے۔ اوکے۔ فی الحال تم آرام کرو میں پھر تمہیں کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ پرائمر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خود بخود آف ہو گیا عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے چیک کرنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ ٹرانسمیٹر واقعی عجیب ساخت کا تھا اس پر نہ ہی کوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی جا سکتی تھی اور نہ اس کے اندر ایسا کوئی سسٹم تھا اس کے ساتھ ساتھ یہ اس وقت تک صرف رسیونگ سیٹ ہی رہتا تھا جب تک دوسری طرف سے کال نہ کی جائے اپنے طور پر اس پر کہیں بھی کال نہ کی جا سکتی تھی اور نہ اسے آف کیا جا سکتا تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھا اور پھر اس نے بیڈ روم سے نکل کر اس عمارت کی مکمل تلاشی لینی شروع کر دی لیکن پوری عمارت میں سوائے اس بیڈ روم کے اور کسی کمرے میں کوئی فرنیچر نہ تھا سب کمرے خالی پڑے ہوئے تھے کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی موجود نہ تھا البتہ کچن میں بند خوراک کے ڈبے رکھے ہوئے تھے اور پانی سے بھری ہوئی بوتلیں بھی لیکن ان کی تعداد واقعی محدود تھی بہت کنجوسی سے انہیں استعمال کیا جاتا تو بھی یہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک ہی کام دے سکتے تھے۔ عمران عمارت

سے نکل کر ایک بار پر جزیرے پر گھومنے لگا اور اب اسے یہ دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ پورے جزیرے پر ایک بھی چشمہ نہ تھا درخت بھی ایک ہی قسم کے تھے اور ان پر کسی قسم کا کوئی پھل نہ تھا اور نہ ہی وہاں کوئی پرندہ تھا سوائے ان گھنے درختوں کے اس پورے جزیرے پر عمران کے علاوہ اور کوئی جاندار نہ تھا عمران کنارے پر موجود چٹان پر آ کر بیٹھ گیا وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا اور کیا واقعی اس کے ساتھیوں کو یہ علم نہ ہو سکے گا کہ اسے کون اغوا کر کے لے گیا ہے اور اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور کیا واقعی جو کچھ اس پرائمر نے کہا ہے وہ درست ہے اور اگر واقعی درست ہے تو وہ اس سچویشن کو کیسے ڈیل کر سکتا ہے کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے دور سے ایک لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لانچ کافی دور تھی لیکن بہرحال اس کا رخ جزیرے کی طرف ہی تھا عمران نے دیکھا کہ لانچ میں ایک لڑکی موجود تھی جس کے بال ہوا میں دور سے لہراتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران خاموش کھڑا اس لانچ کو قریب آتے دیکھتا رہا اس کے ذہن میں مختلف خیالات کی کھچڑی پک رہی تھی پھر لانچ کنارے کے قریب پہنچ گئی اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ لانچ میں واقعی نوجوان یورپی لڑکی اکیلی تھی اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور شرٹ تھی جس کے اوپر اس نے چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے لانچ کا انجن بند کیا اور پھر جھک کر اس

نے ایک بریف کیس اٹھایا اور لانچ سے نکل کر جزیرے پر اتر آئی اسی لمحے اس کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور لانچ ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر سمندر میں بکھرتی چلی گئی اس دھماکے کے باوجود لڑکی نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا شاید یہ دھماکہ اس کی توقع کے مطابق ہوا تھا۔

"میرا نام ڈیمی ہے۔ ڈاکٹر ڈیمی۔ تم علی عمران ہو"۔۔۔۔ لڑکی نے آگے بڑھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) لیکن ویری سوری۔ میری اماں بی نے منع کر رکھا ہے کہ عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا اس لئے میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کر سکتا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیمی نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم ایشیائی لوگ واقعی حد درجہ پسماندہ ہو۔ نجانے تم نے آکسفورڈ سے ڈی ایس سی کی ڈگری کیسے حاصل کی۔ ورنہ سچ پوچھو تو تم مجھے ایک احمق سے نوجوان نظر آ رہے ہو"۔۔۔۔ ڈیمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش تمہاری یہ بات میرے ملک کے لوگ بھی سن لیتے تو میرے لئے کتنا بڑا اعزاز ہوتا لیکن یہاں تو اس اعزاز کی گواہی دینے والا کوئی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ڈیمی بے

اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسا اعزاز۔ میں تو تمہیں احمق کہہ رہی ہوں اور تم اسے اعزاز کہہ رہے ہو۔ کہیں تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈیمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایشیا میں دراصل یورپ سے معاملات الٹ چلتے ہیں تم گدھے اور الو کو عقل مند کہتے ہو جبکہ ہم انہیں بیوقوف اور احمق سمجھتے ہیں اسی طرح تمہارے ہاں اگر کوئی نوجوان لڑکی کسی نوجوان لڑکے کو احمق کہے تو شاید وہ لڑکا خودکشی کر لے گا لیکن ہمارے ہاں کسی لڑکی کا لڑکے کو احمق کہنا بہت بڑا اعزاز ہوتا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اس لڑکے کو پسند کرتی ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی ہوتا ہے کہ اگر لڑکا چاہے تو لڑکی کو پروپوز کر سکتا ہے اس لئے تمہارا مجھے احمق کہنا میرے لئے واقعی اعزاز کی بات ہے لیکن پرابلم یہ ہے کہ میں تمہیں یہاں پرپوز نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں شادی کے گواہ بھی موجود نہیں ہیں اس لئے شادی تو نہیں ہو سکتی اور جب شادی ہی نہیں ہو سکتی تو پھر خالی پرپوز کرنے کا کیا فائدہ"۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔ ڈیمی حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ عمران کو کس طرح ڈیل کرے۔

"کیا تمہارے ملکوں میں ابھی تک شادی جیسے پسماندہ رواج موجود ہیں۔ حیرت ہے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اور تم لوگ ابھی تک

قدیم دور کے رسم رواج کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہو"---- ڈیمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یورپ میں اب شادی کا رواج نہیں رہا۔ یہ کون سی صدی ہے"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بیسویں صدی۔ کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔ ڈیمی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہاری بات نے مجھے مزید حیران کر دیا ہے میں تو تمہاری بات سن کر یہ سمجھا تھا کہ شاید مجھے کسی ٹائم مشین کے ذریعے مستقبل میں ہزارویں صدی میں بھیج دیا گیا ہے بیسویں صدی میں تو یورپ میں بھی شادی کا رواج موجود تھا"---- عمران نے کہا تو ڈیمی پہلی بار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ اب بھی ہے لیکن قدیم اور پسماندہ ذہن کے افراد میں۔ ترقی یافتہ اور جدید دور کے نوجوان اس احمقانہ رسم و رواج پر یقین نہیں رکھتے۔ جب وہ اکٹھے رہنے لگ جاتے ہیں تو اسے تم شادی کہہ سکتے ہو اور جب وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو طلاق کہہ سکتے ہو اور بس"۔ ڈیمی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میں اور تم یہاں اکٹھے رہیں گے تو کیا میں اسے شادی سمجھ لوں"---- عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو ڈیمی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"نہیں۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ اکٹھے رہنے کے لئے نہیں آئی

اور نہ میرا تم جیسے احمق آدمی کے ساتھ رہنے کا کوئی ارادہ ہے"۔ ڈیمی نے جواب دیا۔

"لیکن تمہاری لانچ تو تباہ ہو گئی ہے پھر تم واپس کیسے جاؤ گی کیا تم کوئی جادو وغیرہ جانتی ہو کہ دھواں بن کر غائب ہو جاؤ گی"۔ عمران نے لہجے میں انتہائی حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ فضول بکواس بند کرو۔ چلو عمارت میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ میں اپنے ساتھ کچھ کاغذات لے آئی ہوں تم انہیں پڑھو۔ پرائمر کا کہنا ہے کہ تم اس سائنسی الجھن کو دور کر سکتے ہو اس لئے اس نے مجھے یہاں بھیجا ہے لیکن تمہیں دیکھنے اور تم سے ملنے کے بعد مجھے ایک فیصد بھی امید نہیں ہے کہ تم کوئی کام کر سکو۔ بہرحال میں نے ڈیوٹی دینی ہے آؤ"---- ڈیمی نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھ گئی عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے پیچھے چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا چونکہ سوائے بیڈ روم کے اور کسی کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہ تھا اس لئے وہ دونوں اسی بیڈ روم میں آ گئے ڈیمی نے ایک نظر کمرے کو دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس نے اس کے اندر رکھی ہوئی ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تم اسے پڑھو۔ میں اس دوران باہر کا ایک چکر لگا کر آتی ہوں"۔ ڈیمی نے کہا اور تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"غائب نہ ہو جانا۔ بہرحال تمہارا دم یہاں میرے لئے غنیمت ہے"—— عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن ڈیبی نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا فائل خاصی ضخیم تھی اور چونکہ عمران کے لئے اس میں موجود مواد میں کافی دلچسپی تھی اس لئے عمران اسے پڑھتے ہوئے کھو سا گیا۔ جب اس نے فائل ختم کی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"کچھ سمجھ میں آیا ہے"—— اچانک ڈیبی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے فائل پڑھتے ہوئے واقعی احساس تک نہ رہا تھا کہ ڈیبی کس وقت کمرے میں آکر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکی ہے۔

"ہاں۔ بہت کچھ"—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈیبی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا سمجھ میں آیا ہے"—— ڈیبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ چھوٹا سا جزیرہ ہو۔ جہاں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو اور تم جیسی حسین لڑکی بھی موجود ہو تو شادی واقعی پسماندہ سا رواج ہے"—— عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں اس سائنسی پرابلم کے بارے میں بات کر رہی ہوں جو اس فائل میں موجود ہے"—— ڈیبی نے انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا۔

"سائنسی پرابلم اور اس فائل میں۔ حیرت ہے میں نے تو ساری فائل پڑھ ڈالی ہے مجھے تو اس میں کوئی سائنسی پرابلم نظر نہیں آیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا نظر آیا ہے تمہیں"—— ڈیبی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹائپ شدہ کاغذات"—— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو ڈیبی کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔

"کیا تم واقعی احمق ہو"—— ڈیبی کی جھلاہٹ واقعی اب اپنے عروج کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"اب تو مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے۔ بھلا تم خود بتاؤ۔ اکیلا جزیرہ ہو۔ تم جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہو کوئی مداخلت کرنے والا نہ ہو اس کے باوجود میں قدیم اور پسماندہ رواج شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں"—— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ڈیبی نے جھپٹ کر فائل اٹھا لی۔ بریف کیس کھولا فائل اس میں رکھی اور بریف کیس بند کر کے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر عمران سے کوئی بات کئے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گئی عمران کرسی پر اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔ ڈیبی باہر چلی گئی پھر اس کی واپسی پندرہ منٹ بعد ہوئی تو اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے وہ مسکرانا تو نہ چاہتی ہو لیکن ایسا کرنے پر مجبور ہو۔

”کیا ہوا۔ کیا پرائمر نے مسکرانے کا حکم دے دیا ہے جو اس طرح زبردستی مسکرا رہی ہو ویسے اگر تم مسکرانا نہیں چاہتی تو بالکل نہ مسکراؤ۔ بلکہ اگر رونے کا موڈ ہو تو بے شک رونا شروع کر دو ویسے بھی مجھے مسکراتی ہوئی عورتوں سے بڑا خوف آتا ہے لگتا ہے ابھی مسکرانا چھوڑ کر غرانا شروع کر دیں گی جبکہ روتی ہوئی عورتیں مجھے بے حد اچھی لگتی ہیں کیونکہ کم از کم ان کی طرف سے فوری طور پر کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا“ ـــــ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی ظاہر ہے ڈیمی کی مصنوعی اور جبری مسکراہٹ اس کی نظروں سے کیسے چھپی رہ سکتی تھی۔

”تم۔ تم کیسے آدمی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ ادھر چیف میری جان کھا رہا ہے اس نے کہا ہے کہ میں ہر قیمت پر تم سے اس سائنسی الجھن کو حل کراؤں۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں“۔ اس بار ڈیمی نے بڑے بے بس سے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”پرائمر اس عمارت سے باہر کیوں کھڑا ہے اسے بھی اندر لے آؤ۔ ویسے بھی بزرگ کہتے ہیں کہ جہاں ایک مرد اور ایک عورت اکیلے ہوں وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے“ ـــــ عمران نے کہا۔

”باہر۔ کیا مطلب۔ باہر چیف کیسے کھڑا ہو سکتا ہے کیا تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہو گیا“ ـــــ ڈیمی نے حیران ہو کر کہا۔

”پھر تم نے کیسے پرائمر کا پیغام حاصل کر لیا اگر تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے تو یہ بات چیت تم میرے سامنے بھی کر سکتی تھی“۔ عمران

نے کہا تو ڈیمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا جو عام سے سگریٹ کیس جیسا تھا اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور اندر اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو ایک سوراخ میں رکھ کر دبایا تو سگریٹ کیس سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی اور ڈیمی نے انگلی ہٹالی اور سگریٹ کیس کا کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔

”ہیلو پرائمر کالنگ۔ اوور“ ـــــ چند لمحوں بعد پرائمر کی آواز سگریٹ کیس سے نکلی۔

”ڈیمی بول رہی ہوں چیف۔ آپ عمران سے خود بات کر لیں۔ مجھے تو اس کی عجیب و غریب اور اوٹ پٹانگ باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔ اوور“ ـــــ ڈیمی نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ڈیمی تم عمران کو ڈیل کرنے میں واقعی قطعی ناکام رہی ہو۔ جبکہ میرا خیال تھا کہ تم جیسی خوبصورت‘ ذہین اور سائنس دان لڑکی عمران کی اچھی ساتھی ثابت ہو گی اور عمران بھی تم سے متاثر ہو کر یقیناً ہمارے ساتھ تعاون کرے گا لیکن تم نے مجھے مایوس کیا ہے۔ اوور“۔ پرائمر کی سرد آواز سنائی دی تو ڈیمی کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کی تاثرات ابھر آئے تھے۔

”چیف۔ مم۔ مم۔ میں نے تو بے حد کوشش کی ہے۔ مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو چیف۔ اوور“ ـــــ ڈیمی نے انتہائی خوف بھرے

لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"مسٹر عمران۔ تم میری آواز سن رہے ہو تو خود جواب دو۔ اوور"۔ پرائمر نے کہا۔

"نہ صرف تمہاری آواز سن رہا ہوں بلکہ میں نے تمہارے رعب اور جلال کو بھی دیکھ لیا ہے کہ صرف تمہاری آواز سن کر ڈیمی کے جسم کا سارا خون خشک ہو گیا ہے لیکن کیا تمہارا یہ رعب اور دبدبہ صرف عورتوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اوور"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈیمی کو معلوم ہے کہ ہماری تنظیم میں لفظ ناکامی کا کیا مطلب ہوتا ہے لیکن اگر تم چاہو تو ڈیمی کی زندگی اب بھی بچ سکتی ہے تم نے فائل پڑھ لی ہے بولو کیا تم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا ناں میں جواب دو۔ اوور"—— پرائمر کا لہجہ سخت ہوتا چلا گیا۔

"تین بار ہاں کرنا ہو گی یا ایک بار ہی کافی رہے گی۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ ویری گڈ۔ پھر تم یہ کام شروع کر دو ڈیمی تمہارے پاس رہے گی جب تم مسئلہ حل کر دو گے تو ڈیمی ہمیں کال کر کے بتا دے گی اس کے بعد تمہارا یہ کام ہم اپنے سائنس دانوں کو بھجوا دیں گے اور اگر واقعی یہ کام ہو گیا تو پھر تم پر انعامات کی بارش ہو جائے گی۔ اوور"—— پرائمر نے کہا۔

"مثلاً کس قسم کے انعامات۔ اوور"—— عمران نے کن انکھیوں سے ڈیمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اسی لمحے ڈیمی یکلخت دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ انعام میں میری زندگی مانگ لو۔

"جو بھی تم چاہو۔ اور یقین کرو تم جو بھی مانگو گے تمہیں ملے گا۔ وی آئی پی تمہاری ہر مانگ پورا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اوور"۔ پرائمر نے کہا۔

"لیکن یہ تو ہاں کی صورت میں تمہارا جواب ہوا۔ ناں کی صورت میں کیا ہو گا۔ اوور"—— عمران نے کہا۔

"موت۔ صرف موت۔ اوور"—— پرائمر نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو پرائمر۔ تم شاید احمقوں کی دنیا میں رہتے ہو۔ جو یہ سمجھ رہے ہو کہ تم اس طرح مجھے اغوا کر کے اس جزیرے میں قید کر کے مجھ سے اپنی مرضی کا کام کرا لو گے جو تمہارا مسئلہ ہے وہ میں نے دیکھ لیا ہے میرے لئے یہ انتہائی معمولی سی بات ہے اور مجھے حیرت ہے کہ تمہارے سائنس دانوں کو یہ معمولی سی بات کیوں سمجھ میں نہیں آ سکی۔ بہرحال میری طرف سے ناں سمجھو اور جو کچھ تم کر سکتے ہو کر کے دیکھ لو۔ اوور"—— عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔ ابھی تک میں نے تمہارے ساتھ کوئی نامناسب سلوک نہیں کیا اس لئے انکار مت کرو۔ میں انکار سننے کا عادی نہیں ہوں۔ ڈیمی کی حالت میری بجائے تو خود دیکھ رہے ہو گے اس کی یہ

حالت اس لئے ہے کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہیں جس طرح اغوا کیا گیا ہے اور یہاں پہنچایا گیا ہے اس سے بھی تم میری طاقت اور میرے وسائل کا اندازہ لگا سکتے ہو اب جو کچھ میں کہوں گا اسے محض دھمکی نہ سمجھنا۔ اگر تم نے انکار کیا تو تمہاری بوڑھی ماں اور تمہارا باپ دونوں کی اور اسی طرح تمہاری بہن ثریا کو بھی آسانی سے گولی ماری جا سکتی ہے اور ان کی لاشیں یہاں تمہارے جزیرے پر پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اوور اینڈ آل"—— پرائمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران کا چہرہ غصے کی شدت سے خون کبوتر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی گھٹیا درجے کا مجرم ہے۔ نانسنس"—— عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر اس قدر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ پاس بیٹھی ہوئی ڈیمی یکلخت خوفزدہ ہو کر اٹھ کر کمرے کے کونے میں جا کھڑی ہوئی۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں"—— ڈیمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"ادھر آ کر بیٹھو ڈیمی۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم کس کیفیت سے گزر رہی ہو۔ پرائمر جیسے گھٹیا انسان اور گھٹیا مجرم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ کیا کر گزرے لیکن تم فکر مت کرو تمہاری زندگی کو کوئی

خطرہ لاحق نہیں ہو گا"—— عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"عمران تم اس تنظیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے پلیز فار گاڈ سیک اگر تم یہ مسئلہ حل کر سکتے ہو تو کر دو۔ اس طرح تم اپنی اور اپنے خاندان کی زندگیاں بھی بچا لو گے اور میری زندگی بھی بچ جائے گی۔ ورنہ واقعی وہ سب کچھ کر سکتے ہیں"—— ڈیمی نے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جب اس کا کام ہو جائے گا تو وہ ہمیں زندہ چھوڑ دے گا پہلے تو شاید میں اس پر اعتماد کر لیتا لیکن اب مجھے اس کی اصلیت کا علم ہو گیا ہے اس لئے اب اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا"—— عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہ واقعی تمہیں زندہ چھوڑ دے گا۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک"۔ ڈیمی نے یکلخت دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر یہ کام ہو سکتا ہے کہ تم مجھے اس تنظیم اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل سے بتا دو"—— عمران نے کہا۔

"میں بتا دوں گی جو تم چاہو گے سب کچھ بتا دوں گی لیکن پلیز یہ کام کر دو"—— ڈیمی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو بتاؤ۔ جو کچھ تم جانتی ہو۔ وہ سب بتا دو"—— عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم پھر یہ کام کر دو گے"—— ڈیمی نے کہا۔

"ہاں۔ وعدہ رہا"—— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں جانتی ہوں وہ میں بتا دیتی ہوں۔ میرا تعلق یورپ کے

ایک ملک کاسٹریا سے ہے۔ کاسٹریا کے جنوب مغربی علاقے پہاڑیوں پر مشتمل ہیں ان پہاڑیوں کو وہاں کی مقامی زبان میں گوراش کہا جاتا ہے گوراش میں ایک گاؤں ہے جس کا نام ہالیک ہے اس گاؤں کے قریب زیر زمین دی آئی پی کی ایک بہت بڑی لیبارٹری ہے جہاں چالیس کے قریب سائنس دان کام کرتے ہیں یہ مادہ جسے ابھی تک وی آئی پی کا ہی نام دیا گیا اس لیبارٹری کے ایک سائنس دان ڈاکٹر کلیرل نے دریافت کیا ہے اور اس لیبارٹری میں ہی اس پر کام ہو رہا ہے میں بھی اس لیبارٹری میں ہی کام کرتی ہوں پرائمر وی آئی پی کے جس سیکشن کا چیف ہے یہ لیبارٹری اسی سیکشن کے تحت ہی کام کرتی ہے اس طرح اس لیبارٹری کا مکمل کنٹرول پرائمر کے پاس ہے پرائمر نے مجھے یہاں بھجوایا ہے یہاں سے کچھ فاصلے تک مجھے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر لایا گیا پھر مجھے لانچ سمیت سمندر میں اتار دیا گیا اور مجھے بتا دیا گیا کہ لانچ میں ایک خصوصی ساخت کا بم نصب ہے وہ لوگ ہیلی کاپٹر میں کسی خصوصی مشین پر مجھے چیک کرتے رہیں گے اور میں جیسے ہی لانچ سے اتر کر جزیرے پر پہنچوں گی وہ اس بم کو ڈی چارج کر کے لانچ کے ٹکڑے کر دیں گے تاکہ تم اس لانچ کے ذریعے فرار نہ ہو سکو مجھے بتا دیا گیا ہے کہ اگر میں نے تمہیں اس کام پر آمادہ نہ کیا تو مجھے سزا دی جائے گی لیکن میرا خیال تھا کہ میں تمہیں آسانی سے آمادہ کر لوں گی لیکن جب میں یہاں پہنچی تو نجانے کیا بات تھی کہ تمہیں دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ تم مجھ سے متاثر نہیں ہو گے بس یہ تاثر میرے ذہن میں جیسے ہی

ابھرا میرا لہجہ خود بخود سخت ہوتا چلا گیا اس کے بعد تم نے باتیں بھی ایسی کرنا شروع کر دیں کہ میرے پہلے سے جھنجلائے ہوئے ذہن میں مزید جھنجلاہٹ بھرتی چلی گئی پھر میں نے باہر جا کر اس خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر پر پرائمر سے بات کی تو پرائمر نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں ناکام رہی تو مجھے موت کی سزا دی جائے گی اس لئے میں جا کر تمہیں ہر قیمت پر آمادہ کروں میں واپس آئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ تمہارے سامنے ہے۔ پرائمر مجھے موت کی دھمکی دے رہا ہے اس لئے اب میری زندگی صرف ایک صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم یہ کام کر دو اور پھر انعام کے طور پر میری زندگی بچا لو ورنہ مجھے تو بہرحال مرنا ہی ہے یہ لوگ اپنی دھمکیوں پر پوری طرح عمل کرنے پر قادر ہیں"۔۔۔۔ ڈیمی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر میں یہ کام کر دوں تو پھر تمہیں یہاں سے کس طرح لے جایا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ظاہر ہے پرائمر اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرے گا"۔۔۔۔ ڈیمی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ نکالو وہ فائل"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈیمی نے جلدی سے بریف کیس سے فائل نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تم باہر جا کر جزیرے کی سیر کرو۔ میں اس پر کام کرتا ہوں۔ مجھے چونکہ ذہن کو مکمل طور پر اس پر مرکوز کرنا پڑے گا اس لئے تمہاری

موجودگی میرے لئے مداخلت کا باعث ہو گی جب کام مکمل ہو جائے گا تو میں تمہیں بلا لوں گا"---- عمران نے کہا تو ڈیمی خاموشی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی اور عمران فائل کھول کر اس پر جھک گیا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

سلیمان کی آنکھیں کھلی تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی پھر جب دھند صاف ہوئی اور اس کی نظریں کمرے کی چھت پر پڑیں تو وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ وہ تو رات کو فلیٹ میں اپنے کمرے میں سویا تھا اب جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس اجنبی کمرے میں ایک بیڈ پر موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں ہے۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ ہسپتال کا کمرہ۔ یہ میں یہاں کیسے پہنچ گیا"---- سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی اور وہ سلیمان کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر اچھل پڑی۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ ویری گڈ۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع دیتی

ہوں"---- نرس نے کہا اور تیزی سے واپس مڑنے لگی۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ رک جاؤ"---- سلیمان نے کہا تو نرس تیزی سے مڑ کر اس کے بیڈ کی طرف آئی۔

"کیا بات ہے۔ تم ابھی لیٹ جاؤ۔ تمہیں کئی گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے"---- نرس نے قریب آ کر سلیمان کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"کئی گھنٹوں بعد۔ کیا مطلب۔ میں تو رات کو اپنے کمرے میں سویا تھا پھر مجھے کیا ہو گیا تھا"---- سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو آدھا گھنٹہ ہوا ہے ڈیوٹی پر آئے ہوئے میں ڈاکٹر صدیقی کو بلا لاتی ہوں وہ تمہیں بتا دیں گے"---- نرس نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کئی گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے۔ مجھے کیا ہوا تھا"---- سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ویسے ہوش میں آنے کے بعد وہ اب اپنے آپ کو بالکل نارمل اور صحت مند محسوس کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ڈاکٹر اندر داخل ہوا اور سلیمان اسے دیکھ کر ایک بار پھر بے اختیار اٹھ بیٹھا کیونکہ وہ ڈاکٹر صدیقی کو اچھی طرح جانتا تھا یہ سپیشل ہسپتال تھا اور سلیمان کئی بار عمران کے ساتھ یہاں آ چکا تھا۔

"مبارک ہو سلیمان۔ تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ ورنہ ہم واقعی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ تمہیں جس گیس سے بیہوش کیا گیا تھا وہ

ہماری سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی لیکن خوش قسمتی سے ایک دوا نے اثر کیا اور تمہیں ہوش آ گیا"---- ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن میں تو رات کو اپنے کمرے میں سویا تھا پھر مجھے کیا ہوا اور کون مجھے یہاں لایا تھا عمران صاحب کا کیا حال ہے کہیں انہیں تو کچھ نہیں ہوا"---- سلیمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہاں سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر جنرل ہسپتال سے لایا گیا ہے تم وہاں داخل تھے لیکن وہاں تمہاری دیکھ بھال صحیح طور پر نہ ہو رہی تھی اس لئے تمہیں یہاں شفٹ کیا گیا۔ چیف نے کئی بار فون پر تمہارے بارے میں دریافت کیا ہے ویسے عمران صاحب تو اس دوران نہ یہاں آئے ہیں اور نہ ان کا فون آیا ہے"---- ڈاکٹر صدیقی نے اسے چیک کرتے ہوئے جواب دیا۔

"صاحب کا فون بھی نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"---- سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اب بالکل ٹھیک ہو۔ چاہو تو واپس جا سکتے ہو چاہو تو چند گھنٹے مزید یہاں آرام کر لو"---- ڈاکٹر صدیقی نے چیکنگ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے واپس جانا ہے"---- سلیمان نے کہا۔

"اوکے۔ کہاں جاؤ گے فلیٹ پر۔ میں اپنی کار میں تمہیں پہنچا دیتا ہوں"---- ڈاکٹر صدیقی نے کہا اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور

ایک اور ڈاکٹر ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس کا فون آیا ہے۔ میں نے انہیں اطلاع دے دی ہے کہ سلیمان صاحب کو ہوش آ گیا ہے اور وہ سلیمان صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"---- ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر صدیقی سے کہا۔

"مجھے دیں فون"---- سلیمان نے کہا اور فون پیس لے لیا۔

"جناب۔ میں سلیمان بول رہا ہوں"---- سلیمان نے فون لے کر اس کا بٹن آن کرتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم ٹھیک ہو گئے ہو تو فوراً دانش منزل رپورٹ کرو"۔ چیف ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"بہتر جناب"---- سلیمان نے جواب دیا تو اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔

"مجھے ٹیکسی منگوا دیجئے"---- سلیمان نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آیئے"---- ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور پھر سلیمان ان کے ساتھ چلتا ہوا آفس میں پہنچ گیا تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران رات کو اپنے کمرے میں سویا ہوا تھا لیکن اب تک نہ ہی عمران نے فون کیا تھا اور نہ وہ خود ہسپتال آیا تھا اور اب طاہر صاحب نے بھی اسے براہ راست دانش منزل بلوایا

تھا اس کا مطلب ہے کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہوئی ہے لیکن کیا ہوا ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ دانش منزل کے قریب ایک چوک پر اس نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ ڈاکٹر صدیقی سے وہ کرائے کی رقم لے آیا تھا کیونکہ اس کے جسم پر وہی رات کو سونے والا سادہ سا لباس تھا اور ظاہر ہے سوتے وقت اس کی جیب میں رقم نہ ہو سکتی تھی اس نے کرایہ ادا کیا اور پھر ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ دانش منزل کے عقبی خفیہ دروازے پر پہنچ چکا تھا اس نے مخصوص انداز میں اندر اطلاع دی تو تھوڑی دیر بعد دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور سلیمان اندر داخل ہو گیا وہ چونکہ ایکسٹو کے روپ میں اب تک کئی بار دانش منزل کو استعمال کر چکا تھا اس لئے اسے دانش منزل کے بارے میں تمام تفصیلات کا بخوبی علم تھا تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا وہاں بلیک زیرو موجود تھا۔

"آؤ سلیمان بیٹھو"---- بلیک زیرو نے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات سلیمان کو نمایاں طور پر نظر آ گئے تھے۔

"صاحب کہاں ہیں طاہر صاحب"---- سلیمان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میں نے تم سے معلوم کرنی ہے کہ عمران صاحب کہاں ہیں کیونکہ ان کا کہیں پتہ نہیں چل رہا"---- بلیک زیرو نے کہا تو سلیمان چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ صاحب تو رات کو اپنے بیڈ روم میں سوئے ہوئے تھے میں اپنے کمرے میں تھا۔ اب میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا"---- سلیمان نے کہا۔

"تم نے فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کیا تھا"---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ میری عادت ہے کہ سونے سے پہلے میں لازماً حفاظتی نظام آن کر دیتا ہوں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اسے آن کیا تھا"---- سلیمان نے جواب دیا۔

"میں نے عمران صاحب سے ایک ضروری بات کرنی تھی اس لئے میں نے صبح فلیٹ پر فون کیا تو وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو میں پریشان ہو گیا کیونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے عمران صاحب کے اتنے سویرے فلیٹ سے چلے جانے کا بھی کوئی سکوپ نہ تھا اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ تم بھی دس گیارہ بجے سے پہلے مارکیٹ نہیں جاتے چنانچہ میں نے جوزف کو کال کر کے فلیٹ پر پہنچنے کے لئے کہا پھر جوزف نے مجھے فلیٹ کے قریب پبلک فون سے فون کر کے بتایا کہ فلیٹ کو پولیس نے سیل کر دیا ہے اور ہمسایوں نے بتایا ہے کہ تم اپنے بیڈ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ملے تھے فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور عمران بھی موجود نہ تھا جوزف نے ہمسایوں سے جو کچھ معلوم کیا اس کے مطابق صبح سویرے بیکری کا سامان دینے والا لڑکا فلیٹ پر آیا تو فلیٹ کا دروازہ پوری طرح کھلا ہوا تھا چونکہ اس لڑکے

کے لئے یہ نئی بات تھی اس لئے وہ اندر چلا گیا اور پھر اس نے تمہیں کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تو اس نے یہ سمجھا کہ تم مر چکے ہو وہ چیختا ہوا باہر آیا اور اس کی چیخ و پکار سن کر ہمسائے اکٹھے ہو گئے انہوں نے پولیس کو فون کر دیا پولیس نے آ کر تمہیں چیک کیا تو تم بے ہوش تھے پولیس نے تمہیں جنرل ہسپتال پہنچایا اور فلیٹ کو سیل کر دیا جوزف کی رپورٹ پر میں نے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے تمہیں جنرل ہسپتال سے سپیشل ہسپتال میں شفٹ کرانے کی ہدایت دی اور سر سلطان کو فون کر کے صورت حال بتائی تو سر سلطان نے آئی جی پولیس سے بات کر کے پولیس سیل کھلوائی اور فلیٹ جوزف کے حوالے کر دیا جوزف نے فلیٹ کو چیک کیا تو اس کے مطابق وہاں سے کوئی چیز غائب نہ تھی سپیشل روم بدستور بند تھا اسے کھولا بھی نہ گیا تھا اس نے مجھے فون کر کے بتایا تو میں نے اسے فلیٹ بند کر کے واپس رانا ہاؤس جانے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ جب تک میں اسے فون کر کے اجازت نہ دوں وہ کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہ کرے حتیٰ کہ جوانا سے بھی بات نہ کرے مجھے دراصل تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار تھا کہ تم سے معلوم کر سکوں کہ عمران صاحب فلیٹ میں موجود بھی تھے یا نہیں کیونکہ ان کے بیڈ روم میں آثار ایسے تھے جیسے یہاں کوئی سویا ہی نہ ہو عمران صاحب کا شب خوابی کا لباس بھی الماری میں موجود تھا اب تم بتا رہے ہو کہ عمران صاحب بیڈ روم میں موجود تھے اور انہیں اغوا کیا گیا ہے"---- بلیک زیرو نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس نے ایسا کیا ہو گا جبکہ حفاظتی نظام بھی آن تھا پھر یہ سب کیسے ہو گیا"---- سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی سائنسی آلے کی مدد سے نظام آف کیا گیا۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی گئی اور پھر عمران صاحب کو اغوا کر لیا گیا اور جن لوگوں نے بھی ایسا کیا ہے ان کا مقصد صرف عمران صاحب کو اغوا کرنا تھا بہرحال ٹھیک ہے اب میں عمران صاحب کو تلاش کراتا ہوں تم واپس فلیٹ میں چلے جاؤ"---- بلیک زیرو نے سلیمان سے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"---- بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- جولیا کا لہجہ مودبانہ ہو گیا۔

"عمران کو رات کے وقت اس کے فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا ہے پہلے فلیٹ کا نظام کسی سائنسی آلے سے بے کار کیا گیا اور پھر فلیٹ میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی گی اور پھر پراسرار انداز میں عمران کو اغوا کر لیا گیا ہے تم سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز کو ہدایات دے دو کہ وہ فوراً پورے شہر میں عمران کو تلاش کرنے کے لئے کام کریں خاص طور پر ایئرپورٹ کو چیک کیا جائے اور پرائیویٹ ہسپتال بھی"۔ بلیک زیرو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے ایسا کیا ہو گا"---- جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے۔ فوری طور پر یہ کام شروع کرو اور ہر وہ جگہ چیک کرو جہاں عمران کو لے جایا جا سکتا ہے صفدر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دو کہ وہ ایئرپورٹ سے معلوم کریں کہ کسی مریض یا لاش کو تو آج ملک سے باہر عام فلائٹ میں یا کسی چارٹرڈ طیارے سے تو نہیں لے جایا گیا چوہان اور نعمانی کو کہہ دو کہ وہ عمران کے فلیٹ کے ارد گرد کے علاقے میں معلومات حاصل کریں شاید کسی نے اس واردات کو دیکھا ہو ٹیکسی سٹینڈ سے بھی معلومات حاصل کی جائیں اور پرائیویٹ ہسپتال بھی چیک کئے جائیں کیونکہ عمران کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے لے جایا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ اسے پہلے کسی ہسپتال میں رکھا گیا ہو"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- جولیا نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

"تم فلیٹ پر جاؤ۔ لامحالہ ممبرز تم سے بھی رابطہ کریں گے ویسے تم خود بھی ارد گرد ہمسایوں سے معلومات کرو ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی کلیو مل جائے اگر ایسا ہو تو مجھے فون کر کے بتا دینا"---- بلیک زیرو نے کہا اور سلیمان سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں طاہر۔ میں نے ہسپتال فون کیا تھا وہاں سے پتہ چلا کہ سلیمان کو ہوش آگیا ہے اور وہ تمہارے فون کرنے پر فوری ہسپتال سے چلا گیا ہے کیا پوزیشن ہے۔ عمران فلیٹ میں تھا یا نہیں"۔ سرسلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے انہیں سلیمان سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کو عمران کی برآمدگی کی ہدایات دیئے جانے تک کی ساری تفصیل بتادی۔

"پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کون ایسا کر سکتا ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں جناب۔ مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب جہاں بھی ہوں گے بخیریت ہوں گے اگر انہیں اغوا کرنے والوں کا مقصد انہیں کوئی نقصان پہنچانا ہوتا تو وہ یہ کام فلیٹ پر بھی کر سکتے تھے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ عمران صاحب سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہوں اور عمران صاحب کو جیسے ہی ہوش آیا پھر وہ خود بھی اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ویسے اب سیکرٹ سروس نے کام شروع کر دیا ہے جلد ہی ہم ان کا کلیو نکال لیں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سرسلطان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"جلد از جلد اس کا کھوج نکالو۔ ویسے نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ عمران خیریت سے ہے بہرحال پھر بھی اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت مت کرو۔ عمران پاکیشیا کا وہ سرمایہ ہے جس کا کوئی متبادل ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"جناب۔ آپ بے فکر رہیں میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ویسے اس کے اپنے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اسے واقعی سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر یہ سب کیوں اور کیسے ہوا اور اب عمران کہاں ہو گا اور کس پوزیشن میں ہو گا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ائیرپورٹ سے۔ عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ایک چارٹرڈ طیارے سے کارمن لے جایا گیا ہے لے جانے والے بھی کارمن ہی تھے ان لوگوں کی تعداد چار تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایک طیارہ آج صبح سات بجے چارٹرڈ کرایا گیا۔ ایئرپورٹ حکام کو بتایا گیا کہ ایک انتہائی سیریس مریض کو لے جانا ہے ڈاکٹر بھی ساتھ ہوں گے مریض کا تعلق کارمن سفارت خانے سے بتایا گیا اور مریض کا نام شوانگر بتایا گیا تھا ان کے کاغذات بھی موجود ہیں ایئرپورٹ حکام نے اپنے طور پر بھی ڈاکٹر کو بلا کر تصدیق کرائی تو ایئر

پورٹ کے ڈاکٹر نے بھی یہی رپورٹ دی کہ مریض واقعی سیریس کنڈیشن میں ہے چنانچہ طیارہ چارٹرڈ کر دیا گیا اور وہ مریض کو لے کر فلائی کر گیا میں نے اس ڈاکٹر سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کی ہیں اس نے مریض کا جو قدوقامت بتایا ہے وہ عمران صاحب سے ملتا ہے اس نے بتایا ہے کہ مریض بے ہوش تھا اور ساتھ جانے والے ڈاکٹروں نے جو رپورٹ ڈاکٹر کو دکھائی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ مریض ذہنی بخار میں مبتلا ہے چنانچہ ڈاکٹر نے رسمی طور پر چیک کیا اور پھر سرٹیفکیٹ دے دیا میں نے کارمن ایئرپورٹ سے معلوم کر لیا ہے چارٹرڈ طیارہ اب سے دو گھنٹے پہلے وہاں پہنچا ہے اور مریض کو ایئرپورٹ سے وہاں کے ایک مشہور پرائڈ ہسپتال کی ایمبولینس میں لے جایا گیا ہے اس پر میں نے پرائڈ ہسپتال کے نمبر معلوم کر کے وہاں فون کیا تو وہاں اس نام کے کسی مریض کو داخل نہیں کیا گیا اور نہ ان کی ایمبولینس ایئرپورٹ سے کسی مریض کو لینے گئی ہے"---- صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے معلوم کیا ہے کہ مریض کس لباس میں تھا اور اسے کس چیز پر ایئرپورٹ لے آیا گیا تھا"---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس سر۔ مریض پتلون اور قمیض پہنے ہوئے تھا اور اسے مقامی کراسٹن ہسپتال کی ایمبولینس میں ایئرپورٹ لایا گیا تھا میں نے کراسٹن ہسپتال فون کر کے معلوم کیا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی ایک ایمبولینس رات کو ہسپتال سے اچانک غائب ہو گئی انہوں نے صبح

معلوم ہونے پر پولیس کو اطلاع دی تو پولیس نے اس ایمبولینس کو ایئرپورٹ کی پارکنگ میں کھڑے دیکھا اور اسے اپنی تحویل میں لے کر ہسپتال والوں کو اطلاع دی ہسپتال کے منتظمین اس بات سے انکاری ہیں کہ ان کے ہسپتال سے کوئی مریض کارمن یا ایئرپورٹ بھجوایا گیا ہے اس کے بعد میں نے کارمن سفارت خانے فون کر کے انکوائری کی ہے لیکن وہ سرے سے ہی اس سارے واقعہ سے بے خبر ہیں"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان سب کاغذات کی کاپیاں ایئرپورٹ سے حاصل کرو اور پھر ان پر موجود فوٹوؤں کی مدد سے ہوٹلوں میں چیکنگ کرو یقیناً یہ لوگ کسی نہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے"---- بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جو کچھ صفدر نے بتایا تھا اس سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اغوا کر کے کارمن لے جایا گیا ہے۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ کور والی ڈائری نکالی اور پھر اسے کھول کر اس نے اس کی ورق گردانی شروع کر دی کافی دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اسے بند کر کے واپس دراز میں رکھ دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کارپوریشن"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر گلبرٹ سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گلبرٹ بول رہا ہوں" ---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل نمبروں پر کال کرو گلبرٹ" ---- بلیک زیرو نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ گلبرٹ کارمن میں سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا بلیک زیرو نے وہاں عمران کا کھوج لگانے کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا کیونکہ دوسرے ایجنٹوں کی نسبت گلبرٹ زیادہ فعال اور ذہین ایجنٹ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی عمران کا کھوج لگا لے گا۔ تھوڑی دیر بعد سٹول پر رکھے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ---- بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گلبرٹ بول رہا ہوں سر۔ حکم فرمایئے" ---- دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"عمران کو اس کے فلیٹ سے بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے اور پھر اسے کارمن میک اپ میں بطور مریض ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کارمن لے جایا گیا ہے اطلاع یہی ہے کہ اب سے دو گھنٹے پہلے طیارہ کارمن ایئر پورٹ پہنچا ہے اور وہاں سے پرائڈ ہسپتال کی ایمبولینس میں اسے باہر لے جایا گیا ہے۔ پرائڈ ہسپتال کی انتظامیہ کے مطابق ایمبولینس نے ایئرپورٹ سے کسی مریض کو پک نہیں کیا تم فوری طور پر اپنے پورے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور عمران کا

کھوج نکالو میں جلد از جلد اس کی برآمدگی چاہتا ہوں طیارے کے بارے میں تفصیلات تم ایئرپورٹ سے حاصل کر سکتے ہو" ---- بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اسے گلبرٹ کی صلاحیتوں کا پوری طرح علم تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ گلبرٹ جلد از جلد عمران کا سراغ لگا لے گا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ---- بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ---- دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سر عمران کو اغوا کرنے والے یہاں گرانڈ ہوٹل میں ٹھہرے تھے کاغذات کی رو سے وہ کارمن باشندے تھے اور سیاحت کے لئے یہاں آئے تھے ان کی تعداد پانچ تھی جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی کیونکہ اس لڑکی اور ان چار افراد کو ہی ایک آدمی نے عمران کے فلیٹ سے اترتے دیکھا تھا۔ ایک بند باڈی کی ویگن عمران کے فلیٹ کے ساتھ کھڑی ہوئی دیکھی گئی تھی اس بند باڈی کی ویگن کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے راشد کالونی کی ایک کوٹھی میں یہ ویگن موجود ہے اس کوٹھی کو ایک کارمن باشندے نے ایک ہفتہ قبل کرائے پر حاصل کیا تھا اس

کوٹھی سے ایک ایمبولینس کو بھی نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"صفدر کی رپورٹ کے مطابق عمران کو یہاں سے کارمن لے جایا گیا ہے اور اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے وہاں فارن ایجنٹ عمران کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں تم اس کوٹھی اور اس بند باڈی ویگن کی اچھی طرح تلاشی لو ہو سکتا ہے ان مجرموں کے بارے میں کوئی کلیو سامنے آ جائے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"باس۔ عمران بخیریت تو ہو گا"---- جولیا نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ بخیریت ہی ہو گا اگر اسے اغوا کرنے والوں کا مقصد اسے نقصان پہنچانا ہوتا تو انہیں اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی کیا ضرورت تھی وہ عمران سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہوں گے ہاں اگر عمران نے خود کوئی غلط حرکت کر ڈالی تو پھر اس کی زندہ واپسی مشکل ہو سکتی ہے لیکن عمران جیسے آدمی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ غلط حرکت کرے گا"---- بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا وہ چونکہ جولیا کی قلبی کیفیت کو سمجھتا تھا اس لئے اس نے تفصیل سے بات کی تھی اور اسے تسلی بھی دے دی تھی۔

عمران نے فائل کے آخر میں خالی صفحات پر وہ فارمولا لکھ دیا تھا جس سے اس سائنسی رکاوٹ کو دور کیا جا سکتا تھا اور پھر اس نے فائل بند کی اور اسے اٹھائے وہ بیڈ روم سے باہر آ گیا۔ عمارت سے باہر اس نے ڈیمی کو ساحل کے ساتھ ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس کا رخ سمندر کی طرف تھا عمران کے قدموں کی آواز سن کر اس نے مڑ کر دیکھا اور پھر عمران کو آتے دیکھ کر وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا۔ کیا کام مکمل ہو گیا"---- ڈیمی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہارے کہنے پر یہ سب کچھ کیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا چیف ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس نے ڈیمی کی طرف بڑھا دی۔

"کیا واقعی وہ کام ہو گیا ہے جس کے لئے پوری تنظیم اس قدر

پریشان تھی"---- ڈیمی کے لہجے میں یقین نہ آنے ولی کیفیت موجود تھی۔

"تم سائنس کی ڈاکٹر ہو پڑھ کر دیکھ لو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ اتنا آسان ہوتا تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا بہرحال تمہاری مہربانی۔ تم نے میری زندگی بچا لی ہے"---- ڈیمی نے بڑے ممنونانہ لہجے میں کہا اور دوبارہ پتھر پر بیٹھ کر اس نے فائل اپنے ساتھ زمین پر رکھی اور جیکٹ کی جیب سے وہی سگریٹ کیس نکالا اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کے ایک سوراخ میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی رکھ کر دبایا تو سگریٹ کیس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر ڈیمی نے انگلی ہٹالی اور سگریٹ کیس کا کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔

"ہیلو۔ پرائمر کالنگ۔ اوور"---- چند لمحوں بعد پرائمر کی آواز سگریٹ کیس سے سنائی دی۔

"ڈیمی بول رہی ہوں چیف۔ عمران نے فائل پر کام مکمل کر لیا ہے۔ اوور"---- ڈیمی نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ اتنی جلدی۔ اوور"---- پرائمر کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یس سر۔ آپ خود عمران سے بات کر لیں۔ اوور"---- ڈیمی نے کہا۔

"ہیلو عمران۔ کیا واقعی تم نے اس سائنسی الجھن کو اتنی جلدی دور کر دیا ہے جس کے لئے ہم اتنے طویل عرصے سے ٹکریں مار رہے تھے۔ اوور"---- پرائمر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ میرے لئے یہ انتہائی معمولی کام ہے اور میں نے وہ کام کر دیا ہے اور فائل ڈیمی کے حوالے کر دی ہے تم بے شک اسے اپنے سائنس دانوں سے چیک کرا سکتے ہو۔ اوور"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا۔ ڈیمی تم فائل کو اس طرح پیک کر کے میرے پاس بھجوا دو جیسے تمہیں ہدایات دی گئی تھیں جیسے ہی وہ فائل مجھ تک پہنچے گی میں اسے سائنس دانوں کے بورڈ میں بھجوا دوں گا اور اگر واقعی یہ کام مکمل ہو گیا ہے تو پھر تمہیں بھی انعام ملے گا اور عمران کو بھی۔ اوور اینڈ آل"۔ پرائمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈیمی نے سگریٹ کیس اٹھا کر اسے جیب میں ڈالا اور پھر فائل اٹھا کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اندر سے وہ بریف کیس لے آؤں"---- ڈیمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈیمی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھ گئی عمران وہیں پتھر پر خاموش بیٹھا ہوا تھا جب ڈیمی کو عمارت میں گئے کافی دیر ہو گئی تو عمران کو اچانک خیال آیا تو وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے عمارت کی طرف بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساری عمارت گھوم گیا

لیکن ڈیمی وہاں موجود نہ تھی اور نہ اس کا بریف کیس تھا عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ عمارت سے نکلا اور اس کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے پورے جزیرے کا چکر لگا لیا لیکن ڈیمی تو اس طرح غائب ہو چکی تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔

"حیرت ہے۔ یہ لڑکی کہاں چلی گئی اور کیسے"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس آ کر وہ بیڈ روم میں کرسی پر بیٹھ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ آخر ڈیمی کہاں اور کیسے جا سکتی ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ الماری میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر اس نے الماری کھول کر ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرائمر کالنگ۔ اوور"---- پرائمر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم حیران تو ہو رہے ہو گے عمران کہ اچانک ڈیمی کہاں غائب ہو گئی ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں اس بارے میں بتا دیا جائے تاکہ تم مزید پریشانی سے بچ جاؤ۔ ڈیمی کی واپسی کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا جب ڈیمی کی لانچ ساحل پر پہنچی تھی تو دوسری طرف ایک خصوصی آبدوز بھی جزیرے کے ساحل کے ساتھ پہنچ چکی تھی جب کام مکمل ہو گیا تو ڈیمی ساحل کے اس حصے کی طرف گئی اور آبدوز میں

سوار ہو گئی اور آبدوز اسے لے کر سمندر میں سفر کرتی ہوئی جزیرے سے واپس چلی گئی وہ میرے پاس پہنچنے والی ہو گی بہرحال تم فکر نہ کرو اگر واقعی تم نے میرا کام کر دیا ہے تو میں اپنا وعدہ پورا کروں گا تب تک تم آرام کرو۔ اوور اینڈ آل"---- پرائمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر الماری بند کر کے وہ قدم بڑھاتا ہوا بیڈ روم سے باہر آ گیا۔

"خاصے تیز لوگ ہیں"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر آ کر اسی پتھر پر بیٹھ گیا اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کرے اس کے پاس نہ ہی کوئی ٹرانسمیٹر تھا اور نہ یہاں سے کسی طرح رابطہ قائم ہو سکتا تھا ویسے اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ ڈیمی کی واپسی کا اس طرح انتظام کیا گیا ہو گا ورنہ وہ کسی طرح بھی ڈیمی کو واپس نہ جانے دیتا عمران جزیرے میں گھومتا رہا۔ اس کا ذہن یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی نہ کوئی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا کیونکہ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ پرائمر اسے اب اپنی مرضی سے آزاد نہ کرے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ وی آئی پی کا راز ہمیشہ کے لئے راز ہی رہ سکے لیکن یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اس نے پرانے درخت ڈھونڈنے کی بھی کوشش کی تاکہ اس کی مدد سے کوئی کشتی وغیرہ تیار کر سکے لیکن کشتی بنانے کے

مخصوص اوزار بھی عمارت میں موجود نہ تھے آخر جب وہ سوچتے سوچتے تھک گیا تو اس نے اس کا خیال چھوڑا اور بیڈ روم میں آ کر بستر پر لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد اسے نیند آ گئی پھر اس کی آنکھ کھلی تو رات گہری ہو چکی تھی اور اب باہر سمندر کا شور کافی تیز سنائی دے رہا تھا کمرے میں بھی اندھیرا تھا وہ اٹھا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر آ گیا جزیرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا آسمان پر بھی بادل تھے اس لئے دور دور تک سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہ دکھائی دے رہا تھا سوائے پانی کے شور کے جزیرے پر اور کوئی آواز نہ تھی عمران ساحل کے قریب آ کر پتھر پر بیٹھ گیا اس کا اندازہ تھا کہ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی ہے چونکہ وہ کافی نیند کر چکا تھا اس لئے اب اسے نیند نہ آ رہی تھی کافی دیر تک بیٹھنے کے بعد جب اسے سردی سی محسوس ہوئی تو وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے عمارت کی طرف سے کھٹکے کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں اس لئے وہ غور سے عمارت کی طرف دیکھنے لگا لیکن کھٹکے کی آواز دوبارہ سنائی نہ دی تھی پھر اچانک عمارت کی عقبی طرف سے یکلخت انتہائی تیز روشنی نمودار ہوئی اور دوسرے لمحے انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا جزیرہ زور زور سے ہلنے لگا ہو اس کے ساتھ ہی پے در پے دو تین دھماکے ہوئے اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چھوٹی سی عمارت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔ عمران تیزی سے اٹھا اور ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا لیکن پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی جب کافی دیر ہو گئی اور کسی قسم کا کوئی کھٹکا سنائی نہ دیا تو عمران درخت کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا پوری عمارت زمین بوس ہو چکی تھی ہر طرف اس کا ملبہ بکھرا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ عمارت کو میزائلوں سے اڑایا گیا ہے وہ تیزی سے سائیڈ سے ہو کر عمارت کی عقبی طرف گیا لیکن وہاں بھی خاموشی طاری تھی ویسے عمارت میں آگ نہ لگی تھی ورنہ یہ آگ پورے جزیرے میں پھیل جاتی کیونکہ جزیرے میں ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ پرائمر نے وعدہ خلافی کی ہے اور شاید آبدوز کے ذریعے آدمی بھیج کر انہوں نے یہ سوچ کر عمارت اڑا دی ہے کہ عمران اندر سویا ہوا ہو گا جو عمارت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا اور اب صبح کو یہ لوگ چیکنگ کے لئے آئیں گے وہ ایک طویل سانس لے کر مڑا ویسے وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اگر اس کی آنکھ نہ کھلتی اور وہ باہر نہ آ جاتا تو اس کی لاش کے بھی عمارت کے ساتھ ٹکڑے اڑ جاتے کیونکہ جس جگہ بیڈ روم تھا اسے اندھیرے کے باوجود وہ جگہ زیادہ متاثر نظر آ رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ میزائلوں سے خصوصی طور پر بیڈ روم کو ہی تباہ کیا گیا ہے۔ عمران واپس آ کر ایک گھنے درخت پر چڑھا اور پھر ایک خاص جگہ دیکھ کر وہ وہیں اس انداز میں بیٹھ گیا کہ باہر سے نظر نہ آئے اور اگر اسے نیند آ جائے تو وہ نیچے بھی نہ گرے لیکن ظاہر ہے ان حالات

میں اسے فوری نیند نہ آ سکتی تھی وہ بہرحال مطمئن تھا کہ نہ صرف اس کی جان بچ گئی ہے بلکہ اب اس کے یہاں سے نکلنے کا بھی سکوپ بن گیا ہے کیونکہ لامحالہ اب دن کے وقت وہ لوگ اس کی موت کو کنفرم کرنے جزیرے پر آئیں گے اور اس طرح اس کے یہاں سے نکلنے کا سکوپ بہرحال بن ہی جائے گا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رانا ہاؤس"---- جوزف نے کہا۔

"میں طاہر بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کہاں ہے"---- دوسری طرف سے طاہر کی آواز سنائی دی۔

"اپنے کمرے میں ہے"---- جوزف نے جواب دیا۔

"عمران صاحب کے اغوا کے سلسلے میں اب تک صفدر اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق عمران کو مریض کے روپ میں ایک چارٹرڈ جیٹ طیارے سے کارمن لے جایا گیا ہے میں نے کارمن میں فارن ایجنٹ گلبرٹ کے ذمے لگایا تھا کہ وہ اس سلسلے میں انکوائری کرے لیکن جس انداز میں عمران صاحب کو اغوا کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ انتہائی

منظم اور باوسائل ہیں اور وہ لوگ عمران صاحب سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہیں اسی لئے اسے اس انداز میں انہوں نے اغوا کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اور جوانا دونوں فوراً کارمن پہنچو اور وہاں اپنے طور پر عمران کا کھوج لگاؤ ویسے میں سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی وہاں بھیج رہا ہوں لیکن تم دونوں یہاں سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر وہاں پہنچو۔ گلبرٹ نے اب تک جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق عمران کو ایرپورٹ سے کارمن دارالحکومت کے نواح میں واقع ایک کھنڈر نما عمارت میں لے جایا گیا ہے اس کھنڈر نما عمارت کو کارمن میں ٹاسی بلڈنگ کہا جاتا ہے اور یہ عمارت وہاں مشہور ہے اس لئے تم آسانی سے وہاں تک پہنچ جاؤ گے اس سے آگے عمران کو کہاں لے جایا گیا ہے اس بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا لیکن گلبرٹ نے ایک ٹپ دی ہے جس کی وجہ سے میں تم دونوں کو وہاں فوری طور پر بھیجنا چاہتا ہوں۔ ٹاسی بلڈنگ میں وہ ایمبولینس موجود تھی جس میں عمران کو لے جایا گیا تھا اس ایمبولینس کی ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ میں ایک کارڈ پڑا ہوا ملا ہے جس پر کارمن کی پیشہ ور قاتلوں کی مشہور تنظیم بلیک ہارس کا مخصوص نشان بنا ہوا ہے گلبرٹ نے بتایا ہے کہ یہ تنظیم انتہائی خفیہ ہے اور اگر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو تلاش کرنے والوں کو فوراً ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ کارمن کا سب سے خطرناک کلب جسے مارمنڈ کلب کہا جاتا ہے وہاں کا مالک جس کا نام بھی مارمنڈ ہے وہ بلیک ہارس کی بکنگ

کرتا ہے لیکن گلبرٹ نے بتایا ہے کہ اس کلب میں سوائے کارمن کے مشہور بدمعاشوں کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا دوسرے آدمی کو دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے تم دونوں فوراً وہاں پہنچو اور اس مارمنڈ کے ذریعے معلوم کرو کہ عمران کو کس نے اغوا کیا ہے۔ کیوں اغوا کیا ہے اور عمران کو برآمد کراؤ"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جوزف کا چہرہ اس دوران سرخ پڑ چکا تھا۔

"آپ نے اچھا کیا طاہر صاحب مجھے بتا دیا اب میں افریقہ کی سب سے گہری ناکامائی کی سیاہ دلدل کی تہہ سے بھی باس کو کھینچ کر باہر لے آؤں گا اور جن لوگوں نے باس کی طرف ناپاک نظروں سے دیکھا بھی ہے میں انہیں شوتالا کی بھڑکتی ہوئی آگ میں زندہ پھینک دوں گا"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں رقم کی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں طاہر صاحب۔ رقم کی ضروت نہیں ہے۔ عمران صاحب ہمیں اکثر رقومات دیتے رہتے ہیں لیکن ہمارا اب خرچہ نہیں رہا اس لئے وہ رقومات ہمارے پاس جمع ہیں آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ساتھ ساتھ مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دیتے رہنا اور جوانا کے سامنے رپورٹ دیتے ہوئے خیال رکھنا کہ اسے میرے متعلق اصل بات کا علم نہ ہو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں"---- جوزف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جوانا۔ جوانا"---- جوزف نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد جوانا اپنے کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔

"کیا ہوا۔ کیوں چیخ رہے ہو"---- جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کو اغوا کر کے کارمن لے جایا گیا ہے اور اس اغوا میں کارمن کا مشہور قاتل گروپ بلیک ہارس ملوث ہے۔ ابھی ایکسٹو نے فون کر کے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ فوراً کارمن پہنچوں اور عمران صاحب کا کھوج لگاؤں۔ میں رانا ہاؤس کے سسٹم کو آٹومیٹک کرتا ہوں تم فوراً ایئرپورٹ پر کارمن کے لئے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ جلدی کرو"---- جوزف نے کہا اور تیزی سے رانا ہاؤس کے تہہ خانے کی طرف دوڑ پڑا۔

"اوہ۔ وری بیڈ۔ مگر یہ کب اور کیسے ہوا"---- جوانا نے اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا۔

"وقت مت ضائع کرو جوانا راستے میں ساری بات بتا دوں گا۔ تم طیارہ چارٹرڈ کراؤ"---- جوزف نے مڑے بغیر کہا۔

"لیکن کارمن کے لئے کاغذات بھی تو تیار کرانے ہوں گے"۔

جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو وہ میرے ذمے۔ ہو جائے گا"---- جوزف نے کہا اور جوانا تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جوزف نے روانگی سے پہلے سرسلطان کو فون کر کے کاغذات کی تیاری کا کہہ دیا تھا اور سرسلطان نے کہا تھا کہ وہ ایئرپورٹ پہنچیں۔ کارمن سفارت خانے سے انہیں ویزا کاغذات وہیں ایئرپورٹ پر ہی مل جائیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں سیدھے ایئرپورٹ جا رہے تھے اور جس طرح سرسلطان نے کہا تھا ویسے ہی ہوا ان کے وہاں پہنچتے ہی انہیں فوری اجازت نامہ مل گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں چارٹرڈ جیٹ طیارے کے ذریعے کارمن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے انہیں کارمن دارالحکومت پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ گئے راستے میں جوزف نے جوانا کو تفصیل بتا دی تھی۔

"ان لوگوں نے ماسٹر پر ہاتھ ڈال کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں جوزف۔ میں انہیں ایسی عبرت ناک موت ماروں گا کہ کارمن کے باشندے صدیوں تک ان کے انجام سے عبرت پکڑتے رہیں گے"---- جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور جوزف نے اسی انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ جوانا سے سو فیصد متفق ہو۔ کارمن ایئرپورٹ پہنچ کر ضروری چیکنگ کے بعد وہ دونوں جیسے ہی ایئرپورٹ سے

باہر نکلے اچانک ایک طرف کھڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آپ میں سے جوزف صاحب کون ہیں۔ میرا نام گلبرٹ ہے اور ایکسٹو نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے"---- اس آدمی نے قریب آکر کہا تو وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔

"میرا نام جوزف ہے"---- جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے کارڈ۔ اس ایمبولینس کی ڈرائیونگ سیٹ کے قریب گرا ہوا ملا تھا اس پر موجود نشان بلیک ہارس کا مخصوص نشان ہے اس پر چودہ نمبر بھی لکھا ہوا ہے آپ نے اس چودہ نمبر کا کھوج لگانا ہے اس سے ہی آپ کو سراغ مل سکے گا آپ کے لئے میں نے ایک رہائش گاہ کا بھی بندوبست کر دیا ہے یہ اس کی چابیاں ہیں ساتھ ہی پتے کا ٹوکن بھی موجود ہے اس رہائش گاہ میں کار اسلحہ اور دوسرا ضروری سامان موجود ہے۔ یہ ہے میرا کارڈ اس پر میرا فون نمبر درج ہے اگر کسی بھی لمحے آپ کو میری ضرورت پڑے تو آپ مجھے کال کر سکتے ہیں"۔ گلبرٹ نے جیب سے ایک کی رنگ جس میں چابی تھی اور ساتھ ہی ایک ٹوکن تھا نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں اس رہائش گاہ پر ڈراپ کر دیجئے"---- جوزف نے کہا۔

"سوری مسٹر جوزف۔ بلیک ہارس کارمن کا سب سے خطرناک گروپ ہے اور میں نے یہاں مستقل رہنا ہے میں سامنے نہیں آنا

چاہتا۔ درپردہ مجھ سے جو ہو سکے گا میں کروں گا"---- گلبرٹ نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ ہم خود ہی بلیک ہارس سے نمٹ لیں گے۔ آپ جا سکتے ہیں"---- جوانا نے کہا اور گلبرٹ سر ہلاتا ہوا خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"پہلے اس رہائش گاہ پر چلیں وہاں سے کار لے کر کلب جائیں گے"---- جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہاں سے سیدھے مارمنڈ کلب جائیں گے"۔ جوانا نے ٹھوس لہجے میں کہا اور تیزی سے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا جوزف بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس نے دونوں کارڈ' چابی کی رنگ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی ٹیکسی مارمنڈ کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جوزف اور جوانا دونوں ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کے چہرے تنے ہوئے تھے اور چہروں پر پتھریلی سنجیدگی طاری تھی ٹیکسی ڈرائیور کی نظریں بار بار بیک مرر پر اٹھ جاتی تھیں۔

"جناب۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ مارمنڈ کلب کیوں جا رہے ہیں"---- اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"تم ٹیکسی چلاؤ۔ تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ ہم کیوں جا رہے ہیں۔ سمجھے"---- جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور جیسے سہم کر رہ گیا۔

"میں تو جناب اس لئے پوچھ رہا تھا کہ وہاں کسی اجنبی کو برداشت ہی نہیں کیا جاتا اور آپ بہرحال اجنبی ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سے جو کہا گیا ہے وہ کرو۔ ورنہ"۔۔۔۔ جوانا نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ سوری سر"۔۔۔۔ ڈرائیور نے اور زیادہ خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد اس نے کوئی بات نہ کی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ دارالحکومت کے اس حصے میں آ گئے جہاں کی عمارتیں اپنے طرز تعمیر سے خاصی قدیم دکھائی دیتی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب جا کر رک گئی عمارت پر مارمنڈ کلب کا ایک بڑا سا بورڈ موجود تھا جس کے الفاظ استبداد زمانہ سے تقریباً مٹ چکے تھے لیکن بغور پڑھنے سے بہرحال مارمنڈ کلب کے الفاظ پڑھے جا سکتے تھے۔

"جناب۔ کلب کے اندر ٹیکسی لے جانا منع ہے اس لئے مجھے باہر ہی رکنا پڑا ہے جناب"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں بغیر کوئی بات کئے دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔ جوزف نے جیب سے درمیانی مالیت کا نوٹ نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینک کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئے اندر داخل ہوتے ہی انہیں ماحول کا اندازہ ہو گیا کلب میں آنے جانے والے مرد اور عورتیں اپنے لباس' چہرے مہرے اور چال ڈھال سے

ہی زیر زمین دنیا کے افراد نظر آ رہے تھے لیکن وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"آپ نے کن سے ملنا ہے"۔۔۔۔ گیٹ پر موجود قوی ہیکل دربان نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہٹ جاؤ راستے سے"۔۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور دربان کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا جوزف بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہال خاصا بڑا تھا اور آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا وہاں منشیات کا غلیظ دھواں اور تیز شراب کی بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک پہلوان نما غنڈہ کھڑا ہوا تھا ہال میں چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے ہال کے چاروں کونوں میں کھڑے ہوئے تھے ان سب کی نظریں جوزف اور جوانا پر جم سی گئیں ہال میں موجود افراد بھی چونک کر انہیں دیکھنے لگے لیکن جوزف اور جوانا ان کی طرف دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف طرف بڑھتے چلے گئے۔

"مارمنڈ کہاں ہے۔ اسے کہو کہ ماسٹر کلر کا جوانا اپنے ساتھی کے ساتھ اس سے ملنا چاہتا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کلر۔ وہ کیا چیز ہے"۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑے پہلوان نما غنڈے نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے ہال تھپڑ کی زور دار آواز سے گونج اٹھا اور پہلوان نما کاؤنٹر مین جوانا کا زور دار تھپڑ کھا کر اچھل کر سائیڈ پر جا گرا تھپڑ کی آواز اس قدر زور دار تھی

کہ ہال اس آواز سے گونج اٹھا۔

"کہاں ہے وہ چڑیا کا بچہ مارمنڈ"---- جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور ہال پر جیسے یکلخت سکتہ سا طاری ہو گیا شاید یہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ مارمنڈ کلب میں آ کر کوئی اجنبی اس طرح کاؤنٹر مین کو تھپڑ مار کر اس طرح چیخ سکتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سائیڈ کی راہداری سے ایک دیو ہیکل آدمی باہر آ گیا اس کے جسم پر جیکٹ اور جینز تھی چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم"---- اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اس کا لہجہ بے حد کڑکدار تھا۔

"میرا نام جوانا ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی تنظیم ماسٹر کلر سے ہے میں نے مارمنڈ سے ملنا ہے۔ یہ چوہے اس کا پتہ ہی نہیں بتا رہے"---- جوانا نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کاؤنٹر مین گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کا ہاتھ خون آلودہ ہو رہا تھا اس کا جبڑا ٹیڑھا ہو چکا تھا۔

"ماسٹر کلر کا جوانا۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو مشہور زمانہ جوانا۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ مجھے تو خود تم سے ملنے کا اشتیاق تھا میں نے تو تمہارے بڑے قصے سن رکھے ہیں میرا نام مارمنڈ ہے"---- اس قوی ہیکل آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"باس اس نے"---- کاؤنٹر مین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مارمنڈ سے کچھ کہنا چاہا۔

"شٹ اپ جرگن۔ شکر کرو کہ تم ابھی تک زندہ ہو۔ ورنہ ماسٹر کلر کے جوانا کو الٹا جواب دینے والے دوسرا سانس بھی نہیں لیا کرتے۔ آؤ جوانا۔ آؤ میرے ساتھ۔ خوش آمدید"---- مارمنڈ نے کہا اور پھر تیزی سے اسی راہداری کی طرف مڑ گیا جس میں سے وہ برآمد ہوا تھا اور جوزف اور جوانا دونوں ہال کی طرف دیکھے بغیر اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جسے آفس کے طور پر سجایا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں گھٹیا پن نمایاں تھا ہر طرف عورتوں کی بڑی بڑی نیم عریاں تصاویر دیواروں پر لگی ہوئی تھیں ایک طرف ریک تھا جو شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔

"بیٹھو۔ مجھے بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے"---- مارمنڈ نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ریک کی طرف بڑھ گیا۔

"شکریہ۔ ہم دونوں شراب پینا چھوڑ چکے ہیں"---- جوانا نے کہا تو مارمنڈ اس طرح جھٹکا کھا کر مڑا جیسے اسے اچانک ہزاروں وولٹیج کا طاقتور الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"شراب پینا چھوڑ دیا ہے تم نے۔ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آدمی شراب نہ پیئے اور پھر بھی زندہ رہے"---- مارمنڈ کے لہجے میں مرجانے کی حد تک حیرت تھی۔

”تم اپنے لئے بوتل نکال لو اور یہاں بیٹھ کر ہماری بات سنو"---- جوانا نے کہا تو مارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر اس نے ریک سے ایک بوتل نکالی اور اسے لا کر وہ بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل منہ سے لگا لی اور پھر اس نے اس وقت بوتل منہ سے ہٹائی جب آدھی سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے اتر گئی۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کیسے آنا ہوا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں جوانا کہ تمہارا نام تمہارے کام آ گیا ہے ورنہ شاید اب تک تم دونوں کی لاشیں گٹر میں بہہ رہی ہوتیں"---- مارمنڈ نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے تیکھے لہجے میں کہا۔

”جوزف۔ وہ کارڈ کہاں ہے۔ وہ نکالو"---- جوانا نے مارمنڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکال کر جوانا کی طرف بڑھا دیا جوانا نے کارڈ مارمنڈ کی طرف اچھال دیا۔

”یہ بلیک ہارس کا مخصوص کارڈ ہے اور بلیک ہارس کے لئے تم بکنگ کرتے ہو اس پر چودہ نمبر درج ہے بتاؤ کہ یہ چودہ نمبر کون ہے"۔ جوانا نے خشک لہجے میں کہا تو مارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر کارڈ اٹھا لیا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ اس طرح کارڈ کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”یہ کارڈ تمہیں کہاں سے ملا ہے"---- مارمنڈ نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

”جو میں نے پوچھا ہے مارمنڈ اس کا جواب دو"---- جوانا نے کہا تو مارمنڈ کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا اس کی آنکھوں میں شعلے سے لپکنے لگے۔

”دیکھو جوانا۔ میں اس قسم کے لہجے کا عادی نہیں ہوں۔ میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مارمنڈ پر ہی حکم چلانا شروع کر دو اب اگر تمہاری زبان سے توہین آمیز الفاظ نکلے تو یہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا"---- مارمنڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مارمنڈ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے اور نہ ہی ہماری تم سے کوئی دشمنی ہے ہم تم سے صرف یہ معلوم کرنے آئے ہیں کہ یہ چودہ نمبر کون ہے تم اس کا نام اور پتہ بتا دو اور بس ہم واپس چلے جائیں گے"۔ جوانا کے بولنے سے پہلے جوزف بول پڑا۔

”اور اگر نہ بتاؤں تو"---- مارمنڈ نے اور زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو پھر یہ تمہاری بدقسمتی ہو گی مارمنڈ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے بہرحال اس چودہ نمبر سے ملنا ہے"---- جوانا نے اس بار ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی نیم عریاں لباس میں اندر داخل ہوئی۔

"میں تمہارا انتظار کرتی سوکھ گئی ہوں اور تم یہاں بیٹھے گپیں ہانک رہے ہو"------ لڑکی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی جارحانہ انداز میں کہا۔

"یہ ماسٹر کلر کا جوانا اور اس کا ساتھی جوزف آ گئے تھے اس لئے مجھے رکنا پڑا ڈیئر۔ اور جوزف اور جوانا یہ میری بیوی ہے مارگریٹ"۔ مارمنڈ نے آنے والی کا تعارف کراتے ہوئے کہا مارگریٹ کے آنے سے مارمنڈ کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا تھا۔

"ماسٹر کلر۔ نام تو سنا ہوا ہے"------ مارگریٹ نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ ہم عورتوں سے ہاتھ ملانا پسند نہیں کرتے"------ جوانا نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا تو مارگریٹ کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم مارگریٹ کی توہین کرو"۔ مارمنڈ نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے ایک بھاری سا ریوالور نکال لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیا جوانا نے میز پر پڑا ہوا ایش ٹرے بجلی کی سی تیزی سے اٹھا کر اس کے ہاتھ پر مار دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مارگریٹ بھی چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔ جوزف نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ایک طرف اچھال دیا تھا اسی لمحے مارمنڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بھاری جسم میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا

جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے گھسیٹ کر فرش پر پٹخ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے جوانا نے یکلخت جھک کر مارمنڈ کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے مارمنڈ کا جسم فضا میں اٹھتا چلا گیا مارمنڈ نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ٹانگیں موڑ کر جوانا کے پیٹ پر ضرب لگانا چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم بے حس و حرکت ہو کر جوانا کے ہاتھوں میں لٹکنے لگا اور جوانا نے ایک جھٹکے سے اسے صوفے پر پٹخ دیا ادھر مارگریٹ فرش پر ساکت پڑی ہوئی تھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی اور یہ کام جوزف نے کیا تھا کہ اٹھتی ہوئی مارگریٹ کی کنپٹی پر لات جما دی تھی اور ایک لات ہی مارگریٹ کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"بولو کون ہے چودہ نمبر"------ جوانا نے مارمنڈ کو صوفے پر پٹخ کر اس کی گردن پکڑ کر انگوٹھے سے اس کی شہ رگ دباتے ہوئے کہا اور مارمنڈ کا چہرہ یکلخت سیاہ پڑنا شروع ہو گیا اس کا جسم اس طرح کانپنے لگا تھا جیسے اچانک اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔

"بولو۔ ورنہ"------ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاپکن۔ ہاپکن نمبر چودہ ہے۔ ہاپکن"------ مارمنڈ کے منہ سے خرخراتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"کہاں ملے گا وہ۔ جلدی بتاؤ"------ جوانا کی غراہٹ اور بڑھ گئی تھی۔

"وہ۔ وہ ریڈ سی کلب میں ہوتا ہے۔ ریڈ سی کلب میں"۔ مارمنڈ

نے اسی طرح رک رک کر جواب دیا تو جوانا نے اس کی گردن سے ہاتھ ہٹایا اور ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر دوسرا ہاتھ اس کا سر پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو آہستہ سے جھٹکا دیا اور دونوں ہاتھ اٹھا لئے اس کے ساتھ ہی مارمنڈ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کو مسلنا شروع کر دیا۔

"میں چاہتا تو ایک لمحے میں تمہاری گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔ میرا نام جوانا ہے جوانا۔ لیکن مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں اور تمہاری بیوی مارگریٹ کو ہلاک نہیں کیا"---- جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم تو میرے اندازے سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ آئی ایم سوری جوانا۔ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ دوستی"---- مارمنڈ نے کہا۔

"جوزف۔ مارگریٹ کو ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ درست ٹریک پر آگیا ہے"---- جوانا نے کہا تو جوزف نے جھک کر ایک ہاتھ سے فرش پر ساکت پڑی ہوئی مارگریٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ مر جائے گی"---- مارمنڈ نے تڑپ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھے رہو۔ جب تم نے دوستی کی بات کر دی ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے تمہاری بیوی کو ہلاک کرنے کی"---- جوانا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس بٹھاتے ہوئے کہا اسی لمحے جوزف

نے ہاتھ ہٹا لیا کیونکہ مارگریٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مم۔ میں شراب پینا چاہتا ہوں"---- مارمنڈ نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل مارمنڈ کے ہاتھ میں دے دی کیونکہ اس کی وہ بوتل جو اس نے آدھی پی کر میز پر رکھی تھی اس کے جسم کے میز پر گھسٹنے کی وجہ سے لڑھک کر پیچھے کہیں جا گری تھی اسی لمحے ماگریٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور وہ چیخ مار کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"اطمینان سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ جاؤ مارگریٹ۔ اب تمہارے شوہر نے ہم سے دوستی کی بات کی ہے اس لئے اب تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے"---- جوانا نے مارگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو مارگریٹ ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر صوفے پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے لڑھک کر گرنے سے بچنا چاہتی ہو۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم نے تو"---- مارگریٹ نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ڈیئر۔ ڈیئر۔ میں نے ان سے دوستی کر لی ہے یہ واقعی دوستی کے قابل ہیں۔ یہ لو شراب پیو"---- مارمنڈ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو مارگریٹ نے جھپٹ کر اس سے بوتل لی اور منہ اٹھا کر اس نے اس طرح غٹاغٹ شراب پینا شروع کر دی جیسے صدیوں سے پیاسی ہو۔ کافی مقدار میں شراب پینے

کے بعد اس نے بوتل منہ سے ہٹالی تو اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

”مارمنڈ کیا تم اس ہا پکن کو یہاں بلوا سکتے ہو”---- جوانا نے مارمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا جس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید مارگریٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات دیکھ کر وہ بھی مطمئن ہو گیا تھا۔

”میں نے تمہیں دوست کہہ دیا ہے جوانا اس لئے اب تم مجھ پر اعتماد کرو۔ میں اب تمہارے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا تم مجھے سب کچھ بتا دو میں اب تمہاری کھل کر اور پوری طرح مدد کروں گا۔ یہ کارڈ انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے اور اس کے گم ہونے یا کسی دوسرے کے ہاتھ لگنے کا مطلب اس آدمی کی موت ہوتی ہے جس کو کارڈ دیا جاتا ہے اسی لئے تو میں یہ کارڈ تمہارے پاس دیکھ کر حیران ہوا تھا تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں یہ کارڈ کہاں سے ملا اور تم ہا پکن سے کیا چاہتے ہو”۔ مارمنڈ نے کہا۔

”ماسٹر کلر ختم ہو گئی ہے اور میں نے پاکیشیا میں مستقل رہائش اختیار کر لی ہے وہاں میرا اور جوزف کا ماسٹر پرنس آف ڈھمپ ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اسے پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے اور مریض ظاہر کر کے ایک چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے کارمن لایا گیا ہے یہاں ایئر پورٹ سے اسے ایک ایمبولینس میں کسی قدیم بلڈنگ ٹاسی میں لے جایا گیا ہے وہ ایمبولینس وہاں موجود ہے لیکن

ماسٹر غائب ہے اس ایمبولینس کی ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے یہ کارڈ پڑا ہوا ملا ہے اور یہ معلوم ہوا تھا کہ اس کارڈ کا تعلق کارمن کی پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم بلیک ہارس سے ہے اور تم بلیک ہارس کے لئے بکنگ کرتے ہو اس لئے ہم پاکیشیا سے سیدھے تمہارے پاس آئے ہیں اور ہم نے ماسٹر کا سراغ لگانا ہے”---- جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ہا پکن نے یہ کام بلیک ہارس کی طرف سے نہیں کیا بلکہ ایک بین الاقوامی تنظیم وی آئی پی کے لئے کیا ہو گا وہ یہاں وی آئی پی کا ایجنٹ ہے اور اس کے لئے کام کرتا رہتا ہے”---- مارمنڈ نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک پڑے۔

”وی آئی پی کیا یہ تنظیم کارمن کی ہے”---- جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور انتہائی طاقتور اور خفیہ تنظیم ہے۔ یہ مخصوص قسم کا اسلحہ تیار کر کے بڑی بڑی پارٹیوں اور حکومتوں کو سپلائی کرتی ہے مجھے بھی اس کے بارے میں ہا پکن سے ہی معلوم ہوا تھا لیکن میں نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی کیونکہ میں ایسی تنظیموں سے الرجک ہوں”---- مارمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر یا تو اس ہا پکن کو یہاں بلاؤ یا پھر ہمیں اجازت دو ہم خود جا کر اس سے معلوم کر لیں گے”---- جوانا نے کہا۔

”وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ وہ انتہائی محتاط آدمی ہے ٹھہرو میں معلوم

کرتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے"---- مارمنڈ نے کہا اور اٹھ کر اس نے میز کے ایک کونے میں رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اگر اس فون میں لاؤڈر ہے تو اس کا بٹن آن کر دو"---- جوانا نے کہا تو مارمنڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ریڈ سی کلب"---- ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والے کا تعلق جرائم کی انتہائی گھٹیا سطح سے ہے۔

"مارمنڈ بول رہا ہوں۔ ہاپکن سے بات کراؤ"---- مارمنڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بہتر"---- دوسری طرف سے اس طرح ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے نے اچانک موت کو اپنے سامنے دیکھ لیا ہو۔

"ہیلو۔ ہاپکن بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ہاپکن کی آواز سنائی دی۔

"مارمنڈ بول رہا ہوں"---- مارمنڈ نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم مارمنڈ۔ بولو کیا کہتے ہو۔ کیا کوئی نیا کام مل گیا ہے"---- دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں مسرت

تھی۔

"ہاں۔ اور خاص تمہارے لئے کام ہے میرے آفس آ جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ ایک لاکھ ڈالر کا سودا ہے۔ جلدی آؤ"---- مارمنڈ نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کا سودا۔ اور صرف میرے لئے۔ ویری گڈ۔ میں ابھی آیا"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور مارمنڈ نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ہاپکن آ رہا ہے۔ اسے میرے آفس بھجوا دو"---- مارمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اٹھ کر ریک کی طرف بڑھ گیا اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور وہ مارگریٹ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تم اگر جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ مارگریٹ۔ تم نے دیکھ تو لیا ہے کہ اب میں مصروف ہوں"---- مارمنڈ نے بوتل کھولتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے پروگرام کا کیا ہو گا"---- مارگریٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ۔ میں فارغ ہوتے ہی تمہیں پک کر لوں گا"---- مارمنڈ نے کہا تو مارگریٹ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جوانا اور جوزف خاموش بیٹھے رہے اور مارگریٹ دروازہ کھول کر باہر چلی گئی جبکہ مارمنڈ نے بوتل منہ سے لگائی اور

غٹاغٹ شراب پینا شروع کر دی وہ واقعی بلا نوش شخص تھا۔ آدھی بوتل خالی کر کے وہ صوفے سے اٹھا اور مڑ کر دوبارہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میں ہاپکن سے خود بات کروں گا تم بس پارٹی ہو۔ تم فکر مت کرو میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا“ ---- مارمنڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہی جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا تقریباً پچیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر بھی زخموں کے مخصوص نشانات کافی تعداد میں تھے۔ دایاں جبڑا ٹیڑھا تھا ماتھے کی ایک سائیڈ پر زخم کا لمبا سا نشان تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرے خاصا مکروہ سا لگتا تھا اس کی بھاری اور آگے کو نکلی ہوئی ٹھوڑی دیکھ کر ہی محسوس ہوتا تھا کہ یہ آدمی حد درجہ سخت گیر اور سفاک طبیعت کا مالک ہے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی اس کے جسم پر سیاہ لیدر کی جیکٹ اور جینز تھی دائیں کلائی پر سرخ رنگ کا کسی دھات کا رنگ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے ہیرے جڑے ہوئے تھے اس کے ایک کان میں چھوٹی سی بالی بھی موجود تھی اندر داخل ہوتے ہی اس نے جوزف اور جوانا کو دیکھا تو ٹھٹک کر رک گیا۔

”آؤ ہاپکن۔ یہ جوزف اور جوانا ہیں انہی کے کام کے لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے“ ---- مارمنڈ نے کہا تو ہاپکن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

”بولو کیا کام ہے“ ---- ہاپکن نے جوانا کو غور سے دیکھ کر اپنا رخ مارمنڈ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

”صرف چند معلومات چاہئیں اور ایک لاکھ ڈالر تمہارے ہو جائیں گے“ ---- مارمنڈ نے کہا تو ہاپکن بے اختیار اچھل پڑا۔

”معلومات۔ کیسی معلومات۔ یہ کیسا کام ہے اور ایک لاکھ ڈالر صرف معلومات کے لئے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم“ ---- ہاپکن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں اور یہ بھی وعدہ کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ تم نے کچھ بتایا ہے اور تم جانتے ہو کہ مارمنڈ جو وعدہ کرتا ہے اسے ہر حالت میں پورا بھی کرتا ہے“ ---- مارمنڈ نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ بولو کیا معلومات تمہیں چاہئیں“۔ ہاپکن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ذہنی طور پر بے حد الجھ سا گیا ہو۔

”پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے پر آنے والے ایک مریض کو تم نے ایک ایمبولینس میں ایئر پورٹ سے وصول کیا اور پھر تم اسے ٹاسی بلڈنگ لے گئے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں“ ---- مارمنڈ نے کہا تو ہاپکن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ۔ یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے اور یہ دونوں دراصل کون ہیں“ ---- ہاپکن نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ ہا پکن اور اطمینان سے بات کرو۔ اگر تم کچھ نہیں بتانا چاہتے تو بے شک نہ بتاؤ۔ اس طرح ڈرامہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو کاروبار ہے تم نہیں بتاؤ گے تو ایک لاکھ ڈالر اور لوگوں کے منہ کھول دیں گے"---- مارمنڈ نے سرد لہجے میں کہا جب کہ جوزف اور جوانا دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"دیکھو مارمنڈ۔ یہ جو کچھ تم معلوم کرنا چاہتے ہو اس کے بتانے پر مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ بین الاقوامی سطح کی تنظیمیں کس قدر فعال ہوتی ہیں اگر میری جان ہی سلامت نہ رہی تو ایک لاکھ ڈالر کو میں کیا کروں گا"---- ہا پکن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں حلف دیا جائے کہ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا تب"---- مارمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ نکالو ایک لاکھ ڈالر"۔ ہا پکن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں اس بارے میں کیا معلوم ہے وہ آدمی جسے تم مریض کی صورت میں ایئر پورٹ سے لے کر ٹاسی بلڈنگ گئے تھے وہ اب کہاں ہے"---- جوانا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے رقم دو پھر بات ہو گی"---- ہا پکن نے کہا۔

"رقم تمہیں میں دوں گا ہا پکن۔ تم بات کرو"---- مارمنڈ نے کہا۔

"کیا بات ہے مارمنڈ۔ کیا بہت ہی لمبی رقم مل گئی ہے تمہیں کہ تم اس طرح ان کا ساتھ دے رہے ہو ورنہ تم جیسا آدمی تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا"---- ہا پکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مارمنڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ میرے دوست ہیں اور بس۔ اتنا کہنا ہی کافی ہے تم جو کچھ جانتے ہو بتا دو"---- مارمنڈ نے کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ مجھے چیف پرائمر کی طرف سے حکم دیا گیا کہ میں کسی ہسپتال کی ایمبولینس حاصل کر کے ایئر پورٹ پہنچ جاؤں وہاں پاکیشیا سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایک مریض اور ڈاکٹر آ رہے ہیں انہیں وہاں سے وصول کر کے ٹاسی بلڈنگ پہنچا دوں اور ہر طرح سے تعاقب اور نگرانی کا خیال رکھوں۔ ٹاسی بلڈنگ میں ایکریمین نیوی کا ایمبولینس ہیلی کاپٹر آئے گا مریض اور اس کے ساتھ آنے والے ڈاکٹروں کو اس ہیلی کاپٹر میں سوار کر دوں اور اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں ساتھ ہی مجھے حکم دیا گیا کہ میں یہ سارا کام میک اپ میں کروں تاکہ کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا میک اپ کیا ایک ہسپتال سے ایمبولینس اڑائی اور ایئر پورٹ سے مریض اور ڈاکٹروں کو اس ایمبولینس کے ذریعے ٹاسی بلڈنگ پہنچا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایکریمین نیوی کا ایمبولینس ہیلی کاپٹر آ گیا وہ مریض اور ڈاکٹروں کے لے کر چلا گیا میں نے ایمبولینس وہیں چھوڑ دی کیونکہ اب اسے واپس دار لحکومت لے جانا خطرناک

ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ لازماً ہسپتال والوں نے اس کی چوری کی رپورٹ پولیس کو کر دی ہو گی"---- ہا پکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے اور یہ پرائمر اس تنظیم کا کیا ہے۔ وہ کہاں رہتا ہے"---- جوانا نے پوچھا۔

"ہماری تنظیم وی آئی پی کہلاتی ہے پرائمر اس کا چیف ہے کہاں رہتا ہے اس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے صرف مخصوص ٹرانسمیٹروں پر وہ ہدایات دیتا ہے ایسے ٹرانسمیٹر جن پر صرف وہی کال کر سکتا ہے ہم اپنی طرف سے کال نہیں کر سکتے"---- ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ہا پکن۔ ہم نے اس مریض کو برآمد کرنا ہے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ ہم پہلے سے جانتے ہیں اور اس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو نہیں ملتا اور مارمنڈ نے تمہیں بتا بھی دیا ہے اس لئے یا تو کوئی ایسا کلیو دو اور اسے کنفرم کرو جس سے ہم آگے بڑھ سکیں ورنہ دوسری صورت میں رقم تمہیں نہیں مل سکتی"---- جوانا نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا"۔ ہا پکن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہیں جانتے ہی نہیں اور نہ ہماری تم سے پہلے کبھی ملاقات ہوئی ہے"---- جوانا نے جواب دیا تو ہا پکن بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ۔ تم واقعی انتہائی سمجھدار آدمی ہو۔ تو پھر سنو میں تمہیں ایک

کلیو دے سکتا ہوں اس ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کاسٹریا کا رہنے والا بلاشر ہے بلاشر کاسٹریا کے دارالحکومت میں ایک مشہور فلائنگ کلب کا مالک ہے اس فلائنگ کلب کا نام بھی بلاشر فلائنگ کلب ہے۔ میں نے ایک عرصہ کاسٹریا میں گزارا ہے بلاشر عیاش فطرت آدمی ہے اس لئے وہ کاسٹریا میں میرے ہوٹل میں آتا جاتا رہتا تھا اور میری اس سے کافی گہری دوستی رہی ہے یہی وجہ ہے کہ جب میں نے اسے ایکریمین نیوی کے پائلٹ کی یونیفارم میں دیکھا تو میں بے حد حیران ہوا لیکن چونکہ میں میک اپ میں تھا اور پھر پرائمر کی ہدایات تھیں کہ میں اپنی شناخت ظاہر نہ کروں اس لئے میں نے بلاشر سے نہ ہی کوئی بات کی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کی شناسائی کا اظہار کیا پھر وہ ڈاکٹروں اور مریض کو لے کر چلا گیا"---- ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس بات کو کنفرم کر سکتے ہو"---- جوانا نے کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں لیکن تم خود بتاؤ کہ میں کنفرم کس طرح کراؤں اس طرح تو اسے معلوم ہو جائے گا پھر جیسے ہی پرائمر کو اطلاع ملی میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا"---- ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ تم نے اسے فون کیا تھا۔ کسی سودے کی بات کرنی تھی لیکن اس کے آدمیوں نے بتایا کہ تم کارمن دارالحکومت گئے ہوئے ہو چنانچہ میں تمہارا انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہیں آیا وقت اور تاریخ بھی بتا دینا جب وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں آیا

تھا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"لیکن اس کے آدمیوں کو تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ وہ یہاں آیا ہے کیونکہ یہ کام انتہائی خفیہ انداز میں کئے جاتے ہیں البتہ میں اس سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے فون کیا تھا لیکن اس سے ملاقات نہ ہو سکی تھی"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو فون"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو ہا پکن نے اٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"بلاشر فلائنگ کلب"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کارمن دارالحکومت سے ہا پکن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بلاشر سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلاشر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہا پکن بول رہا ہوں بلاشر"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"میں ایک دوست کاسٹریا بھیج رہا ہوں اسے وہاں ایکریمین فوج کے کسی بڑے افسر سے کام ہے اور چونکہ تمہارا فلائنگ کلب ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہارے ایکریمین فوج کے افسران سے یقیناً تعلقات ہوں گے تم اس کا کام کر سکتے ہو"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"کس افسر سے کام ہے اسے"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ وہ خود آ کر بتائے گا۔ بہرحال تم سے اگر ہو سکے تو اس کا کام ضرور کر دینا۔ میں نے پہلے بھی تمہیں فون کیا تھا لیکن تم سے بات نہیں ہو سکی تھی"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"کب"۔۔۔۔ بلاشر نے پوچھا تو ہا پکن نے تاریخ اور وقت بتا دیا۔

"ہاں۔ میں ایک ضروری کام سے کاسٹریا سے باہر گیا ہوا تھا"۔ بلاشر نے جواب دیا۔

"او کے۔ میرے آدمی کا کام ضرور کر دینا۔ میرا خاص آدمی ہے"۔ ہا پکن نے کہا۔

"اسے کہو کہ وہ میرے کلب آئے اور مجھ سے مل لے۔ اگر مجھ سے ہو سکا تو ضرور کرا دوں گا اس کا کام۔ اور بتاؤ تم کب آ رہے ہو یہاں"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ابھی تو مشکل ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد تم سے ملاقات ہو جائے"۔۔۔۔ ہا پکن نے جواب دیا اور پھر ایک دوسرے کو گڈ بائی کہہ کر ہا پکن نے رسیور رکھ دیا۔

"بس اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے"۔۔۔۔ جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ پھر نکالو رقم"۔۔۔۔ ہا پکن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہار کارڈ کہاں ہے ہاپکن"---- مارمنڈ نے کہا تو ہاپکن بے اختیار چونک پڑا۔

"کارڈ۔ کیسا کارڈ"---- ہاپکن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بلیک ہارس کا کارڈ"---- مارمنڈ کا لہجہ سرد تھا۔

"کیا مطلب۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"---- ہاپکن نے کہا تو مارمنڈ نے میز کی دراز سے وہ کارڈ نکال کر ہاپکن کی طرف پھینک دیا جو اسے جوانا نے دیا تھا۔

"یہ دیکھو کارڈ۔ کیا یہ تمہارا کارڈ ہے"---- مارمنڈ نے کہا تو ہاپکن کا چہرہ بے اختیار زرد پڑ گیا۔

"یہ کارڈ تمہارے پاس کیسے آ گیا"---- ہاپکن نے کہا۔

"تم یہ کارڈ اس ایمبولینس میں چھوڑ آئے تھے جو تم نے ٹاسی بلڈنگ میں چھوڑ دی تھی اور اس کارڈ کی وجہ سے میرا نام سامنے آ گیا اور یہ دونوں پاکیشیا سے یہاں میرے پاس پہنچ گئے اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ اس کارڈ کی گمشدگی کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ مارمنڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اونچا ہوا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر"---- ہاپکن نے کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی ہاپکن چیختا ہوا کرسی سمیت پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ دل میں اتر جانے والی گولیوں نے اسے زیادہ تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی اور

مارمنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل واپس دراز میں رکھ دیا۔

"اوکے مارمنڈ۔ ہم تمہاری دوستی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ تم نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے اب ہمیں اجازت"---- جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں جسے دوست کہہ دوں جوانا اس سے دوستی ہمیشہ نبھاتا ہوں۔ جب بھی تمہیں کارمن میں کوئی کام ہو بلا تکلف مجھے بتا دینا"۔ مارمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ایک بار پر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے آفس سے باہر آ گئے۔

"اب کہاں کا پروگرام ہے"---- جوزف نے کلب سے باہر آتے ہی جوانا سے کہا۔

"ہمیں فوراً کاسٹریا پہنچنا ہے۔ اس لئے گلبرٹ کو فون کرو تاکہ وہ فوری طور پر کاسٹریا کے لئے کاغذات بھی تیار کرا دے اور طیارہ بھی چارٹرڈ کرا دے"---- جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کو درخت پر بیٹھے بیٹھے صبح ہو گئی اور پھر کافی دن چڑھ آیا لیکن عمران کی توقع کے خلاف وہاں کوئی بھی نہ آیا تو عمران درخت سے نیچے اتر آیا اور اس تباہ شدہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت واقعی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ عمران اس جگہ پہنچا جہاں بیڈ روم تھا اس کا خیال تھا کہ شاید الماری میں موجود ٹرانسمیٹر بچ گیا ہو لیکن جب اس نے وہاں اس ٹرانسمیٹر کے پرزے ہر طرف بکھرے ہوئے دیکھے تو وہ واپس مڑا اور پھر اس نے اس جگہ کا ملبہ ہٹانا شروع کر دیا جہاں خوراک کے ڈبے اور پانی کی بوتلیں موجود تھیں کیونکہ اب اسے پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی اور بھوک بھی لگ رہی تھی لیکن جب اس نے ملبہ ہٹایا تو پانی کی بوتلیں ٹوٹ چکی تھیں اور ان کا پانی بہہ چکا تھا اور خوراک کے ڈبے بھی ملبے کے نیچے دب کر ٹوٹ پھوٹ کر استعمال کے قابل نہ رہے تھے۔ چونکہ عمران جزیرے کا پورا چکر لگا چکا

تھا اور پورے جزیرے میں کہیں بھی پانی کا چشمہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی پھل دار درخت موجود تھا اس لئے عمران کو اب صحیح معنوں میں احساس ہونے لگا کہ وہ واقعی اس جزیرے پر بری طرح پھنس گیا ہے۔ پانی اور خوراک کے بغیر وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا۔ آسمان بھی صاف تھا۔ بادل کا ایک ٹکڑا بھی موجود نہ تھی کہ وہ بارش برسنے کا انتظار کرتا۔ سمندر کا کھاری پانی پینا اپنے آپ کو فوری ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا اس لئے عمران اب سوچنے لگا کہ اسے فوری طور پر یہاں سے نکل کر کسی ایسے جزیرے یا ایسے علاقے تک پہنچنا چاہئے جہاں اسے پانی اور خوراک میسر آسکے ورنہ وہ واقعی یہاں بھوک اور پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بے بسی کی موت مرجائے گا لیکن باوجود سوچنے کے یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب اسے سمجھ نہ آرہی تھی۔ وہ ایک بار پھر جزیرے پر گھومتا ہوا ساحل کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ دور دور تک پانی ہی پانی پھیلا ہوا نظر آرہا تھا لیکن یہ قدرت کا عجیب انتظام تھا کہ اس قدر پانی موجود ہونے کے باوجود اس کا ایک گھونٹ بھی نہ پیا جا سکتا تھا۔ وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور یہاں سے نکلنے کے لئے کسی ترکیب پر غور کرنے لگا لیکن کافی دیر تک مسلسل سوچنے کے بعد جب اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آئی تو وہ ایک بار پھر اٹھا اور اس تباہ شدہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک ترکیب آگئی تھی۔ بیڈ اور ٹوٹی ہوئی کرسیاں اب بھی ملبے میں موجود تھیں اور اس نے کرسیوں اور میز کی ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کی مدد سے ایک کشتی تیار

کرنے کا منصوبہ بنا لیا تھا تاکہ یہاں سے تو کسی طرح نکل سکے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس بارے میں اس نے سوچنا چھوڑ دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے لکڑیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر مضبوط بیلوں کی مدد سے اس نے ان لکڑیوں کو اس طرح ایک دوسرے سے مضبوطی سے باندھ کر ایک چھوٹی سی کشتی تیار کر لی جس میں وہ پوری طرح لیٹ تو نہ سکتا تھا لیکن بہرحال اس میں بیٹھا ضرور جا سکتا تھا۔ اس نے اس کشتی کی مضبوطی کی تسلی کی اور پھر درخت کی دو موٹی موٹی شاخوں کو توڑ کر اس نے چپو بنا لئے اور اس کے ساتھ ساتھ دو تین شاخوں کو توڑ کر ان کے سرے پتھروں پر رگڑ رگڑ کر انہیں نیزے کی انی کی صورت میں بنایا۔ اس کا خیال تھا کہ ان کی مدد سے وہ مچھلی کا شکار کر کے ان سے راستے میں بھوک مٹانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دو لکڑیوں کو کشتی کے ساتھ اس طرح باندھا کہ وہ مستول کی شکل اختیار کر گئیں اور پھر عمارت کے بیڈ روم کے ملبے سے اسے بیڈ کی ایک بڑی چادر مل گئی اور اس نے اس چادر کو ان لکڑیوں کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ وہ بادبان کی شکل اختیار کر گئی۔ لکڑیوں کو اس نے اس انداز میں باندھا تھا کہ جب چاہے ایک لکڑی کی مدد سے وہ اس بادبان کا رخ بھی پھیر سکتا تھا اور پھر اس نے نیزے اور چپو کشتی میں رکھے اور کشتی کو گھسیٹ کر اس نے پانی میں ڈالا اور اللہ کا نام لے کر وہ کشتی میں بیٹھ گیا۔ چپو چلاتے ہوئے وہ کشتی کو جزیرے سے کچھ دور لے گیا اور پھر اس نے ہوا کے رخ کے

مطابق بادبان کو ایڈ جسٹ کیا تو کشتی ہوا کے زور پر تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئی اور عمران نے چپو ایک طرف رکھے اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کشتی پرسکون سمندر میں تو اس کا ساتھ دے سکتی ہے لیکن اگر طوفان آ گیا تو پھر اسے یقینی موت سے کوئی نہ بچا سکے گا لیکن وہ موت سے خوفزدہ نہ تھا کیونکہ اس کا واقعی یہ ایمان تھا کہ جب تک اس کی موت کا وقت نہیں آئے گا اسے دنیا کی کوئی طاقت ہلاک نہیں کر سکتی اور جب موت کا وقت آ جائے تو پھر اسے کوئی نہ روک سکے گا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا البتہ اب پیاس پہلے سے زیادہ شدید ہو گئی تھی اور بھوک بھی کھل کر لگنے لگی تھی لیکن ظاہر ہے نہ اس کے پاس پانی تھا اور نہ ہی بھوک مٹانے کا سامان اس لئے وہ خاموش بیٹھا بس دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا۔ کشتی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے خاصی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور اب وہ جزیرہ کافی دور ہو چکا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اسے جزیرہ نظر آنا بند ہو گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا اور وہ اس پانی میں کسی حقیر تنکے کی طرح بہتا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً دو یا تین گھنٹے گزرے ہوں گے کہ اچانک اسے دور سے ایک جزیرے کے آثار نظر آنے لگے اور وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے بادبان کو ایڈ جسٹ کیا اور کشتی کا رخ اس جزیرے کی طرف ہو گیا۔ آہستہ آہستہ جزیرہ قریب آتا چلا گیا اور پھر کشتی جزیرے کے قریب پہنچ گئی۔ درختوں سے ڈھکا ہوا یہ جزیرہ دور سے ویران ہی نظر آتا تھا

لیکن واقعی یہ ویران تھا بھی یا نہیں۔ ظاہر ہے اس کا فیصلہ تو جزیرے پر پہنچنے کے بعد ہی ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کشتی جزیرے کے بالکل قریب پہنچ گئی تو عمران نے جزیرے پر چھلانگ لگائی اور پھر کشتی کو بھی گھسیٹ کر ایک کھاڑی میں اس جگہ پہنچا دیا کہ وہاں سے وہ اپنے آپ سمندر میں نہ جا سکے اور پھر نیزے نما لکڑی اٹھا کر وہ جزیرے پر پہنچا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ جزیرہ واقعی ویران تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن جلد ہی اسے ایک چشمہ نظر آ گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پانی پینا شروع کر دیا جب اس کی پیاس بجھ گئی تو وہ اٹھا اور مزید آگے بڑھنے لگا۔ اب وہ درختوں کو دیکھ رہا تھا تا کہ کوئی کھانے کے قابل پھل اسے نظر آئے لیکن اسے یہاں بھی کوئی پھل دار درخت نظر نہ آ رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک چٹک کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا ہی تھا کہ کوئی چیز اس کے جسم سے آ ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن کسی تیز لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر اس کے احساسات جیسے کسی سیاہ دلدل کی تہہ میں اترتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی لہر دوڑتی ہے اس طرح اس کے سیاہ ذہن میں بھی روشنی کی لہر سی پیدا ہوئی تھی پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب اچانک چٹک کی آواز کے

ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ اس نے آنکھیں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک پختہ کمرے کے فرش پر پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے تہہ خانہ لگ رہا تھا۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ لکڑی کی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف لوہے کا مضبوط دروازہ تھا اور ایک روشندان سے روشنی بھی چھن چھن کر اندر آ رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ عمران کے اوپر والے جسم نے حرکت کرنا شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اس کی ٹانگیں مسلسل بے حس تھیں۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے کہ لوہے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

”ارے تمہیں خود بخود ہوش آ گیا“ ----- لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ہاتھ میں ایک شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد کا نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

”تم کون ہو اور میں کہاں ہوں“ ----- عمران نے لڑکی کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام جوزفین ہے اور میں اس جزیرے کی انچارج ہوں اور جزیرے کا نام لاکوما ہے۔ ہم نے تمہاری کشتی کو دور سے آتے دیکھا تو ہم بیحد حیران ہوئے کیونکہ اس علاقے میں کسی بادبانی کشتی کے وجود کا

تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے جب خصوصی دور بین سے کشتی کا جائزہ لیا تو ہم اس خودساختہ کشتی کو دیکھ کر بیحد حیران ہوئے۔ پہلے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ میزائل کے ذریعے کشتی اڑا دی جائے لیکن چونکہ تم کشتی میں اکیلے بیٹھے تھے اور پھر تم پریشان بھی تھے اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ تمہیں جزیرے پر آنے دیا جائے۔ پھر تم سے پوری تفصیلات حاصل کر کے تمہارے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ تم جزیرے پر پہنچے اور پھر تم نے چشمے سے پانی اس طرح پینا شروع کر دیا جیسے تم کافی دیر سے پیاسے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ تم کافی دور سے آ رہے ہو۔ پھر ہم نے ایک مخصوص گن کے ذریعے تم پر بے ہوش کر دینے اور بے حس کر دینے والی گیس فائر کی اور تمہیں یہاں سٹور میں بند کر کے ہم نے تمہاری کشتی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز کشتی ہے۔ اس کشتی میں تم نے جو لکڑی کے چپو تیار کر کے رکھے ہوئے ہیں اس سے ہم سمجھ گئے کہ تم نانجی جزیرے سے آ رہے ہو کیونکہ یہ مخصوص درخت صرف نانجی جزیرے پر ہی پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس بات پر حیران ہیں کہ تم نانجی جزیرے پر پہنچے کیسے۔ میں نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے اس لئے اب تمہاری باری ہے کہ تم مجھے اپنے متعلق سب کچھ تفصیل سے بتا دو"۔۔۔۔ جوزفین نے کہا۔

"بیحد شکریہ جوزفین۔ تم نے واقعی سب کچھ بتا دیا ہے لیکن یہ میری ٹانگیں کیوں حرکت نہیں کر رہیں جبکہ میرا جسم تو حرکت کر رہا

ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جاسی گیس کی خصوصیت ہے۔ اس گیس کا سب سے زیادہ اثر انسان کے جسم کے نچلے حصے پر ہی ہوتا ہے۔ اب جب تک تمہاری ٹانگوں میں خصوصی انٹی انجکشن نہ لگائے جائیں گے تمہاری ٹانگیں حرکت میں نہ آ سکیں گی"۔۔۔۔ جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لگاؤ انجکشن۔ میں تو اس طرح بیٹھے بیٹھے بہت الجھن اور دشواری سی محسوس کر رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ تم مجھے اپنے متعلق بتاؤ"۔۔۔۔ جوزفین نے کہا۔

"میری کہانی تو بڑی دردناک ہے۔ کاش میں ڈیمی سے ملنے سے پہلے تم سے مل لیتا تو مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جوزفین کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔

"ڈیمی۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔ جوزفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم ایشیائی لوگ بڑے حسن پرست واقع ہوئے ہیں اور حسن پر اپنا سب کچھ لٹا دینا باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ ایک ایکریمین لڑکی ڈیمی سے پاکیشیا میں ملاقات ہوئی وہ بڑے ٹاٹھ باٹھ سے رہتی تھی۔ اسے دیکھ کر میں بھی اس پر لٹو ہو گیا اور میں نے اسے شادی کی پیشکش کی تو اس نے کہا کہ پہلے میں اس کے ساتھ اس کے جزیرے میں ایک ماہ تک رہوں تاکہ

وہ اچھی طرح مجھے پرکھ لے۔ اس کے بعد وہ شادی کے بارے میں سوچے گی۔ میں تیار ہو گیا تو ڈیمی مجھے ایک آبدوز کے ذریعے یہاں سے دور ایک جزیرے پر لے آئی۔ اس جزیرے پر ایک عمارت بنی ہوئی تھی لیکن اس عمارت میں صرف ایک بیڈ روم میں فرنیچر موجود تھا۔ باقی عمارت خالی تھی۔ یہاں پہنچ کر میں بیحد خوش ہوا کیونکہ اس طرح یہاں ڈیمی اور میں اکیلے بغیر کسی مداخلت کے رہ سکتے تھے۔ میں سائنس دان ہوں۔ یہاں پہنچنے کے بعد ڈیمی نے ایک سائنسی فارمولا مجھے دیا اور کہا کہ اس میں ایک سائنسی الجھن ہے وہ الجھن میں دور کر دوں تو ڈیمی کو لاکھوں ڈالر کا فائدہ ہو گا۔ میں نے اسے خوش کرنے کے لئے اس فارمولے پر کام کیا اور اس سائنسی الجھن کو دور کر دیا۔ اس پر ڈیمی بیحد خوش ہوئی۔ پھر وہ مجھے بیڈ روم میں چھوڑ کر باہر گئی اور پھر جب کافی دیر تک وہ واپس نہ آئی تو میں اسے تلاش کرنے کے لئے عمارت سے باہر آیا تو اسی لمحے عمارت پر میزائل فائر ہوئے اور عمارت تباہ ہو گئی۔ اگر میں باہر نہ آ چکا ہوتا تو میرے جسم کے بھی ہزاروں ٹکڑے اڑ جاتے۔ میں بیحد حیران ہوا لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ ڈیمی کا اصل مقصد تو اس فارمولے پر مجھ سے کام کرانا تھا۔ کام کرا کر اور مجھے عمارت میں چھوڑ کر اور پھر عمارت کو تباہ کر کے وہ اپنے طور پر مجھے ہلاک کر کے آبدوز میں واپس چلی گئی اور میں اس جزیرے پر اکیلا بے یار و مددگار رہ گیا۔ میں نے رات ایک درخت پر بیٹھ کر گزاری۔ اس جزیرے پر نہ ہی پینے کا پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی چیز اور نہ وہاں سے

نکلنے کی کوئی صورت تھی۔ چنانچہ میں نے بیڈ روم کے ملبے سے فرنیچر کی ٹوٹی ہوئی لکڑیاں اٹھائیں اور انہیں مضبوط بیلوں سے باندھا اور پھر بیڈ روم کی چادر سے بادبان بنایا اور خدا کا نام لے کر کشتی پر بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ مجھے یہ جزیرہ نظر آیا اور میں نے کشتی کا رخ ادھر کر دیا۔ جزیرے پر پہنچ کر میں نے سب سے پہلے پانی تلاش کیا اور پانی پی کر میں آگے بڑھا ہی تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وی آئی پی کے شکار ہو۔ ڈیمی بھی یقیناً وی آئی پی کی رکن ہو گی اور تمہیں باقاعدہ ایک پلان کے تحت یہاں لایا گیا اور جب تم سے کام لے لیا گیا تو تمہیں ان لوگوں نے اپنی طرف سے ہلاک کر دیا لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے انہیں اپنی اس قدر قیمتی عمارت تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارے لئے تو ایک گولی ہی کافی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سے انہیں کوئی ایسا خطرہ لاحق تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اتنا بڑا اقدام کیا"۔۔۔۔ جوزفین نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں کہ انہیں کیا خطرہ لاحق تھا۔ ویسے بھی اگر وہ عمارت تباہ نہ کرتے یا مجھے گولی نہ مارتے، صرف مجھے اکیلا وہاں چھوڑ دیتے تو میں بھوک پیاس سے ہی مر جاتا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بہرحال ہو گا انہیں کوئی خطرہ۔ لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تمہیں زندہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اب تمہیں مرنا ہو گا“۔ جوزفین نے کہا اور اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مشین گن لے کر اس نے اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ میں تو ویسے ہی بے بس اور لاچار ہو رہا ہوں۔ آخر تمہیں مجھ سے کیا خطرہ ہے اور پھر میں نے تمہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ تم مجھے کیوں ہلاک کرنے پر تل گئی ہو“۔ عمران نے کہا۔

”چونکہ تم وی آئی پی کے شکار ہو اس لئے تمہاری ہلاکت ہماری مجبوری ہے“——— جوزفین نے جواب دیا۔

”وہ کیوں“——— عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ جزیرہ لاکوما بھی وی آئی پی کی ملکیت تھا۔ یہاں ان کا خصوصی اسلحے کا بہت بڑا سٹور تھا جسے اب چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہم نے یہ جزیرہ وی آئی پی سے خرید لیا ہے۔ ہمارا تعلق ایک بحری سمگلنگ کی تنظیم اولڈ فورٹ سے ہے لیکن ہمارا وی آئی پی سے معاہدہ ہے کہ ہم اس کے خلاف کبھی کام نہیں کریں گے۔ نانجی جزیرہ وی آئی پی کے پاس ہے اور وہ لوگ اسے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اب اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کا شکار زندہ رہا ہے اور لاکوما پہنچا ہے تو وہ ہم سے تمہاری لاش ڈیمانڈ کریں گے اور اگر ہم نے تمہاری لاش ان کے حوالے نہ کی تو پھر نہ صرف ہم لوگ بلکہ اولڈ فورٹ کی پوری تنظیم ہی ختم کر دی جائے گی۔ وی آئی پی بہت طاقتور تنظیم ہے۔ ہم اس سے کسی صورت بھی نہیں بگاڑ سکتے اس لئے تمہاری موت لازمی ہے“——— جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم یہ تو کر سکتی ہو کہ مجھے اس حالت میں اس کشتی میں ڈال کر سمندر میں دھکیل دو۔ اس طرح تم انکار کر سکتی ہو کہ میں یہاں آیا ہی نہیں“——— عمران نے کہا۔

”سوری مسٹر علی عمران۔ ہم وی آئی پی کو دھوکہ نہیں دے سکتے اور پھر تم سے ہمیں کوئی فائدہ بھی نہیں اور اس تعاون کی ہماری نظروں میں کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری موت ہمارے لئے کسی الجھن کا باعث نہیں بنے گی“——— جوزفین نے جواب دیا۔

”اچھا اگر تم نے مارنا ہی ہے تو کم از کم مجھے پانی ہی پلا دو۔ مجھے شدید پیاس لگ رہی ہے۔ اس کے بعد مار دینا“——— عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری یہ خواہش پوری کی جا سکتی ہے“——— جوزفین نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھی کو پانی لانے کے لئے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

”یہاں تم کتنے افراد ہو“——— عمران نے پوچھا۔

”زیادہ نہیں صرف دس افراد ہیں“——— جوزفین نے جواب دیا۔

”یہاں سے جانے کے لئے تمہارے پاس کیا انتظامات ہیں“۔ عمران نے کہا۔

"کوئی نہیں۔ ہر چھ ماہ بعد ایک جہاز آتا ہے جو یہاں کے لئے نئی شفٹ لے آتا ہے اور خوراک کے ڈبے بھی۔ ہر شفٹ یہاں چھ ماہ تک رہتی ہے اور ہمیں یہاں آئے ہوئے ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"تم یہاں کیا کرتے ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"اولڈ فورٹ عام اسلحے کی سمگلنگ کرتی ہے اور یہاں اس اسلحے کا سٹور ہے۔ جب اولڈ فورٹ کا یہاں سے قریب کسی پارٹی سے اسلحے کا سودا ہوتا ہے تو یہاں سے انہیں اسلحہ سپلائی کر دیا جاتا ہے"۔ جوزفین نے جواب دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بڑی سی بوتل تھی۔ اس نے بوتل عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو منہ سے لگا کر وہ واقعی اس طرح غٹا غٹ پانی پینے لگا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔ آدھی سے زیادہ بوتل پینے کے بعد اس نے باقی آدھی بوتل میں موجود پانی اپنی دونوں ٹانگوں پر ڈالنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ اس طرح سے کیا ہو گا"---- جوزفین نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ پانی پڑنے سے مجھے کچھ ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن معمولی سا احساس بھی نہیں ہوا"۔ عمران نے جواب دیا اور جوزفین بے اختیار ہنس پڑی۔

"ابھی تمہارے اوپر والے احساسات بھی ختم ہو جائیں گے"۔

جوزفین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے صرف دس منٹ کی مہلت دے دو۔ میں مرنے سے پہلے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنا چاہتا ہوں"---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ میں تمہاری ہر معصوم سی خواہش پوری کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہوں حالانکہ میں اولڈ فورٹ میں فاسٹ کلر کے نام سے مشہور ہوں"---- جوزفین نے کہا۔

"تمہارا بیحد شکریہ"---- عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم آزادی سے عبادت کر لو میں دس منٹ بعد آؤں گی اور پھر تمہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں ملے گی"---- جوزفین نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی اس کے ساتھ ہی اس کا ساتھی بھی چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دس منٹ کے اندر اندر اس کا نچلا جسم بھی حرکت میں آ جائے گا اور پھر وہ ان سے آسانی سے نمٹ لے گا۔ جوزفین نے اپنی حماقت سے اسے گیس کا نام بتا دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا نچلا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا علاج پانی بھی ہے اس لئے اس نے کافی سارا پانی پی لیا تھا اور ایکشن کو تیز کرنے کے لئے اس نے دونوں ٹانگوں پر بھی پانی انڈیل دیا تھا اور پھر وہی ہوا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی ٹانگوں نے حرکت کرنا شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کی حرکت تیز

ہوتی چلی گئی۔ عمران نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن اس سے پوری طرح اٹھا نہ جا سکا اور وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ لیکن اس نے جدوجہد جاری رکھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے باری باری ایک ایک ٹانگ کو اٹھا کر واپس رکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح اس کی ٹانگیں پوری طرح کام کرنے لگیں اور اس کی اس ورزش میں آہستہ آہستہ تیزی آتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو چکا تھا۔ اسی لمحے اسے دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جوزفین کا ساتھی ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کو سامنے فرش پر بیٹھا ہوا نہ دیکھ کر چونکتا عمران بھوکے بھیڑیئے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی وہ آدمی عمران کے سینے سے لگ چکا تھا۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کے اس ہاتھ پر رکھا ہوا تھا جس میں مشین گن تھی اور پھر اس نے گردن والے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے مشین گن پکڑی اور اس کے جسم کو آگے کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ اس نوجوان کے حلق سے بس ہلکی سی چیخ ہی نکل سکی تھی۔ اسے اتنا وقت ہی نہ ملا

تھا کہ وہ کوئی جدوجہد کر سکتا۔ عمران مشین گن پکڑے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر آ گیا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اس بار جوزفین خود نہ آئی تھی۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں صرف چار کرسیاں اور ایک میز تھی اور کوئی فرنیچر نہ تھا۔ عمران اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت اچھل کر سائیڈ میں ہو گیا کیونکہ دروازے کی دوسری طرف سے اسے جوزفین کی آواز سنائی دی تھی۔

”یہ وکی کہاں رہ گیا۔ ابھی تک فائرنگ کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔ جاؤ اس کا پتہ کرو“۔۔۔۔ جوزفین کسی سے کہہ رہی تھی۔

”یس مادام“۔۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں اس دروازے کی طرف بڑھتی سنائی دیں۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا۔ عمران نے مشین گن آہستہ سے دیوار کے ساتھ لگا کر فرش پر رکھ دی اور آنے والے کے استقبال کے لئے تیار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے سے ایک درمیانے قد لیکن قدرے بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔ عمران دروازے کی اوٹ میں تھا۔ نوجوان تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ یکلخت عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے اسے نہ صرف چھاپ لیا بلکہ اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا تھا۔ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازوؤں

نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور اس آدمی کا جسم عمران کے بازوؤں میں بری طرح پھڑکنے لگا۔ عمران نے مخصوص جھٹکا دیا تو نوجوان کا جسم زور سے پھڑکا اور پھر ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ گردن میں بل آجانے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے آہستہ سے فرش پر لٹایا اور جھک کر فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور دروازے سے باہر وہ ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ اس راہداری میں کمروں کے دروازے تھے جن میں ایک بند تھا جبکہ دوسرا کھلا ہوا تھا۔ عمران مشین گن اٹھائے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اس کھلے دروازے کی سائیڈ سے اندر جھانکا تو اسے جوزفین ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ جوزفین کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی اور وہ سامنے میز پر رکھی ہوئی کسی چھوٹی سی مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھی۔ کمرے میں جوزفین کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

"جوزفین"---- عمران نے اچانک دروازے سے داخل ہوتے ہوئے کہا تو جوزفین اس کی آواز سن کر اس بری طرح اچھلی کہ بے اختیار کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جوزفین چیختی ہوئی واپس فرش پر گری۔ عمران نے لات کی مدد سے دوسری ضرب لگائی اور جوزفین کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور پھر اسے چھوڑ کر وہ مشین گن اٹھائے واپس کمرے سے نکلا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

راہداری موڑ کاٹ کر ایک بڑے ہال نما کمرے کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی۔ عمران نے دروازے کی سائیڈ سے دیکھا تو اس ہال نما کمرے میں چار افراد ایک بڑی سی میز کے گرد بیٹھے شراب پینے اور کارڈ کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران نے یکلخت مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت فرش پر گرے۔ عمران نے مسلسل فائرنگ جاری رکھی اور اس وقت ٹریگر سے انگلی ہٹائی جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ چاروں ختم ہو چکے ہیں۔ ہال کے کونے میں ایک اور دروازہ تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ ایک سرنگ نما راہداری میں کھلتا تھا جو اوپر کی طرف جا رہی تھی۔ عمران جب اس کے آخری حصے میں پہنچا تو وہ جزیرے کی سطح پر پہنچ چکا تھا۔ وہ آخری حصے میں رک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کیونکہ جوزفین نے بتایا تھا کہ یہاں دس افراد ہیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ ابھی کچھ لوگ باہر موجود ہوں گے اور پھر اسے درختوں کے درمیان ایک لکڑی کا بنا ہوا کیبن نظر آ گیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر وہ اس کیبن تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازے سے جھانکا تو کیبن میں تین آدمی ایک میز کے گرد بیٹھے کچھ کھانے میں مصروف تھے۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ ان پر فائر کھولے یا نہیں کہ اسے ایک آدمی کا سر فرش سے ابھرتا دکھائی دیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہاں سیڑھیاں تھیں اور اس کیبن کے نیچے کوئی تہہ خانہ

تھا۔

"میں مادام کے پاس جا رہا ہوں جیکب۔ شاید سپلائی کی اطلاع اب تک آگئی ہو"۔۔۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

"ٹھہرو۔ ہم بھی چلتے ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹا اور کیبن کی دیوار کی سائیڈ سے ہٹ کر اوٹ میں ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے کیبن میں سے یکے بعد دیگرے چار افراد کو نکل کر اس سرنگ نما دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ پورے اطمینان سے چلے جا رہے تھے۔ ظاہر ہے ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں ان کے لئے کوئی خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے جزیرہ گونج اٹھا اور وہ چاروں ہی گولیوں کی بوچھاڑ میں نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران نے ایک لمحہ رک کر دوبارہ فائر کھول دیا اور وہ چاروں ہی یکے بعد دیگرے ساکت ہوتے چلے گئے۔ عمران نے ٹریگر سے انگلی اٹھائی اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن کی سائیڈ میں واقعی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ عمران نیچے اترا تو نیچے ایک کافی بڑا تہہ خانہ تھا جو اسلحے کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران باہر آ گیا اور پھر اس نے پورے جزیرے کا چکر لگایا لیکن جب اسے جزیرے پر کوئی زندہ آدمی نہ ملا تو وہ واپس اس سرنگ نما دہانے میں داخل ہوا اور پھر وہ اس سے ہوتا ہوا اس کمرے میں آ گیا جہاں جوزفین ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران اس کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آیا جہاں اس نے ایک آدمی کو بے ہوش کیا تھا اور پھر عمران نے اس کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی بھی بے ہوشی کے عالم میں ختم ہو چکا تھا۔ اب اس جزیرے پر جوزفین کے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی نہ بچا تھا تو عمران نے واپس آ کر مشین گن کو ایک طرف رکھا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی بے ہوش جوزفین کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے مشین گن اٹھا کر وہ چلتا ہوا اس سرنگ نما دہانے کو کراس کر کے جزیرے پر اس کیبن میں پہنچ گیا۔ اس نے جوزفین کو فرش پر لٹایا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن میز پر رکھ کر وہ ایک بار پھر سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس اوپر آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ گو اسے وہاں کسی سے کوئی خطرہ نہ تھا لیکن وہ چونکہ اطمینان سے اس سے مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اسے باندھنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ اس نے بے ہوش جوزفین کو فرش سے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے جوزفین کی جیب کی تلاشی لی۔ جوزفین کی جیب میں ایک مشین پسٹل اور ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ موجود تھا۔ اس نے پسٹل کو تو میز پر رکھا اور آلے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ آلہ کسی ٹرانسمیٹر کا صرف رسیور تھا اور اس پر صرف کال

رسیو کی جا سکتی تھی۔ عمران نے اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے جوزفین کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جوزفین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اطمینان سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ میز پر خوراک کے کئی ڈبے پڑے ہوئے تھے جن میں سے صرف ایک ایسا تھا جسے کھولا نہ گیا تھا۔ عمران کو اب خاصی تیز بھوک لگ چکی تھی اس لئے اس نے ڈبہ کھولا۔ اس کے اندر براؤن رنگ کے بسکٹ تھے۔ اس نے بسکٹ کھانا شروع کر دیئے اسی لمحے جوزفین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"یہ میں کیبن میں کیسے آ گئی۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے۔ میرے ساتھی۔ وہ۔ وہ کہاں ہیں"---- جوزفین نے بیک وقت کئی سوال کر دیئے لیکن عمران نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اطمینان سے بسکٹ کھانے میں مصروف رہا۔

"تم۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے۔ میرے ساتھیوں کو کیا ہوا"۔ اس بار جوزفین نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی کسی بات کا بھی کوئی جواب نہ دیا اور اطمینان سے بسکٹ کھانے میں مصروف رہا۔

"تم جواب کیوں نہیں دیتے"---- جوزفین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں مشرق میں ایک ضرب المثل ہے کہ اول طعام بعد کلام"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر آخری بسکٹ منہ میں ڈال کر وہ اٹھا اور اطمینان سے چلتا ہوا کیبن سے باہر آ گیا۔ اس کا رخ پانی کے چشمے کی طرف تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے اطمینان سے پانی پیا اور پھر اسی اطمینان سے چلتا ہوا واپس کیبن میں آیا تو جوزفین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ اب سپاٹ نظر آ رہا تھا۔ عمران اطمینان سے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس دعوت کا بیحد شکریہ۔ خاصے لذیذ بسکٹ تھے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا"---- جوزفین نے کہا۔

"اس دنیا میں صرف تم اکیلی ہی فاسٹ کلر نہیں ہو۔ دوسروں کو بھی یہ لقب دیا جا سکتا ہے اس لئے وہ سب فاسٹ کلنگ کا شکار ہو چکے ہیں"---- عمران نے جواب دیا تو جوزفین کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن کیسے۔ ان کی تعداد زیادہ تھی اور وہ سب انتہائی باخبر اور تربیت یافتہ تھے"---- جوزفین نے کہا۔

"انہیں دراصل یہ احساس ہی نہ تھا کہ اس طرح اچانک ان پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے اس لئے وہ سنبھلنے سے پہلے ہی مارے گئے"---- عمران نے جواب دیا۔

”تم۔ تم آخر کیسے ٹھیک ہو گئے جبکہ تمہیں تو انجکشن ہی نہیں لگایا گیا تھا اور انجکشن کے بغیر تمہارا ٹھیک ہونا ناممکن تھا“۔ جوزفین نے کہا۔

”تم نے خود ہی مجھے گیس کا نام بتا دیا تھا اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں سائنس دان ہوں اس لئے اس گیس کا نام سنتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کا ایک تریاق پانی بھی ہے۔ گو اس سے شفایابی کی رفتار خاصی آہستہ ہوتی ہے لیکن بہرحال ہو جاتی ہے اس لئے میں نے تم سے پانی مانگا تھا اور پانی پینے کے ساتھ ساتھ اپنی ٹانگوں پر بھی ڈال لیا تھا اس کے بعد مکمل طور پر درست ہونے میں مجھے دس بارہ منٹ چاہئے تھے وہ بھی تمہاری عنایت کی وجہ سے مل گئے۔ چنانچہ جب تمہارا آدمی مجھے ہلاک کرنے کے لئے تہہ خانے میں پہنچا تو میں ٹھیک ہو چکا تھا۔ پھر وہ مارا گیا اس کے بعد تم نے دوسرے آدمی کو بھیجا۔ وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ تمہیں میں نے بے ہوش کر دیا پھر ہال نما کمرے میں موجود چار افراد اور آخر میں اس کیبن میں موجود چار افراد بھی ختم ہو گئے۔ اب اس جزیرے پر تم اور میں زندہ ہیں“---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوزفین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب مجھے معلوم ہوا کہ وی آئی پی نے تمہاری ہلاکت کے لئے اپنی عمارت کیوں تباہ کی تھی۔ تم تو انتہائی خطرناک ترین آدمی ہو۔ کاش مجھے اسی وقت اس بات کی سمجھ آ جاتی تو میں تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیتی“---- جوزفین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اس کاش نے بلا مبالغہ میری زندگی کروڑوں نہیں تو لاکھوں بار ضرور بچائی ہو گی۔ یہ لفظ میرا محسن ہے“---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو اب تم کیا چاہتے ہو“---- جوزفین نے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ اس جزیرے سے قریب ترین کون سا ملک یا کسی ملک کا بڑا شہر پڑتا ہے“---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہاں سے کاسٹریا نزدیک پڑتا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ کاسٹریا کی سمندری حدود سے کچھ فاصلے پر یہ جزیرے ہیں لیکن یہ جزیرے چونکہ کسی سمندری گزر گاہ پر نہیں ہیں اس لئے اس طرف کوئی نہیں آتا“۔ جوزفین نے جواب دیا۔

”کاسٹریا کی تو کئی بندرگاہیں ہیں۔ یہاں سے قریب کون سی بندرگاہ پڑتی ہے“---- عمران نے پوچھا۔

”بربن بندرگاہ یہاں سے قریب ترین بندرگاہ ہے“۔ جوزفین نے جواب دیا۔

”تمہاری تنظیم اولڈ فورٹ کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے“---- عمران نے پوچھا۔

”بربن میں“---- جوزفین نے جواب دیا۔

”اور وی آئی پی کا“---- عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ایکریمیا کی کسی ریاست

میں ہے۔ ویسے وہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ تمہارے تصور سے بھی بڑی"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"تم یہاں سے اپنے ہیڈکوارٹر کس طرح رابطہ کرتی ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہیڈکوارٹر خود ہم سے رابطہ کرتا ہے۔ ہم یہاں سے نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس صرف رسیونگ سیٹ ہیں"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"یہاں سے جانے کے لئے لانچ یا کوئی اور ذریعہ"---- عمران نے کہا۔

"کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ چھ ماہ بعد خصوصی جہاز آتا ہے اور اس جہاز کو آنے میں ابھی پانچ ماہ رہتے ہیں"---- جوزفین نے کہا۔

"لیکن یہاں کوئی ایمرجنسی بھی تو ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرتے ہو تم لوگ"---- عمران نے کہا۔

"یہاں سب کچھ موجود ہے اس لئے یہاں ایمرجنسی کو خود ہی ڈیل کیا جاتا ہے"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"لیکن ایسے انتظامات کی وجہ۔ تمہارے ہیڈکوارٹر نے ایسے خصوصی انتظامات کیوں کئے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"یہاں ان سمندروں میں بہت سی تنظیمیں بحری سمگلنگ میں ملوث ہیں اس لئے ہیڈکوارٹر نہیں چاہتا کہ ہم درپردہ کسی دوسری تنظیم کے

لئے بھی کام کریں۔ یہ سارے انتظامات دو سال پہلے کئے گئے تھے کیونکہ پہلے ایک گروپ نے تنظیم سے بغاوت کر کے تنظیم کو بے پناہ نقصانات پہنچائے تھے"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے تو ہر صورت میں یہاں سے نکلنا ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں دوبارہ اپنی کشتی پر سفر کروں"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تانجی جزیرے سے یہاں تک سمندر پرسکون ہے لیکن یہاں کے بعد سمندر طوفانی ہے اس لئے یہ کشتی یہاں سے کچھ فاصلے پر جاتے ہی ٹوٹ پھوٹ کر پرزے پرزے ہو جائے گی"---- جوزفین نے جواب دیا۔

"بہرحال یہاں بیٹھے رہنے سے تو بہتر ہے کہ کوشش کی جائے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کہاں جا رہے ہو"---- جوزفین نے چونک کر کہا۔

"بربن اور کہاں جانا ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"مگر۔ مگر مجھے تو کھولو۔ اب میں یہاں کیسے رہ سکوں گی"۔ جوزفین نے کہا۔

"سوری جوزفین۔ اب تمہاری قبر یہیں بنے گی"---- عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ مجھے ایسی موت مت مارو۔ رک جاؤ"---- جوزفین نے یکلخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"اور کس قسم کی موت چاہتی ہو تم"---- عمران نے مڑ کر پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تمہاری ساری عمر خدمت کروں گی۔ پلیز۔ مجھے ساتھ لے جاؤ۔ فار گاڈ سیک"---- جوزفین نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری جوزفین۔ مجھے کسی کی خدمت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم واقعی زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر تمہیں یہاں سے نکلنے اور برسن پہنچنے کا کوئی راستہ بتانا پڑے گا۔ کوئی طریقہ۔ ورنہ تم یہیں اسی حالت میں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گی۔ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہو گا"---- عمران نے اسی طرح سفاک لہجے میں کہا اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ"---- جوزفین نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری۔ یہ تمہاری تقدیر ہے"---- عمران نے مڑے بغیر کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"میں بتاتی ہوں۔ پلیز میں بتاتی ہوں۔ میری بات سنو"---- اندر سے جوزفین کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ مڑ کر دروازے پر کھڑا ہو گیا۔

"بولو"---- عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر نہ جاؤ گے"۔ جوزفین

نے روتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"کوئی وعدہ نہیں ہے۔ بولو ورنہ میں جا رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"یہاں۔ یہاں سٹور میں ایک بڑی پیٹی میں لانچ کے پارٹس موجود ہیں۔ انتہائی ایمرجنسی میں اسے جوڑا جا سکتا ہے"---- جوزفین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی تھی"---- عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ پلیز اب مجھے چھوڑ کر نہ جانا"---- جوزفین نے کہا تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر جوزفین کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد جوزفین رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"شش۔ شکریہ"---- جوزفین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ اور دکھاؤ کہاں ہے وہ پیٹی۔ اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر تمہارے بچ نکلنے کا ایک فیصد سکوپ بھی باقی نہ رہے گا"---- عمران نے کہا تو جوزفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیٹ طیارہ اپنی پوری رفتار سے کاسٹریا کے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے میں ڈیڑھ سو کے قریب مسافر تھے۔ وہ سب رسائل پڑھنے یا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے۔ طیارے کے مسافروں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز بھی شامل تھے لیکن وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ صرف جولیا اپنی اصل شکل میں تھی۔ جولیا طیارے کے درمیانی حصے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ تنویر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔

"کاسٹریا پہنچ کر ہم نے کیا کرنا ہے۔ جولیا"---- تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران کو تلاش کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"---- جولیا نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اغوا کر کے کاسٹریا پہنچایا گیا ہے"---- تنویر نے کہا۔

"چیف نے بتایا ہے کہ کاسٹریا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق عمران کو اغوا کرنے والی تنظیم کا نام وی آئی پی ہے اور اس تنظیم کے کاسٹریا سیکشن کے افراد اس اغوا میں ملوث رہے ہیں لیکن اس کے بعد انہیں عمران کا کلیو نہیں مل رہا اس لئے ہمیں چیف نے بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے بعد عمران کا کلیو نکالیں"---- جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اپنے کام کا آغاز کہاں سے کرنا ہو گا"---- تنویر نے پوچھا۔

"کاسٹریا دارالحکومت میں ایک کلب ہے جسے باکرون کلب کہا جاتا ہے۔ یہ وی آئی پی کے کاسٹریا سیکشن کا ہیڈکوارٹر ہے"---- جولیا نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران کو اغوا کرنے کا آخر مقصد کیا ہو گا"---- تنویر نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہمیں بہرحال عمران کو ان کے قبضے سے چھڑانا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ جب تک ہم اس جگہ تک پہنچیں گے جہاں عمران کو لے جایا گیا ہے عمران واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہو گا۔ عمران جیسے آدمی کو کوئی اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا۔ جب تک وہ بے ہوش رہے گا ان کے قبضے میں رہے گا جیسے ہی اسے ہوش آئے گا پھر اس پر قابو پانا مشکل ہو گا"---- تنویر نے کہا۔

"چیف کا بھی یہی خیال تھا لیکن اب اسے اغوا ہوئے چار روز گزر چکے ہیں اور ظاہر ہے اتنے طویل عرصے تک تو کسی کو بے ہوش نہیں رکھا جا سکتا اور ابھی تک عمران نے کسی طرح کا بھی رابطہ نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی خاص چکر میں پھنس گیا ہے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چھ سات گھنٹوں کی پرواز کے بعد وہ کاسٹریا کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ چیکنگ کے ضروری مراحل سے گزرنے کے بعد وہ ایئرپورٹ سے باہر آئے تو ایک طرف کھڑا ہوا ایک نوجوان تیزی سے چلتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔

"آپ کا نام جولیانا فٹرواٹر ہے"---- نوجوان نے قریب آ کر آہستہ سے پوچھا۔

"آپ کون ہیں"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"کوڈ ایکسٹو۔ مجھے چیف نے آپ کا حلیہ بتا کر یہاں پہنچنے کا حکم دیا ہے تاکہ آپ کے لئے یہاں ضروری انتظامات کر سکوں۔ میرا نام ونسٹن ہے"---- نوجوان نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اب وہ سمجھ گئی تھی کہ ونسٹن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے اور پھر وہ ونسٹن کے ساتھ ایک ویگن میں بیٹھ کر ایک کالونی کی خوبصورت کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"یہاں تمام ضروری اشیاء موجود ہیں۔ دو کاریں' اسلحہ' میک اپ کا

سامان' مختلف لباس' کاسٹریا اور نواح کا تفصیلی نقشہ' کھانے پینے کا سامان' سب کچھ موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی آپ کو چاہئے وہ بھی مل سکتا ہے"---- رہائش گاہ پر پہنچتے ہی ونسٹن نے کہا۔

"آپ بیٹھیں مسٹر ونسٹن اور مجھے بتائیں کہ یہ باکرون کلب کہاں ہے اور کس قسم کا کلب ہے"---- جولیا نے کہا تو ونسٹن کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باکرون کلب اعلیٰ طبقے کے افراد کا کلب ہے۔ اس کے مالک کا نام سرلارنس ہے۔ جدی پشتی رئیس ہے اور پورے کاسٹریا میں باکرون کلبوں کا جال سا پھیلا ہوا ہے۔ باکرون کلب کو انتہائی مہذب تفریح گاہ کہا جاتا ہے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی غیر اخلاقی حرکات نہیں ہوتیں"۔ ونسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف کو اس بارے میں اطلاعات کس نے پہنچائی ہیں۔ کیا آپ نے یا کسی اور نے"---- جولیا نے کہا۔

"میں نے"---- ونسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے یہ سب اطلاعات حاصل ہوئیں۔ خاص طور پر اس باکرون کلب کو آپ نے کس بنا پر مارک کیا ہے۔ مجھے تفصیل بتائیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں عمران صاحب کو جانتا ہوں اور عمران صاحب بھی مجھے جانتے ہیں۔ میں باکرون کلب میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں کانوں میں ساتھ والی میز پر بیٹھے ہوئے دو افراد کی آواز پڑی۔ کسی نے علی عمران

کا اور پاکیشیا کا نام لیا تھا۔ میں یہ سن کر چونک پڑا۔ میں نے خصوصی طور پر ان کی گفتگو سننے کی کوشش کی لیکن ان دنوں نے دوسری گفتگو شروع کر دی لیکن میں چوکنا ہو گیا تھا۔ ان میں سے ایک کو میں اکثر باکرون کلب میں دیکھتا رہتا تھا۔ پیشے کے لحاظ سے وہ ڈاکٹر تھا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید عمران صاحب کسی کیس کے سلسلے میں زخمی ہو کر سنٹرل ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں اور اسی لئے یہ ڈاکٹر راسٹن ان کا نام لے رہا تھا۔ جب وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا۔ ڈاکٹر راسٹن کلب سے نکل کر سیدھا اپنی رہائش گاہ پر گیا تو میں اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ وہ وہاں اکیلا رہتا تھا۔ میرے پوچھنے پر سرے سے ہر بات سے مکر گیا تو مجھے احساس ہوا کہ جو کچھ میں سمجھا ہوں معاملات اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں اس لئے میں نے ڈاکٹر راسٹن کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکالا اور اسے اپنے ایک خاص اڈے پر لے گیا۔ وہاں میں نے اس سے سختی سے پوچھ گچھ کی اور چند مخصوص حربے استعمال کرنے کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ وہ وی آئی پی کے لئے کام کرتا ہے۔ وی آئی پی تنظیم کے کاسٹریا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر باکرون کلب میں ہے۔ باکرون کلب کا ایک چھوٹا سا ہال اس تنظیم نے خفیہ طور پر اپنے لئے مستقل طور پر بک کرایا ہوا ہے۔ جب بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے یہ وہاں میٹنگ کر لیتے ہیں لیکن اس کا سیٹ اپ ایسا ہے کہ سب ایک دوسرے کے سامنے میک اپ میں آتے ہیں۔ چیف بھی میک اپ میں ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی دوسرے کو ذاتی حوالے سے نہیں جانتا۔ انہیں ان کے نمبروں سے پکارا جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے ایمرجنسی طور پر باکرون کلب میں کال کیا گیا اور پھر اسے بتایا گیا کہ اس نے ایک ایکریمین نیوی کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کارمن دارالحکومت پہنچنا ہے۔ اس کے ساتھ دو معاون اور ایک پائلٹ ہو گا۔ وہاں سے انہوں نے ایک بے ہوش آدمی کو اس ہیلی کاپٹر پر سوار کر کے کاسٹریا کی بندرگاہ بربن پر ایک مخصوص اڈے پر پہنچانا ہے۔ اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ کارمن سے بربن پہنچنے تک اس آدمی کو ہوش نہیں آنا چاہئے۔ چنانچہ وہ وقت مقررہ پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچا۔ راستے میں اسے معلوم ہوا کہ یہ بے ہوش آدمی کوئی بہت بڑا سائنس دان ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اسے پاکیشیا سے اغوا کر کے کارمن لے جایا جا رہا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ چنانچہ ہیلی کاپٹر پر یہ وہاں پہنچے' اس علی عمران کو وصول کیا اور پھر ایکریمین نیوی کے ہیلی کاپٹر پر اسے بربن پہنچا کر وہ واپس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ باکرون کلب میں اس کا دوسرا ساتھی جس سے وہ باتیں کر رہا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی گیا تھا اس لئے وہ اس بارے میں آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ پوچھ گچھ پر وہ بربن میں اس جگہ کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا جہاں ہیلی کاپٹر پر عمران صاحب کو لے جایا گیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ جان بوجھ کر چھپا رہا ہے اس لئے میں نے سختی کی اور وہ اس سختی کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔ بہرحال میں نے چیف کو یہ اطلاع کر دی اور خود جا کر بربن میں

چیکنگ کی لیکن وہاں سے کچھ معلوم نہ ہو سکا جس پر چیف نے بتایا کہ وہ آپ صاحبان کو یہاں بھجوا رہے ہیں اور میں آپ کو رسیو کروں اور یہاں آپ کے لئے رہائش گاہ اور ضروری انتظامات کروں"۔ راسٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بربن سے اپنے کام کا آغاز کرنا ہو گا"---- جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں آپ کو صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ بربن میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام کنگ ہوٹل ہے۔ مجھے اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کنگ ہوٹل کے مالک انتھونی کا تعلق بھی وی آئی پی سے ہے لیکن وہ مجھے مل نہیں سکا ورنہ میں اس سے خود ہی پوچھ گچھ کر لیتا۔ وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"۔ راسٹن نے کہا۔

"اوکے مسٹر راسٹن۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ضرورت ہوئی تو آپ کو کال کر لیا جائے گا"---- جولیا نے کہا تو راسٹن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے میں آپ کو چھوڑ آؤں"---- صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ راسٹن کو لے کر باہر چلا گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"---- تنویر نے کہا۔

"عمران کو ظاہر ہے بربن میں تو نہ رکھا گیا ہو گا اس لئے ہمیں یہ کھوج لگانا ہے کہ عمران کو بربن سے آگے کہاں لے جایا گیا

ہے"---- جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بربن لے جانے کا مطلب ہے کہ عمران صاحب کو کسی جزیرے پر رکھا گیا ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا یہ اندازہ تم نے بندرگاہ کی وجہ سے لگایا ہے"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"بندرگاہ کے ساتھ ساتھ ایکریمین نیوی کے ہیلی کاپٹر کا حوالہ بھی اس طرف اشارہ کر رہا ہے"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے صفدر بھی واپس آ گیا۔

"پھر اب ہمیں کام کہاں سے شروع کرنا چاہئے"---- جولیا نے کہا۔

"اسی کنگ ہوٹل چلتے ہیں۔ وہاں سے ہی اس کا کلیو ملے گا۔ یہاں بیٹھے رہنے سے تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا"---- تنویر نے کہا۔

"لیکن یہ انتھونی تو وہاں موجود ہی نہیں ہے"---- جولیا نے کہا۔

"نہ ہو۔ اس کا مینجر۔ ہیڈ ویٹر کوئی نہ کوئی تو جانتا ہی ہو گا"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کاسٹریا میں ایکریمین نیوی کے ہیڈ کوارٹر سے معلوم کرنا چاہئے کہ ان کا کوئی ہیلی کاپٹر کارمن گیا تھا اگر اس ہیلی کاپٹر کا پتہ چل جائے تو زیادہ بہتر کلیو مل سکے گا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تنویر بھی درست کہہ رہا ہے اور کیپٹن شکیل بھی۔ ہمیں صرف

ایک طرف کام نہیں کرنا چاہئے اس لئے تنویر اور میں کنگ ہوٹل جائیں گے جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر ایکریمین نیوی ہیڈکوارٹر سے معلومات حاصل کریں گے۔ چلیں اٹھیں"---- جولیا نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور جولیا ایک کار میں سوار تیزی سے بربن بندرگاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ چونکہ وہ پہلے کئی بار کاسٹریا آ چکے تھے اس لئے یہ علاقہ ان کے لئے نیا نہ تھا۔ اس کے باوجود جولیا نے نقشہ کھول کر اپنے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ اس پر دیئے گئے مختلف جزیروں کے محل وقوع پر غور کر رہی تھی۔

"اس طرح نقشے سے وہ جزیرہ معلوم نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں پہلے اس وی آئی پی کے کسی خاص آدمی کو ٹریس کرنا پڑے گا پھر اس سے معلوم ہو سکے گا کہ ان لوگوں کی تحویل میں کون کون سے جزیرے ہیں"---- تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نقشے کو بند کر کے کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ بربن کے علاقے میں داخل ہو گئے۔ کنگ ہوٹل یہاں کا مشہور ہوٹل تھا۔ اس لئے انہیں زیادہ پوچھ گچھ نہ کرنی پڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک دو منزلہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہے تھے۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کا

ہال کافی بڑا بھی تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ آدھے سے زیادہ ہال بھرا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی ویٹر سے ابتدائی معلومات حاصل کرنی چاہئے"---- جولیا نے کہا اور ایک طرف خالی میز کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا ضرورت ہے لمبے چکروں میں پڑنے کی۔ جا کر اس کے مینجر کی گردن دباتے ہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا"---- تنویر نے کہا۔

"عمران جیسے آدمی کو جس انداز میں اغوا کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتہائی منظم اور باوسائل تنظیم ہے اس لئے اس کے خلاف ہمیں سوچ سمجھ کر کارروائی کرنا پڑے گی"---- جولیا نے میز کے قریب پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا"---- تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ ان کے بیٹھتے ہی ویٹر ان کے قریب آ گیا۔

"ہاٹ کافی"---- جولیا نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے ہاٹ کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل کے مالک انتھونی صاحب واپس آ گئے ہیں کیا"---- جولیا نے اچانک پوچھا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں سے میڈم"---- ویٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"---- جولیا نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر اس نے

خاموشی سے ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔ ویٹر نے جھپٹ کر نوٹ لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"جب وہ انڈر گراؤنڈ ہوں تو یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ میڈم"۔۔۔۔ ویٹر نے آہستہ سے کہا۔

"اگر تم ہمیں ان سے ملوا دو تو ایسے دو نوٹ اور مل سکتے ہیں۔ لیکن خیال رکھنا ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ تمہاری لاش بھی کسی کو نظر نہ آئے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نوٹ نکالیں۔ میں ابھی آ کر بتاتا ہوں"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا تو جولیا کے اشارے پر تنویر نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر ویٹر کی مٹھی میں دے دیئے۔ کوٹھی سے نکلنے سے پہلے انہوں نے وہاں موجود مقامی کرنسی کافی تعداد میں اپنی جیبوں میں رکھ لی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہاں جو کام دولت دکھا سکتی ہے وہ کوئی اور چیز نہیں دکھاتی۔ ویٹر نے نوٹ جیب میں ڈالے اور خاموشی سے واپس چلا گیا اور ان دونوں نے کافی پینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا اور اس نے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کارڈ ان کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر پتہ لکھا ہوا ہے۔ انتھونی وہیں ہے لیکن وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے آپ لوگ محتاط رہیں"۔۔۔۔ ویٹر نے آہستہ سے کہا اور برتن اٹھا کر واپس چلا گیا۔ جولیا نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی۔ اس پر راجر کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کا پتہ بال پوائنٹ سے درج تھا۔ چند لمحوں بعد ویٹر بل لئے واپس آ گیا۔

"یہ اس کا خاص اڈہ ہے میڈم۔ وہ ڈاکٹر جیکب کے نام سے وہاں رہتا ہے"۔۔۔۔ ویٹر نے وہ پلیٹ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس میں بل تھا۔ تنویر نے ایک نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے راجر کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"جس آسانی سے اس ویٹر نے ہمیں پتہ بتایا ہے اس سے مجھے شک پڑ رہا ہے کہ ہمیں ٹریپ کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن یہاں مغرب میں دولت کی خاطر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بہرحال چیک کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کالونی میں داخل ہو چکے تھے جس کا پتہ کارڈ پر لکھا ہوا تھا۔

"کوٹھی کے اندر کیسے جانا ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آپ یہ سارے کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں سب انتظامات کر لوں گا"۔۔۔۔ تنویر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر نے وہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کے باہر ڈاکٹر جیکب کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ تنویر نے کار گیٹ کے سامنے جا کر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے تنویر اور جولیا کو دیکھ رہا تھا۔

”ڈاکٹر صاحب سے کہو کہ مادام جولیانا سوئٹزر لینڈ سے ان سے ملنے آئی ہے“ ——— تنویر نے کہا۔

”سوئٹزر لینڈ سے۔ اوہ ٹھیک ہے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ اندر آ جائیں“ ——— نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ شاید وہ سوئٹزر لینڈ کا نام سن کر اور جولیا کو دیکھ کر مرعوب ہو گیا تھا۔ ویسے تنویر خود ایکریمین میک اپ میں تھا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور تنویر جو اس دوران کار میں بیٹھ چکا تھا' نے کار آگے بڑھا دی۔ لان کراس کر کے اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ پورچ کے ساتھ برآمدے کی سیڑھیوں پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے کار روکی اور پھر دونوں نیچے اتر آئے۔

اسی لمحے وہ نوجوان پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔

”آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھئے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں“ ——— نوجوان نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر برآمدے کی سائیڈ میں واقع ایک خاصے وسیع کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کو واقعی انتہائی قیمتی اور شاندار فرنیچر سے سجایا گیا تھا برآمدے میں موجود مسلح افراد خاموش کھڑے رہے تھے۔ نوجوان تنویر اور جولیا کو ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن اس کی بڑی بڑی مونچھوں نے اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ چھپا لیا تھا۔

”میرا نام ڈاکٹر جیکب ہے“ ——— آنے والے نے کہا۔

”مادام جولیانا فرام سوئٹزر لینڈ۔ اور میرا نام مائیکل ہے۔ میں مادام کا سیکرٹری ہوں“ ——— تنویر نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”میرا تعلق سوئٹزر لینڈ کی نیشنل یونیورسٹی سے ہے ڈاکٹر جیکب۔ میں وہاں شعبہ کرمنالوجی سے متعلق ہوں“ ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کرمنالوجی۔ مگر میرا کسی کرمنالوجی سے کیا تعلق۔ اور پھر آپ سے میرا پہلے تو تعارف بھی نہیں ہے“ ——— ڈاکٹر جیکب نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ تنویر اور جولیا نے البتہ اس دوران یہ چیک کر لیا تھا کہ ڈاکٹر جیکب میک اپ میں نہیں ہے۔

”تعلق ہے تو ہم اتنی دور سے آپ کے پاس آئے ہیں“۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا بہرحال آپ مہمان ہیں تشریف رکھیں“ ——— ڈاکٹر جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ شاید ان کی آمد اور تعارف سے ذہنی طور پر الجھ گیا تھا اور تنویر اور جولیا سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے۔

”فرمایئے۔ آپ نے کیوں تکلیف کی ہے“ ——— ڈاکٹر جیکب نے خشک لہجے میں کہا۔

”آپ کا تعلق وی آئی پی سے ہے اور ہمارا بھی“ ——— جولیا نے کہا تو ڈاکٹر جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن اس نے جلد ہی اپنے

آپ پر قابو پا لیا۔

"وی آئی پی۔ یہ کیا ہے۔ آپ کون ہیں"——— ڈاکٹر جیکب نے سخت لہجے میں کہا اور جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ ڈاکٹر جیکب۔ ہم صرف چند باتیں کرنے آئے ہیں"——— جولیا نے کہا تو اسی لمحے تنویر کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چپٹی نال کا چھوٹا سا پسٹل تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر جیکب سنبھلتا تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور چپٹی نال سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر ڈاکٹر جیکب کے جسم سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے ڈاکٹر جیکب اس طرح صوفے پر گرا جیسے ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری نیچے گرتی ہے۔ صوفے پر گر کر وہ پلٹ کر نیچے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ تنویر تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔

"غیر ضروری قتل و غارت کی ضرورت نہیں ہے"——— جولیا نے کہا اور تنویر نے مڑے بغیر صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بوتل اور رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"کوٹھی میں چار افراد تھے۔ چاروں کو بے ہوش کر دیا ہے"۔۔ تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر نے پانی کی بوتل اور رسی کا بنڈل ایک طرف میز پر رکھا اور پھر اس نے جھک کر ڈاکٹر جیکب

کو فرش سے اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈالا اور میز سے رسی کا بنڈل اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اس رسی کی مدد سے اس نے ڈاکٹر جیکب کو کرسی سے باندھ دیا۔ جولیا اس دوران صوفے پر اطمینان سے بیٹھی رہی تھی۔ ڈاکٹر جیکب کو باندھنے کے بعد اس نے جیب سے ایک نیلے رنگ کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ ڈاکٹر جیکب کی ناک سے لگا دیا۔

"کیا تم یہ سب انتظامات کر کے وہاں سے چلے تھے۔ مجھے تو تم نے بتایا ہی نہیں تھا"——— جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ سب انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ میری عادت ہے کہ مشن پر نکلنے سے پہلے میں مکمل تیاری کر لیتا ہوں"——— تنویر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی جیب میں ڈال لی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار کا باریک سا خنجر نکال لیا۔

"اب دیکھنا اس ڈاکٹر جیکب کا حشر۔ اگر اس نے درست جواب نہ دیئے تو اسے ایسے عبرتناک عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ اس کی روح بھی صدیوں تک چیختی رہے گی"——— تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ تنویر ڈاکٹر جیکب کو شاک پہنچا کر اسے سب کچھ بتا دینے پر آمادہ کرے گا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر جیکب کی کراہ سنائی دی اور تنویر تیزی سے مڑا اور

دوسرے لمحے کمرہ ڈاکٹر جیکب کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے دائیں کان کی لو آدھی سے زیادہ کٹ کر نیچے جا گری تھی اور ڈاکٹر جیکب نے چیختے ہوئے ادھر ادھر سر مارنا شروع کر دیا۔

"ارے ابھی سے چیخ رہے ہو۔ ابھی تو میں نے صرف نمونہ دکھایا ہے"——— تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ مائیکل۔ خواہ مخواہ کے تشدد کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر جیکب خود ہی سب کچھ بتا دے گا"——— جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے آ گیا۔

"یہ۔ یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیا کر رہے ہو تم"——— ڈاکٹر جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے ساتھی کو تو دیکھ لیا ہو گا اسے تشدد کرنے میں لطف آتا ہے۔ اگر تم اپنے جسم کے حصے بخرے نہیں کرانا چاہتے تو سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ نہ صرف تمہاری زندگی بچ جائے گی بلکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ ہم تم سے ملے ہیں اور تم نے سب کچھ بتایا ہے"——— جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"——— ڈاکٹر جیکب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اصل نام انتھونی ہے اور تم کنگ ہوٹل کے مالک ہو۔ کیا میں درست کہہ رہی ہوں"——— جولیا نے کہا۔

"تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے"——— ڈاکٹر جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم انتھونی سے ڈاکٹر جیکب کیوں بنے ہوئے ہو"——— جولیا نے کہا۔

"ہمارا دھندہ بیحد وسیع ہے۔ جب بھی کوئی خاص سپلائی جاتی ہے تو پھر انتھونی انڈر گراؤنڈ چلا جاتا ہے تاکہ اس پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکے۔ اب بھی منشیات کی ایک بہت بڑی کھیپ کی سپلائی ہو رہی ہے اس لئے میں انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہوں"——— ڈاکٹر جیکب نے کہا۔

"وی آئی پی سے تمہارا کیا تعلق ہے"——— جولیا نے پوچھا۔

"میرا تو کوئی تعلق نہیں ہے"——— انتھونی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مائیکل۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"——— جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ انتھونی یا ڈاکٹر جیکب کوئی بات کرتا تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ انتھونی کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے انتہائی بیدردی سے باریک خنجر انتھونی کی دائیں آنکھ میں اتار دیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کھینچا تو انتھونی کی ایک آنکھ کٹ چکی تھی۔ انتھونی مسلسل چیخ رہا تھا اور وہ اپنا سر دائیں بائیں اس انداز میں مار رہا تھا جیسے اسے کوئی دورہ سا پڑ گیا ہو اور پھر اس کی چیخیں مدھم ہوتی چلی گئیں اور اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے پانی پلاؤ"——— جولیا نے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر بڑے اطمینان سے انتھونی کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ شراب کی بوتل دیکھ کر جولیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے تنویر نے پانی کی بجائے شراب لا کر درست اقدام کیا ہو۔ پھر تنویر نے ایک ہاتھ سے انتھونی کا جبڑا بھینچا اور شراب کی بوتل کا دہانہ اس کے منہ میں گھسیڑ دیا۔ بوتل کا ڈھکن وہ پہلے ہی ہٹا چکا تھا۔ شراب کے چند ہی گھونٹ جیسے ہی انتھونی کے حلق سے نیچے اترے اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ تنویر نے بوتل ہٹا لی۔ چند لمحوں بعد انتھونی چیخ مار کر ہوش میں آگیا اور اس نے ایک بار پھر درد کی شدت سے دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا۔ تنویر نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل ایک بار پھر اس کے منہ سے لگا دی۔ اس بار انتھونی نے اس طرح شراب پینا شروع کر دی جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھی بوتل خالی ہو گئی تو تنویر نے بوتل ہٹا لی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر خنجر اٹھا لیا۔ انتھونی کی بچ جانے والی آنکھ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"اب تمہیں یاد آگیا کہ تمہارا وی آئی پی سے کیا تعلق کیا یا دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر کیا جائے"——— جولیا نے سرد لہجے میں

کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم ظالم لوگ ہو۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو"——— انتھونی نے کراہتے ہوئے کہا۔

"وی آئی پی نے پاکیشیا سے ایک آدمی کو اغوا کیا ہے اور اسے مریض بنا کر بے ہوشی کے عالم میں پاکیشیا سے کارمن لایا گیا۔ پھر یہاں سے کاسٹریا سے ایکریمین نیوی ہیلی کاپٹر کارمن بھیجا گیا جو اسے وہاں سے لے آیا اور اسے پھر بربن لایا گیا۔ اب تم نے بتانا ہے کہ اس آدمی کو کہاں بھجوایا گیا ہے"——— جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تمہارا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے"——— انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وہ ہمارا شکار تھا جو وی آئی پی نے حاصل کر لیا۔ ہم نے اسے واپس حاصل کرنا ہے"——— جولیا نے کہا۔

"لیکن وہ۔ وہ تو مر چکا ہے"——— انتھونی نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ بالکل اس طرح بگڑ گیا تھا جیسے تکلیف کی شدت سے انتھونی کا بگڑا تھا۔ تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو تم"——— جولیا نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ تو ہلاک ہو چکا ہے"——— انتھونی نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ وہ اتنی آسانی سے مرنے والا آدمی نہیں ہے۔ جلدی بتاؤ"---- تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور تنویر کے فقرے سے جولیا کا بگڑا ہوا چہرے قدرے نارمل سا ہو گیا۔

"یہاں سے اسے نانجی جزیرے پر شفٹ کر دیا گیا تھا۔ پرائمر اس سے ایک سائنسی الجھن حل کرانا چاہتا تھا۔ پھر پرائمر نے ڈیمی کو آبدوز کے ذریعے وہاں بھیجا۔ ڈیمی نے اس آدمی جس کا نام علی عمران تھا' سے سائنسی الجھن دور کرائی اور پھر اس جزیرے پر موجود عمارت جس میں علی عمران موجود تھا میزائلوں سے تباہ کر دی اور ڈیمی واپس آ گئی"---- انتھونی نے کہا۔

"کیا وہ اس وقت عمارت میں تھا"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ وہیں تھا۔ اس کے جسم کے پرزے اڑ گئے ہوں گے"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا اس کی موت کو کنفرم کیا گیا تھا"---- تنویر نے پوچھا۔

"اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ ویسے بھی اگر وہ زندہ بچ بھی گیا ہو گا تو اب تک بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر چکا ہو گا کیونکہ اس جزیرے پر نہ پانی ہے اور کوئی غذا"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ پرائمر کون ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"وی آئی پی کا چیف ہے۔ ایکریمیا میں رہتا ہے۔ اس آپریشن کے لئے خصوصی طور پر وہ کاسٹریا آیا تھا"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے اور ایکریمیا میں کہاں رہتا ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے بھی اس کی صرف آواز سنی ہے۔ البتہ ڈیمی اس سے ملتی ہے وہ جانتی ہو گی"---- انتھونی نے کہا۔

"ڈیمی کون ہے اور کہاں رہتی ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"وہ وی آئی پی کی سپیشل ایجنٹ ہے۔ دارالحکومت کی کسی لیبارٹری میں سیکورٹی آفیسر ہے۔ ویسے وہ خود بھی سائنس دان ہے۔ میٹرو پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں رہتی ہے"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ نانجی جزیرہ کہاں ہے"---- تنویر نے پوچھا۔

"بربن سے سو بحری میل دور واقع ہے"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"مائیکل۔ کار سے نقشہ لے آؤ اور اس سے جزیرہ مارک کراؤ"۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نقشہ موجود تھا۔ تنویر نے نقشہ کھول کر انتھونی کے سامنے کر دیا اور پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر بربن کی طرف موجود جزیروں کو مارک کرنا شروع کر دیا۔

"ہاں۔ یہ نانجی جزیرہ ہے"---- تنویر نے جیسے ہی ایک جزیرے پر بال پوائنٹ رکھا۔ انتھونی بول پڑا اور تنویر نے اس جزیرے کے گرد دائرہ لگا دیا۔

"اس جزیرے پر رابطہ کرنے کی کیا صورت ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"کوئی رابطہ نہیں ہے۔ یہ جزیرہ ویران ہے۔ پہلے وی آئی پی بحری سمگلنگ میں ملوث تھی تو اس نے ان جزیروں میں ہولڈ کیا ہوا تھا اور وہاں مختلف قسم کی عمارتیں بنائی تھیں۔ کسی جزیرے پر سٹور تھے اور کسی پر صرف آرام کرنے کے لئے عمارتیں بنائی گئی تھیں۔ پھر وی آئی پی نے سمگلنگ وغیرہ ختم کر دی تو یہ جزیرے بھی بیکار ہو گئے۔ باقی جزیرے دوسری تنظیموں کو فروخت کر دیئے گئے البتہ یہ ناجی جزیرہ وی آئی پی کے پاس رہ گیا تھا۔ وہاں ایک چھوٹی سی عمارت تھی جسے اب میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے"---- انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہاری یہ بات کیسے کنفرم کی جا سکتی ہے کہ عمران کو اس جزیرے پر لے جایا گیا تھا"---- جولیا نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"جو ہیلی کاپٹر استعمال کیا گیا تھا کیا وہ واقعی ایکریمین نیوی کا ہی تھا"---- جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ نجانے پرائمر نے کہاں سے منگوایا تھا۔ اس پر رنگ وغیرہ ایکریمین نیوی کا کیا گیا تھا"---- انتھونی نے جواب دیا۔

"اس کا پائلٹ نیوی کا تھا"---- جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا پائلٹ بلاشر تھا۔ بلاشر فلائنگ کلب کا مالک"۔

انتھونی نے جواب دیا۔

"بلاشر کا فون نمبر بتاؤ تاکہ اس سے تمہاری بات کو کنفرم کیا جا سکے۔ اگر تمہاری بات کنفرم ہو گئی تو تم زندہ رہو گے ورنہ تم دیکھ رہے ہو کہ تمہارا حشر کیا ہو گا"---- جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو انتھونی نے ایک نمبر بتا دیا۔ جولیا کے اشارے پر تنویر نے ایک طرف رکھا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے لے جا کر اس نے انتھونی کے صوفے کے بازو پر رکھا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے۔ وہ پریس کر دو"---- جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انتھونی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو تنویر نے رسیور انتھونی کے کان سے لگا دیا۔

"بلاشر فلائنگ کلب"---- رسیور اٹھائے جانے کی آواز اور پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔ کنگ ہوٹل سے۔ بلاشر سے بات کراؤ"---- انتھونی نے کہا۔

"باس بلاشر صبح آفس آئے تھے اس کے بعد دو ایکریمین نیگرو ان سے ملنے آئے اور پھر وہ ان کے ساتھ چلے گئے۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"---- انتھونی نے کہا تو تنویر نے رسیور رکھ دیا۔

”ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے جزیرے پر پہنچنا چاہئے۔ جولیا“—— تنویر نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو“—— جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر نے خنجر واپس جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ انتھونی احتجاج کرتا تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور انتھونی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا لیکن دل میں اتر جانے والی گولیوں نے اسے مزید مہلت نہ دی اور وہ چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔

”اس کی رسیاں کھول دو تاکہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے“—— جولیا نے کہا۔

”معلوم ہوتا رہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے“—— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو۔ میں نہیں چاہتی کہ وی آئی پی کے ایجنٹ ہمارے پیچھے چل پڑیں“—— جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر جیب سے وہی خنجر نکالا اور انتھونی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ کر اس نے اکٹھی کر کے ایک طرف پھینک دیں۔

”اس کے آدمیوں کا بھی خاتمہ کر دو“—— جولیا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی سے نکل کر باہر سڑک پر دوڑتی ہوئی واپس

دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”میرا خیال ہے اس ڈیمی سے انتھونی کی بتائی ہوئی بات کو کنفرم کر لیا جائے“—— جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دارالحکومت پہنچ کر انہوں نے نقشے میں میٹرو پلازہ کو مارک کیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار میٹرو پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ کر رک گئی۔

”ڈیمی اپنے فلیٹ میں موجود ہو گی“—— جولیا نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

”آج سرکاری تعطیل ہے۔ اس لئے لازماً وہ فلیٹ میں ہی ہو گی“—— تنویر نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ نمبر ایک سو ایک کے بند دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازے پر ڈیمی اسکاٹ کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے“—— سائیڈ دیوار پر لگے ہوئے ڈور فون پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جولیا اور مائیکل۔ ہمیں کنگ ہوٹل کے مالک انتھونی نے بھیجا ہے“—— جولیا نے جواب دیا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی۔ اس کی نظروں میں حیرت تھی۔

”کیا آپ ہمیں اندر آنے کے لئے نہیں کہیں گی۔ مس ڈیمی اسکاٹ“—— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے"---- ڈیمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر اندر داخل ہو گئے اور اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ لگژری فلیٹ تھا اس لئے ساؤنڈ پروف بنایا گیا تھا تاکہ فلیٹ میں رہنے والے باہر کے شور و غل سے بچ سکیں۔ ڈیمی نے دروازہ بند کیا اور انہیں ڈرائنگ روم میں لے آئی۔

"تشریف رکھیں اور بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ ڈیمی نے کہا۔

"پینا پلانا بعد میں ہوتا رہے گا۔ انتھونی نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نانجی جزیرے پر جا کر پاکیشیا سے آنے والے سائنس دان علی عمران سے ملی تھیں کیا یہ بات درست ہے"---- جولیا نے خشک لہجے میں کہا تو ڈیمی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔

"تم۔ تم کون ہو اور انتھونی نے تمہیں یہ بات کیوں بتائی ہے"۔ ڈیمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو۔ ڈیمی"---- جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کسی نانجی جزیرے اور عمران کو نہیں جانتی"۔ ڈیمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہی ہوں ڈیمی کہ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ تمہارا یہ

خوبصورت چہرہ ابھی اس طرح بگاڑ دیا جائے گا کہ کوئی مرد تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گا اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے پاس اس بات کے حتمی ثبوت ہیں۔ ہم تو صرف تم سے کنفرم کرانا چاہتے ہیں۔ اگر تم سچ بول دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ ورنہ"---- جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اچھل کر اس نے ڈیمی کی کنپٹی پر مشین پسٹل کی نال لگا دی۔ ڈیمی کا چہرے یکلخت زرد پڑ گیا۔

"سچ سچ سب کچھ بتا دو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں گئی تھی"---- ڈیمی نے یکلخت تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے تنویر کو ہٹ جانے کا اشارہ کیا اور تنویر ہٹ کر تیزی سے مڑا اور پھر ڈیمی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"دیکھو ڈیمی۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ تم اس جوانی کے عالم میں ہی قبر میں اتر جاؤ اس لئے پوری تفصیل بتاؤ کہ تم وہاں کیا کرنے گئی تھی اور عمران نے کیا کیا اور تم نے کیا کیا اور اب عمران کہاں ہے"---- جولیا نے کہا۔

"مجھے میرے چیف نے وہاں بھیجا تھا"---- ڈیمی نے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اب عمران کہاں ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے جو کام کہا گیا تھا وہ میں نے کر دیا

تھا"---- ڈیمی نے جواب دیا۔

"تمہارے چیف پرائمر کا کیا حلیہ ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کہا گیا تھا کہ میں وہ بریف کیس اس آبدوز میں چھوڑ دوں اور میں نے چھوڑ دیا اور پھر برسن سے ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں آ گئی"---- ڈیمی نے جواب دیا۔

"پرائمر سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"وہ خود فون کرتا ہے اور بس"---- ڈیمی نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ یہ اور کچھ نہیں بتا سکتی اس لئے اب چلیں"---- جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیمی کچھ سمجھتی تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکے کے ساتھ ہی ڈیمی کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی اور پھر چند لمحوں بعد ساکت ہو گئی۔ تنویر اور جولیا دنوں تیز تیز قدم اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اب بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ عمران کو نانجی جزیرے پر لے جایا گیا تھا۔ گو انتھونی نے یہی بتایا تھا کہ عمران کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن نجانے کیوں انہیں اس بات پر یقین نہ آیا تھا۔

ٹیکسی بلاشر فلائنگ کلب کے گیٹ پر جا کر رکی تو جوزف اور جوانا دونوں ٹیکسی سے نیچے اترے اور جوانا نے میٹر پر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور جب ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی کو لے کر آگے بڑھ گیا تو وہ دونوں فلائنگ کلب کے کھلے ہوئے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ فلائنگ کلب کاسٹریا دارالحکومت سے شمال مغرب کی طرف شہر سے باہر قائم کیا گیا تھا اور خاصے وسیع ایریے میں بنایا گیا تھا۔ اندر فلائنگ کلب کی عمارت تو چھوٹی سی تھی لیکن اس کا رقبہ بیحد وسیع تھا۔ شاید عقبی طرف باقاعدہ رن وے بنایا گیا تھا۔ گیٹ کے ساتھ ہی آفس تھا اور جوزف اور جوانا آفس کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آفس میں ایک خوبصورت سی مقامی لڑکی موجود تھی۔

"ہمیں بلاشر سے ملنا ہے"---- جوانا نے لڑکی کے قریب جا کر کہا۔

"کیا آپ نے ان سے وقت لیا ہوا ہے"---- لڑکی نے حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن ہم نے اس سے فوری ملنا ہے۔ اس میں اس کا ہی فائدہ ہے"---- جوانا نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا"---- لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور جوزف۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں"---- جوانا نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سرہلا دیا اور انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"روزی بول رہی ہوں باس۔ ایکریمیا سے دو صاحبان آئے ہیں مسٹر جوانا اور مسٹر جوزف۔ وہ آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے"---- لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سامنے دروازہ ہے تشریف لے جائیے"---- لڑکی نے سامنے دیوار میں موجود دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوانا اور جوزف سرہلاتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جوانا نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ فرنیچر بیحد قیمتی اور جدید تھا۔ دیواروں پر ہر طرف مختلف ہیلی کاپٹروں اور جہازوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ

آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ارے۔ یہ تم۔ تم جوانا۔ اوہ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ تم ہو سکتے ہو"---- اس آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر تیزی سے جوانا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ تم ہو لکی بوائے۔ اوہ۔ ویری سٹرینج"---- جوانا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بلاشر بے اختیار دیو قامت جوانا کے گلے سے چمٹ گیا۔ جوانا نے بھی اسے دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے طویل عرصے بعد کسی انتہائی گہرے سے دوست مل رہا ہو۔

"اوہ جوانا۔ گریٹ جوانا۔ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اوہ۔ اوہ"۔ بلاشر نے علیحدہ ہوتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں جوانا کے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف پر پڑی تھیں۔

"آئی ایم سوری جناب۔ میرا نام بلاشر ہے۔ جوانا دی گریٹ سے طویل عرصے بعد ہونے والی ملاقات نے مجھے جذباتی کر دیا تھا اور میں آپ سے مل نہ سکا"---- بلاشر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ جوزف دی گریٹ ہیں۔ پرنس آف افریقہ اور میرا ساتھی۔ اور جوزف یہ بلاشر ہے میرا انتہائی گہرا دوست۔ بس یوں سمجھو کہ ہم

نوالہ و ہم پیالہ ہے"---- جوانا نے ان دونوں کا آپس میں تعارف کراتے ہوئے کہا اور جوزف نے مسکراتے ہوئے بڑے گرمجوشانہ انداز میں بلاشر سے مصافحہ کیا۔

"بیٹھو بیٹھو۔ میں تمہاری خاص شراب منگواتا ہوں۔ مجھے یاد ہے وہ شراب جسے پی کر تم بیحد خوش ہوتے تھے"---- بلاشر نے کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے اب وہ وقت نہیں رہا۔ اب تو میں نے شراب پینا چھوڑ دی ہے"---- جوانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلاشر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر کانوں سے جا لگیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے دونوں کانوں میں اس طرح انگلیاں گھمانا شروع کر دیں جیسے اس کا خیال ہو کہ اس کے کان بند ہو گئے ہیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ میرے کانوں کو کیا ہو گیا ہے"---- بلاشر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے کانوں نے درست سنا ہے۔ میں نے واقعی شراب پینا چھوڑ دی ہے اور میں تو میں۔ جوزف نے بھی شراب پینا چھوڑ دی ہے حالانکہ جس قدر مقدار میں روزانہ جوزف شراب پیتا تھا' میں تو اس کا عشر عشیر بھی نہ پیتا تھا"---- جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر اس کے باوجود تم زندہ ہو۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم شراب کے بغیر زندہ رہ سکتے ہو"---- بلاشر نے آنکھیں

پھاڑتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اور جوزف بھی پہلے یہی سمجھتے تھے لیکن اب دیکھو کہ ہم نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اس کی غلامی سے بھی آزاد ہیں"---- جوانا نے جواب دیا۔

"غلامی۔ کیا مطلب"---- بلاشر نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی اس طرح پہلے ہماری سمجھ میں نہ آتی تھی لیکن اب جبکہ ہم نے شراب پینا چھوڑ دی ہے تو ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم دراصل شراب کے غلام تھے اور اب اس غلامی سے آزاد ہوئے ہیں۔ ہر وہ آدمی جو کسی بھی قسم کا نشہ کرتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ اگر میں نے نشہ چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گا یا اگر مروں گا نہیں تو پھر کسی کام نہ رہوں گا۔ مجھ سے کوئی کام نہ ہو سکے گا لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ محض ذہنی غلامی ہے اور کچھ بھی نہیں"---- جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو' بہرحال شراب چھوڑنے کے بعد تم فلاسفر ضرور ہو گئے ہو ورنہ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ جب سوچ اور عقل نام کی کوئی چیز تمہارے قریب سے ہی نہ گزرتی تھی"۔ بلاشر نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ دراصل میرے ماسٹر کی وجہ سے ہوا ہے۔ ماسٹر نے نہ صرف مجھ سے شراب چھڑوا دی ہے بلکہ اس نے مجھے عقل و شعور کے

استعمال کا طریقہ بھی بتا دیا ہے"---- جوانا نے کہا۔

"ماسٹر۔ تمہارا مطلب کسی جوگی وغیرہ سے ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ماسٹر جوگی نہیں ہے۔ بس سیدھا سادھا سا انسان ہے اور بس"---- جوانا نے کہا۔

"پھر تو مجھے بھی اس انسان سے ملواؤ جوانا۔ جس نے تم جیسے خوفناک قاتل کو انسان بنا دیا ہے۔ وہ یقیناً دنیا کا عظیم ترین انسان ہو گا"---- بلاشر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر کی وجہ سے تو تم سے ملاقات ہوئی ہے اور شکر کرو کہ تم میرے دوست ثابت ہوئے ہو ورنہ اب تک تمہارے جسم کی آدھی سے زیادہ ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں"---- جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"---- بلاشر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم ایکریمین نیوی ہیلی کاپٹر پر جس آدمی کو کارمن سے لے کر آئے تھے وہی میرا ماسٹر ہے۔ علی عمران۔ اور ہم اسی سلسلے میں تمہارے پاس آئے ہیں کہ تم ہمیں بتاؤ گے کہ تم نے ماسٹر کو کہاں پہنچایا ہے"---- جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تمہیں یہ کس نے بتایا ہے سب کچھ"---- بلاشر کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اسے اس بارے بھی اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم میرے دوست ہو بلاشر اس لئے تم سے اس انداز میں بات ہو رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم وی آئی پی نام کی کسی تنظیم کے لئے کام کرتے ہو اور وی آئی پی نے ماسٹر کو جس کا نام علی عمران ہے پاکیشیا سے اغوا کرایا اور مریض کے روپ میں بے ہوش کر کے کارمن ٹاسی بلڈنگ میں لایا گیا اور تم ڈاکٹروں کے ساتھ ایکریمین نیوی کے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے روپ میں وہاں پہنچے اور تم نے ماسٹر کو وہاں سے پک کیا اور لے آئے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے ماسٹر کو کہاں چھوڑا ہے"---- جوانا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلاشر کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی فیصلے پر نہ پہنچ پا رہا ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ تم یہی سوچ رہے ہو کہ تم اپنی تنظیم وی آئی پی سے غداری کرو یا نہیں۔ لیکن یہ بات تمہیں بتا دوں بلاشر کہ میں تم سے نزدیک ہوں جبکہ تنظیم تم سے دور ہے اور ماسٹر کے لئے میں وہی پرانا جوانا ثابت ہو سکتا ہوں"---- جوانا نے کہا تو بلاشر پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"یہ بات نہیں ہے جوانا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جو چاہتے ہو کر گزرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارا ماسٹر ہے تو پھر یقیناً وہ بہت بڑا آدمی ہے لیکن اب میں کیا بتاؤں تمہیں۔ مجھے خوف آ رہا ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"---- جوانا نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ اب تک تمہارا ماسٹر ہلاک ہو چکا ہو گا"---- بلاشر نے کہا تو جوانا اس طرح ہنس پڑا جیسے بلاشر نے انتہائی احمقانہ بات کی ہے۔

"ماسٹر اس طرح نہیں مر سکتا بلاشر۔ جس طرح تم سوچ رہے ہو۔ بہرحال یہ دوسری بات ہے۔ تم بتاؤ کہ ماسٹر کہاں ہے"---- جوانا نے کہا۔

"ماسٹر کو میں نے نانجی جزیرے پر بے ہوشی کے عالم میں چھوڑا تھا اس کے بعد مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ چیف پرائمر نے اس سے کوئی کام لینا تھا جو لے لیا گیا اور اس کے بعد وہ عمارت میزائلوں سے اڑا دی گئی جس میں تمہارا ماسٹر موجود تھا"---- بلاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ نانجی جزیرہ کہاں ہے"---- جوانا نے پوچھا۔

"بربن سے تقریباً ایک سو بحری کلومیٹر دور کھلے سمندر میں ہے"۔ بلاشر نے کہا۔

"تو پھر چلو وہاں ہمارے ساتھ"---- جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ اب میں تمہیں تو انکار نہیں کر سکتا۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں تمہارے ماسٹر کو بچا لیتا"---- بلاشر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ذہن سے نکال دو بلاشر کہ ماسٹر کو پرائمر یا کوئی اور اس انداز میں ہلاک کر سکتا ہے۔ تم یا تمہارا چیف ابھی ماسٹر کو جانتا نہیں

ہے"---- جوانا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ آفس سے باہر آ گئے۔ بلاشر کو باہر آتے دیکھ کر آفس میں موجود لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا ہوں۔ واپسی میں دیر بھی ہو سکتی ہے"---- بلاشر نے سرد لہجے میں اس لڑکی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک ہیلی کاپٹر میں سوار سمندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ تمہارا چیف پرائمر کہاں رہتا ہے"---- جوانا نے بلاشر سے پوچھا جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"وہ خفیہ رہتا ہے۔ اس کی صرف آواز ہم سنتے ہیں۔ ویسے سنا ہے کہ وہ ایکریمیا میں رہتا ہے"---- بلاشر نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کافی دیر تک مسلسل اور تیز پرواز کرنے کے بعد ہیلی کاپٹر ایک چھوٹے سے جزیرے پر پہنچ گیا۔ بلاشر نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور پھر ایک کھلی جگہ پر اس نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"یہ ہے وہ جزیرہ جہاں تمہارے ماسٹر کو رکھا گیا تھا"---- بلاشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جوانا اور جوزف دونوں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے۔ بلاشر بھی ہیلی کاپٹر سے اتر آیا اور پھر وہ تینوں اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک عمارت کے ملبے کا ڈھیر موجود تھا۔

"یہ ہے وہ عمارت جس میں تمہارا ماسٹر موجود تھا کہ اسے میزائلوں سے اڑا دیا گیا"---- بلاشر نے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ ماسٹر ہلاک ہو گیا ہے"---- جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے جب پوری عمارت ملبے کا ڈھیر بن چکی ہے تو پھر ایک انسان کیسے بچ سکتا ہے اور اگر کسی طرح بچ بھی گیا ہو گا تو پھر بھی وہ زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ اس جزیرے میں نہ پینے کا پانی موجود ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز"---- بلاشر نے کہا۔

"جوزف۔ ملبہ ہٹانا ہو گا تاکہ چیکنگ ہو سکے"---- جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ ملبہ ہٹا کر چیکنگ کرتے رہے۔ بلاشر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا لیکن پوری عمارت کا ملبہ ہٹا لینے کے باوجود انہیں ملبے کے نیچے سے نہ ہی کوئی لاش ملی اور نہ کسی لاش کے ٹکڑے۔ حتیٰ کہ خون کا ایک دھبہ تک کہیں نظر نہ آیا تھا۔

"اب بولو بلاشر۔ کہاں ہے ماسٹر کی لاش"---- جوانا نے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم شاید ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہ تمہارا ماسٹر کہاں جا سکتا ہے۔ یہاں سے تو باہر جانے کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے"۔ بلاشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے پورا جزیرہ چھان مارا لیکن وہاں نہ ہی علی عمران تھا اور نہ اس سے متعلقہ کوئی چیز۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس کشتی بنا کر یہاں سے گیا ہے"---- اچانک

جوزف نے کہا تو جوانا اور بلاشر دونوں چونک پڑے۔

"کیسے معلوم ہوا"---- جوانا نے کہا۔

"یہ دیکھو اس درخت سے دو شاخیں توڑی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ کی شاخیں دیکھو ان دونوں لکڑیوں سے چپو بنائے گئے ہوں گے اور یہ دیکھو یہاں سے یہ بیلیں باقاعدہ توڑی گئی ہیں"---- جوزف نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"تو پھر ہمیں ہیلی کاپٹر پر چیکنگ کرنی ہو گی"---- جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں سے قریب ہی ایک جزیرہ ہے لاکوما۔ یقیناً تمہارا ماسٹر وہاں گیا ہو گا لیکن وہ جزیرہ تو اولڈ فورٹ نامی ایک تنظیم کے پاس ہے اور وہاں کی انچارج ایک انتہائی سفاک قاتلہ جوزفین ہے۔ اگر تمہارا ماسٹر وہاں پہنچ گیا ہے تو پھر سمجھو کہ وہ اس کے ہاتھوں نہ بچ سکے گا"۔ بلاشر نے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو بلاشر۔ بار بار ماسٹر کی توہین نہ کرو۔ سمجھے۔ جوزف اور میں نے اب تک صرف اس لئے صبر کیا ہے کہ تم میرے دوست ہو ورنہ جس انداز میں تم ماسٹر کے بارے میں بات کر رہے ہو اب تک تمہاری گردن نجانے کتنی بار ٹوٹ چکی ہوتی۔ تم ماسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ماسٹر اگر اس طرح عورتوں کے ہاتھوں مارا جا سکتا تو پھر وہ کم از کم جوانا کا ماسٹر اور جوزف کا باس نہ ہوتا"---- جوانا نے اس بار سرد

لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری جوانا۔ اب میں خیال رکھوں گا۔ ویسے اب مجھے بھی احساس ہوتا جا رہا ہے کہ تمہارا ماسٹر واقعی کوئی منفرد شخصیت ہے اور شاید پرائمر کو بھی معلوم تھا اس لئے اس نے عمارت ہی تباہ کر دی ورنہ عام آدمی کے لئے کون اتنی بڑی عمارت تباہ کرتا ہے"۔ بلاشر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے سمندر کے اندر ایک اور جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ بلاشر نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور پھر اس نے جزیرے کے گرد ایک چکر لگایا لیکن جزیرے پر کسی قسم کی کوئی حرکت موجود نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلاشر نے ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتار دیا اور وہ تینوں تیزی سے نیچے اترے اور پھر وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہاں ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

"یہاں تو قتل عام ہوا ہے"---- بلاشر نے کہا لیکن پھر پورا جزیرہ اور انڈر گراؤنڈ عمارت سب کچھ انہوں نے چھان مارا لیکن نہ ہی وہاں عمران تھا اور نہ ہی وہ عورت جوزفین۔

"ارے یہ دیکھو۔ یہ اوزار۔ اوہ۔ یقیناً یہاں کسی لانچ کے پارٹس کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے"---- بلاشر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جلدی کرو۔ اب ہمیں سمندر کو چیک کرنا ہو گا۔ ماسٹر یقیناً سمندر میں ہی ہو گا"---- جوانا نے کہا اور بلاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

پھر تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور پھر تیزی سے سمندر پر آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر انہوں نے دور دور تک سمندر چھان مارا لیکن نہ کہیں کوئی لانچ نظر آئی اور نہ ہی عمران کا کچھ پتہ چل سکا۔

"اب تو پٹرول بھی ختم ہونے والا ہے۔ ہمیں واپس جانا ہو گا"۔ بلاشر نے کہا تو جوانا نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بربن کی طرف مڑ گئے لیکن وہ ساحل سے کافی دور تھے کہ انہوں نے ایک بڑی سی لانچ کو تیزی سے کھلے سمندر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ جوانا نے دوربین آنکھوں سے لگا لی۔

"مس جولیا۔ میں نے مس جولیا کو دیکھ لیا ہے۔ وہ اس لانچ پر ہے"---- جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کون جولیا"---- بلاشر نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ باس کو چیک کرنے اس نانچی جزیرے کی طرف ہی جا رہی ہیں"---- جوزف نے جوانا کے ہاتھ سے دوربین لے کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی جولیا کو چیک کر لیا تھا۔

"ہیلی کاپٹر اس لانچ کے اوپر لے جاؤ"---- جوانا نے کہا تو بلاشر نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنی شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اس لانچ کے اوپر اڑنے لگا۔

"مس جولیا۔ میں جوانا ہوں اور میرے ساتھ جوزف ہے"۔ جوانا نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر چیخ کر کہا۔

"جوانا تم۔ تم کہاں سے آ رہے ہو"---- جولیا کی چیختی ہوئی آواز

سنائی دی۔

"ہم ماسٹر کو نانجی جزیرے پر تلاش کر کے آئے ہیں۔ وہ وہاں سے جا چکا ہے۔ ہمارے ہیلی کاپٹر کا پٹرول ختم ہونے والا ہے اس لئے ہم واپس ساحل پر جا رہے ہیں۔ آپ بھی وہاں آ جائیں۔ آگے جانے کی ضرورت نہیں ہے"---- جوانا نے کہا۔

"چلو ہم آ رہے ہیں"---- جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لانچ نے اپنا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

"چلو بلاشر۔ ساحل پر"---- جوانا نے بلاشر سے کہا اور بلاشر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ ساحل کی طرف موڑ دیا۔

لانچ پوری رفتار سے برہمن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سمندر طوفانی تھا لیکن چونکہ لانچ کا کنٹرول عمران کے ہاتھ میں تھا اس لئے سمندر کی طوفانی کیفیت کے باوجود لانچ پوری رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ میں جوزفین بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم ضرورت سے زیادہ خاموش نظر آ رہی ہو"---- عمران نے جوزفین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم شدید خطرے میں ہیں"۔ جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ خطرہ سمندر کی طوفانی کیفیت کی وجہ سے محسوس ہو رہا ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم بے حد ماہر آدمی ہو اس لئے سمندر کا طوفان تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے نامعلوم

خطرات چاروں طرف سے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں"۔ جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پرزے پرزے ہو کر ہوا میں بکھرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکلخت تاریک ہوتا چلا گیا اور اس کے احساسات فنا ہو گئے پھر جس طرح تاریک رات میں جگنو چمکتے ہیں اس طرح اس کے ذہن کے تاریک پردے پر بھی روشنی کے نقطے نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر دھماکے سے پہلے کے نقوش اجاگر ہونے لگے جب وہ جوزفین کے ساتھ لانچ پر سفر کر رہا تھا کہ اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا جسم ہوا میں پرزے پرزے ہو کر بکھرتا چلا جا رہا ہو اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن پھر وہ کسمسا کر رہ گیا کیونکہ اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا شعور جاگ اٹھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں بیڈ کے اوپر لیٹا ہوا تھا اور پھر اس کو معلوم ہو گیا کہ اس کے بازو اور کمر کو بیڈ کے ساتھ کلپ کیا گیا ہے اس لئے وہ حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اور پھر اس کی نظریں کمرے کے دروازے پر جم گئیں جو کھل رہا تھا۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان ڈاکٹر اندر داخل ہوا آنے والا یورپی قومیت کا تھا۔

"آپ کو ہوش آ گیا مسٹر علی عمران۔ گڈ گاڈ۔ آپ واقعی بے حد خوش قسمت آدمی ہیں"۔---- ڈاکٹر نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں مسرت کی جھلک نمایاں تھی۔

"میرا تو خیال تھا کہ اب میری آنکھ جنت کے کسی خوبصورت گوشے میں کھلے گی لیکن شاید میری قسمت میں ہسپتال ہی لکھا ہوا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر جو اسے چیک کرنے میں مصروف تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب آپ بالکل ٹھیک ہیں لیکن ابھی آپ کو کچھ روز اسی حالت میں رہنا پڑے گا کیونکہ آپ کے جسم پر خاصے زخم ہیں اور حرکت آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"---- ڈاکٹر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی صحت بھی ضروری ہوتی ہے اس لئے کم از کم مجھے یہ تو معلوم ہو کہ میں کہاں ہوں اور کیسے یہاں پہنچا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر فیرل ہے اور آپ اس وقت یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک کارشا کے ہسپتال میں ہیں اور آپ کو یہاں لانے والوں کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم کارگن سے ہے بس میں اتنا جانتا ہوں"---- ڈاکٹر فیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کتنے دنوں بعد ہوش آیا ہے اور میرے ساتھ ایک خاتون بھی تھی اس کا کیا ہوا"---- عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ویسے آپ کے ساتھ کسی خاتون کو یہاں نہیں لایا گیا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کا فریکچر نہیں ہوا صرف زخم آئے ہیں البتہ سر پر شدید چوٹ آئی تھی اس لئے آپ کو تین روز بعد ہوش آیا ہے"---- ڈاکٹر فیرل نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس بار تو قسمت نے مجھے مختلف تنظیموں کے درمیان فٹ بال بنا دیا ہے پہلے وی آئی پی۔ پھر اولڈ فورٹ اور اب کارگن"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوائی اس نے جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی اور وہ بھی یورپین ہی تھی۔

"مبارک ہو مسٹر علی عمران۔ تم واقعی خوش قسمت ہو کہ اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود زندہ سلامت ہو"---- لڑکی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں مجھے زندگی ہی اس لئے ملی ہے کہ ابھی میں نے تم جیسی خوبصورت خاتون سے ملاقات کرنی تھی کیا تم بھی کارگن سے متعلق ہو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں کہا جس کا مظاہرہ وہ لڑکی کر رہی تھی۔

"میرا نام کیتھرین ہے اور میں واقعی کارگن سے متعلق ہوں"۔ لڑکی نے ایک کرسی گھسیٹ کر بیڈ کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

"کیا تم مجھے تفصیل بتا سکو گی کہ یہ سب کیسے ہوا میں یہاں کیسے پہنچا اور اس تنظیم کارگن کا کیا حدود اربعہ ہے اور جوزفین کے ساتھ کیا ہوا"---- عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وی آئی پی کی طرح کارگن بھی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہے میں کاسٹریا میں کارگن کی چیف ہوں کارگن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی تھی کہ وی آئی پی کے سائنس دان کسی ایسے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جو سائنسی دنیا میں انقلاب لا سکتا ہے اور اس پراجیکٹ کی حامل تنظیم پوری دنیا پر ہولڈ کر سکتی ہے تو کارگن نے اس میں دلچسپی لی اور پھر وہ فارمولا حاصل کر لیا لیکن پھر پتہ چلا کہ اس میں کوئی ایسی سائنسی الجھن پیش آ گئی ہے جسے کوئی سائنس دان حل نہیں کر سکتا البتہ وی آئی پی کو بتایا گیا ہے کہ تم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہو اور وی آئی پی نے تمہیں پاکیشیا سے اغوا کرایا اور اپنے ملکیتی جزیرہ نانجی میں رکھا اور پھر اس نے تم سے وہ الجھن حل کرا لی لیکن ہمارے ایجنٹوں کو وہ مواد نہ مل سکا جو تم نے مکمل کیا تھا چنانچہ کارگن نے فیصلہ کیا کہ تمہیں وی آئی پی کے قبضے سے آزاد کرایا جائے اور تم سے براہ راست یہ کام کرایا جائے چنانچہ ہمارے ایجنٹ نانجی جزیرے پر پہنچے تو وہاں عمارت تباہ ہو چکی تھی اور تم وہاں سے جا چکے تھے ہم نے جدید سائنسی آلات سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تم نانجی سے اولڈ فورٹ کے جزیرے لاکوما پہنچ گئے ہو اور وہاں تم سب کو ہلاک کر کے اس جزیرے کی انچارج جوزفین کو ساتھ لے کر ایک لانچ میں

برسبن آ رہے ہو چنانچہ ہم برسبن میں تمہارا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ وی آئی پی ہیڈ کوارٹر کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہے اور اس نے فوری طور پر ایک آبدوز کی مدد سے تمہاری لانچ کو تباہ کرا دیا ہے اور جوزفین اور تم ہلاک ہو گئے ہو ہم نے تمہاری تلاش شروع کی اور تم زخمی اور بے ہوشی کے عالم میں لانچ کے ایک تختے کے اوپر پڑے ہوئے سمندر میں بہتے ہوئے مل گئے چنانچہ تمہیں وہاں سے لایا گیا اور اس خصوصی ہسپتال میں پہنچا دیا گیا یہاں تمہارا علاج کیا گیا اور اب تمہیں ہوش آ گیا ہے"۔ کیتھرین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں اب برسبن میں ہوں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت کاسٹریا کے ایک دور افتادہ علاقے راجسٹریہ میں ہوں ہمارا ہیڈ کوارٹر راجسٹریہ میں ہے"---- کیتھرین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میری جان بچانے کا شکریہ۔ اگر تم لوگ مجھے وہاں سے نہ نکالتے تو یقیناً اب تک میں ہلاک ہو چکا ہوتا"---- عمران نے جواب دیا۔

"اب تم نے ہمارے لئے وہی کام کرنا ہے جو تم نے وی آئی پی کے لئے کیا تھا"---- کیتھرین نے کہا۔

"میں تیار ہوں کیونکہ میرے لئے وہ فارمولا بے کار ہے پاکیشیا میں

ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں جہاں اسے تیار کیا جا سکے اور پھر میں نے اگر وی آئی پی کے لئے کام کر دیا ہے تمہارے لئے بھی کروں گا اور آخری بات یہ کہ مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی سپر پاورز کو اس فارمولے کا علم ہو گا وہ تم لوگوں سے اسے خود ہی حاصل کر لیں گے اس لئے میں اس بکھیڑے میں کیوں پڑوں"---- عمران نے کہا تو کیتھرین کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ مسٹر علی عمران۔ اگر تم نے یہ کام کر دیا اور ہمارے سائنس دانوں نے اسے اوکے کر دیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں ملک پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا"---- کیتھرین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے ایک کام تمہیں بھی کرنا ہو گا"---- عمران نے کہا تو کیتھرین بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کون سا"---- کیتھرین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرے ہاتھوں اور جسم کو کلپوں سے آزاد کرنا ہو گا اور مجھے پاکیشیا فون کرنے کی سہولت مہیا کرنی ہو گی"---- عمران نے کہا۔

"تمہاری پہلی شرط تو ظاہر ہے پوری کرنی ہو گی لیکن دوسری شرط اس وقت پوری ہو گی جب تم ہمارا کام کر دو گے اور ہمارے سائنس دان اسے کنفرم کر دیں گے اس سے پہلے نہیں"---- کیتھرین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی"---- عمران نے کہا تو کیتھرین اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ڈاکٹر سے بات کرتی ہوں"---- کیتھرین نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے اسے نئی زندگی بخشی تھی تھوڑی دیر بعد کیتھرین ڈاکٹر کے ساتھ واپس آئی اور پھر ڈاکٹر نے عمران کے جسم کو کلپوں سے آزاد کر دیا۔

"مسٹر عمران۔ آپ کو ایک ہفتہ مکمل آرام کرنا ہو گا"---- ڈاکٹر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر۔ اب تک میں نے سوائے آرام کرنے کے اور کیا ہی کیا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کمبل اپنے جسم سے ہٹا کر اٹھ کر بیٹھ گیا گو اسے اٹھتے ہوئے خاصی تکلیف ہوئی تھی لیکن یہ تکلیف بہرحال ایسی تھی کہ وہ اسے آسانی سے برداشت کر سکتا تھا اور پھر عمران بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑا ہو گیا۔

"گڈ۔ آپ واقعی بے حد باہمت واقع ہوئے ہیں"---- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلئے مس کیتھرین۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کا کام جلد از جلد کر کے واپس جا سکوں"---- عمران نے کہا تو کیتھرین نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر عمران آہستہ آہستہ چلتا ہوا کیتھرین اور ڈاکٹر کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا ڈاکٹر نے اسے سہارا دینے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسے منع کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ کیتھرین کے ساتھ کار میں

سوار ہسپتال سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی عمارت میں پہنچ گئے عمارت میں ہر جگہ مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ کیتھرین عمران کو ایک آراستہ کمرے میں لے آئی۔

"تم یہاں آرام کرو۔ کل تم ہمارا کام کر دینا"---- کیتھرین نے کہا۔

"وہ فارمولا اگر تمہارے پاس ہے تو ابھی لے آؤ۔ چونکہ میں یہ کام پہلے کر چکا ہوں اس لئے اب مجھے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ لگے گا میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد واپس چلا جاؤں۔ مکمل آرام تو ظاہر ہے اب پاکیشیا جا کر ہی کروں گا"---- عمران نے کہا تو کیتھرین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کمرے سے باہر چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی اس نے فائل عمران کے سامنے رکھ دی اور ساتھ ہی ایک قلم بھی۔

"فائل میں خالی کاغذات بھی ہیں۔ تم کام کرو میں آ رہی ہوں"۔ کیتھرین نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ عمران نے فائل کھولی۔ یہ واقعی وہی فارمولا تھا جس پر اس نے پہلے ڈیمی کی موجودگی میں کام کیا تھا اس نے قلم اٹھایا اور کام شروع کر دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد اس نے کام ختم کر کے فائل بند کی اور اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"عجیب گورکھ دھندے میں پھنس کر رہ گیا ہوں"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اسی لمحے کیتھرین اندر داخل ہوئی۔

"ہو گیا کام"---- کیتھرین نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہ لو"---- عمران نے فائل اٹھا کر اسے دیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے سائنس دانوں کو بھجوا دیتی ہوں کل اس کے بارے میں رپورٹ آ جائے گی اس الماری میں تمہارے ناپ کا لباس موجود ہے اور ملحقہ باتھ روم میں غسل کا تمام سامان ہے اب کل ملاقات ہو گی"---- کیتھرین نے کہا اور فائل اٹھا کر وہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی دروازہ اس نے باہر سے بند کر دیا تو عمران منہ بناتا ہوا اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا الماری میں واقعی اس کے ناپ کے لباس موجود تھے اس نے ایک لباس منتخب کیا اور پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ باتھ روم سے باہر آیا تو اس کا جسم واقعی ہلکا پھلکا سا ہو گیا تھا زخموں کی وجہ سے اس نے غسل تو نہ کیا تھا لیکن منہ ہاتھ دھونے اور لباس تبدیل کرنے کی وجہ سے اسے خاصا سکون سا محسوس ہو رہا تھا اور پھر وہ آ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور چند لمحوں بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا پھر اچانک کسی کھٹکے کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چونک پڑا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے جسم کو انتہائی طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو کیونکہ وہ اس کمرے میں موجود نہ تھا جس میں وہ سویا تھا بلکہ یہ کوئی تہہ خانہ سا تھا اور وہ ایک لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا البتہ اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو اس نے کیتھرین کے کمرے میں تبدیل کیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور کیتھرین اندر داخل ہوئی۔

"تمہیں خود ہی ہوش آ گیا۔ چلو اچھا ہوا۔ ورنہ مجھے خوامخواہ قیمتی محلول خرچ کرنا پڑتا۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمارا کام درست طور پر کر دیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے علی عمران کہ ہم تمہیں زندہ واپس نہیں بھیج سکتے کیونکہ اس طرح یہ راز لیک آؤٹ ہو سکتا ہے کہ ہم نے بھی اس فارمولے پر کام مکمل کر لیا ہے۔ وی آئی پی کو اگر اس بات کا علم ہو گیا تو وہ یقیناً ہمارے خلاف کام شروع کر دے گی اور مجھے اعتراف ہے کہ وہ ہم سے زیادہ طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے اس لئے تمہاری موت ضروری ہے میں چاہتی تو تمہیں نیند کے درمیان ہی ہلاک کر دیتی لیکن میں نے یہی مناسب سمجھا کہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے اور پھر ہوش میں لا کر تمہیں بتا دیا جائے کہ ہم کیوں ایسا کرنے پر مجبور ہیں"---- کیتھرین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک ریوالور نکالا اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی اور سرد مہری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں آخر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ میں تو راڈز میں جکڑا ہوا ہوں اور بے بس ہوں۔ پھر زخمی بھی ہوں اس لئے ظاہر ہے تم اطمینان سے مجھے جس وقت چاہو ہلاک کر سکتی ہو"---- عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"ویسے میری زندگی میں تم پہلے آدمی ہو جو موت کو اس قدر قریب

دیکھ کر بھی اس قدر مطمئن ہو۔ ورنہ موت کا چہرہ دیکھتے ہی بڑے بڑے بہادروں کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں بہرحال بتاؤ تم کیا چاہتے ہو"---- کیتھرین نے کہا۔

"میں اس لئے مطمئن ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا اور اگر نہیں آیا تو تم کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی مجھے ہلاک نہیں کر سکتی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارے سائنس دانوں نے میرے کام کو کنفرم کر دیا ہے یا نہیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کنفرم کر دیا ہے۔ تم نے درست کام کیا ہے"۔ کیتھرین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر مجھے ایک گھنٹہ دے دو تاکہ میں کچھ دعائیں کر لوں میری ساری زندگی دنیاوی کاموں میں گزر گئی ہے اب میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے کچھ اپنے لئے ہی کر لوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے جو کام تمہارا کر دیا ہے اس کے معاوضہ میں اتنی دیر کی زندگی تو میرا حق ہے"---- عمران نے کہا تو کیتھرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوکے۔ واقعی تمہارا یہ حق ہے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر افسوس ہے کہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکی لیکن میں مجبور ہیں اب میں جا رہی ہوں ایک گھنٹے بعد آؤں گی تم اس دوران اطمینان سے دعائیں وغیرہ کر لو"---- کیتھرین نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی اور دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اس نے اب راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا اس نے اپنے پیر کرسی کے نیچے کر کے پیچھے کی طرف کئے اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ پیر موڑ کر عقبی پائے میں موجود بٹن کو محسوس کر چکا تھا یہ لوگ ظاہر ہے نہ ہی عمران سے واقف تھے اور نہ ہی یہ اس قسم کی تنظیم تھی کہ جنہیں اس بات کا خیال ہوتا کہ عمران اس انداز میں بھی رہائی حاصل کر سکتا ہے چند لمحوں کی کوشش کے بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز کرسی میں غائب ہو گئے اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے ایک لمحے کے لئے اپنے جسم کو متوازن کیا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا شاید کیتھرین کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح رہائی بھی حاصل کر سکتا ہے اس لئے اس نے دروازے کو لاک کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی دوسری طرف ایک راہداری تھی عمران راہداری میں سے گذرتا ہوا جب اس کے سرے پر پہنچا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اور راہداری میں پایا اس راہداری کا اختتام سیڑھیوں پر ہو رہا تھا اور سیڑھیوں کی تعداد کافی تھی۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور باہر دن کی روشنی نظر آ رہی تھی عمران راہداری کراس کرتا ہوا سیڑھیوں تک پہنچا اور پھر جب سیڑھیاں چڑھ کر اس نے دروازے کے باہر جھانکا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دروازے سے باہر ہر طرف درخت اور جھاڑیاں نظر آ رہی تھیں اور دور سے سمندر کی موجوں کی آوازیں سنائی دے رہی

تھیں اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو باہر کسی کو نہ پا کر وہ باہر آ گیا وہ واقعی بالکل اسی طرح کے جزیرے میں موجود تھا جس طرح کے جزیرے پر اسے پہلے لے جایا گیا تھا اور پھر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے پورا جزیرہ گھوم لیا لیکن وہاں نہ کیتھرین تھی اور نہ اس کا کوئی آدمی۔ تمام جزیرہ خالی پڑا ہوا تھا البتہ ایک جگہ ایسے نشانات موجود تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں ہیلی کاپٹر موجود رہا ہے عمران نے جزیرہ چیک کر لیا لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”نجانے اور کتنے جزیرے دیکھنے پڑیں گے“---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک پتھر پر بیٹھ گیا ابھی اسے وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران بے اختیار اچھل کر پتھر سے نیچے آ گرا دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے پورا جزیرہ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا ہو ہر طرف پتھر اڑاتے طوفان کے مرغولے نظر آ رہے تھے جزیرے کی زمین اس طرح ہل رہی تھی جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اب اسے معلوم ہوا تھا کہ دھماکہ کہاں ہوا ہے۔ یہ دھماکہ اس انڈر گراؤنڈ عمارت میں ہوا تھا اور پوری عمارت تباہ ہو گئی تھی اگر عمران قسمت سے باہر نہ آ گیا ہوتا تو ظاہر ہے وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتا ایسا دوسری بار ہوا تھا کہ وہ عمارت سے باہر آیا تھا اور عمارت تباہ ہو گئی تھی عمران

اب ساری بات سمجھ گیا تھا۔ کیتھرین نے اسے گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا کہ عمارت کے اندر طاقتور وائرلیس بم رکھ دیا تھا اور پھر اسے کہیں دور سے ڈی چارج کر دیا تھا اور عمارت تباہ ہو گئی شاید کیتھرین اسے براہ راست گولی مارنے کی ہمت نہ کر سکی تھی اس لئے اس نے یہ دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔

”وہ یقیناً واپس آئے گی تاکہ میری موت کو کنفرم کر سکے“۔ عمران نے ایک بار پھر پتھر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد اس کے خیال کی تصدیق ہو گئی اس نے دور سے ہیلی کاپٹر کو جزیرے کی طرف آتے دیکھا تو وہ تیزی سے اٹھا اور قریب ہی ایک درخت پر چڑھ کر اس کی گھنی شاخوں میں اس طرح بیٹھ گیا کہ اسے کسی طرح بھی نہ دیکھا جا سکے ہیلی کاپٹر جزیرے پر پہنچ کر بلندی پر ہی معلق ہو گیا کچھ دیر معلق رہنے کے بعد ہیلی کاپٹر نے جزیرے کے دو چکر لگائے اور پھر نیچے اترنے کی بجائے وہ مڑا اور تیزی سے اسی طرف کو واپس بڑھتا چلا گیا جدھر سے آیا تھا اور چند لمحوں بعد وہ عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

”حیرت ہے۔ اب لوگ لاشوں سے بھی ڈرنے لگے ہیں“۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور درخت سے نیچے اتر آیا اب ایک بار پھر وہ اس ویران جزیرے پر اکیلا تھا عمران تباہ شدہ عمارت کے ملبے کی طرف بڑھ گیا اسے خیال آ گیا تھا کہ شاید کوئی ٹرانسمیٹر وغیرہ بچ گیا ہو یا کوئی ایسی چیز اسے مل سکے جس سے وہ اس جزیرے سے باہر نکل سکے

اندرونی عمارت کا ملبہ اوپر جزیرے پر نکل کر ہر طرف بکھر گیا تھا وہ کافی دیر تک اس ملبے میں گھومتا رہا لیکن جب اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک چٹان پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اب یہاں سے نکلنے کے لئے کیا کیا جائے لیکن ظاہر ہے وہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے وہ استعمال کر سکتا یہاں اس جزیرے پر اول تو ایسی بیلیں بھی موجود نہ تھی جن کی مدد سے وہ کشتی تیار کر سکتا پھر کشتی بنانے کے لئے سامان بھی نہ تھا۔ اس لئے وہ چٹان پر بیٹھا سوچتا رہ گیا اور وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا پھر عمران ایک طویل سانس لے کر اٹھا ہی تھا تاکہ یہاں پانی اور خوراک کو تلاش کرے کہ بے اختیار اس کی نظرین دور سمندر میں ابھرنے والے ایک دھبے پر پڑ گئیں اور پھر یہ دھبہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب وہ پہچان گیا تھا کہ یہ ایک بڑی لانچ تھی جو تیزی سے اس جزیرے کی طرف آ رہی تھی۔

”شاید اللہ تعالیٰ کو مجھ پر رحم آگیا ہے“---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اسی درخت کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ پہلے چڑھ کر بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر درخت کی گھنی شاخوں میں چھپ کر بیٹھ چکا تھا لانچ اب کافی قریب آگئی تھی لانچ اپنی ساخت کے لحاظ سے ماہی گیروں کی لانچ لگتی تھی لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ لانچ نے اپنا رخ موڑا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کے قریب سے ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے زندگی اس کے قریب سے ہو کر گزر گئی ہو وہ تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا جزیرے کے مخالف ساحل کی طرف گیا تاکہ لانچ کو چیک کر سکے اور پھر اس نے لانچ کو سیدھا آگے جاتے ہوئے دیکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اس کے ساتھ قسمت عجیب آنکھ مچولی سی کھیل رہی تھی اب اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ سمندر میں چھلانگ لگا دے اور تیرتا ہوا یا تو ملک عدم پہنچ جائے یا کسی آباد جزیرے پر۔ لیکن ظاہر ہے اس خیال کے تحت خودکشی تو کی جا سکتی تھی زندگی نہ بچائی جا سکتی تھی۔ حالات واقعی اس کے ساتھ بار بار اس انداز میں پیش آ رہے تھے کہ اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی یکسر بے کار ہو کر رہ گئی تھی اسے پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ سائنسی آلات کی وجہ سے کتنی سہولت رہتی ہے۔ اب جبکہ اسے سائنسی آلات کی مدد بھی حاصل نہ تھی وہ اپنے آپ کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا آہستہ آہستہ شام ہونے لگ گئی تھی اور ہر طرف اندھیرا سا چھانے لگا کہ اچانک اسے جزیرے کی شمال کی طرف ایک زوردار چھپاکے کی آواز سنائی دی۔ عمران یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا وہ تیزی سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا لیکن اس طرف کچھ بھی نہ تھا اس نے سوچا کہ شاید کسی وھیل مچھلی کی دم جزیرے سے ٹکرائی ہے جس کی وجہ سے اس قدر زوردار چھپاکے کی آواز سنائی دی وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ

اچانک اس کی نظریں ایک کٹی پھٹی چٹان پر پڑیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا اس چٹان کی اندرونی طرف لکڑی کا ایک بڑا سا تختہ ٹیڑھا ہوا پڑا تھا تختے کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کسی لانچ کا ٹوٹا ہوا حصہ ہے شاید کہیں دور کوئی لانچ یا کشتی طوفان میں پھنس کر ٹوٹ گئی ہے اور اس کا تختہ موجوں پر بہتا ہوا اس جزیرے سے آ ٹکرایا تھا لیکن صرف تختہ اس کے کسی کام نہ آ سکتا تھا وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر وہ کٹی پھٹی چٹانوں سے نیچے اترا اور اس نے اس تختے کو سیدھا کیا تختہ خاصا بڑا اور موٹا تھا لیکن وہ بالکل سپاٹ تھا البتہ اس کی موٹائی اس قدر تھی کہ عمران اگر اس پر بیٹھ جاتا تو پورا تختہ پانی میں نہ ڈوبتا لیکن اس تختے پر لیٹ کر یا بیٹھ کر وہ سمندر میں کہاں تک جا سکتا تھا اور یہ تختہ کسی بھی وقت بھنور یا طوفان میں پھنس کر ٹوٹ بھی سکتا تھا۔ ادھر رات پڑتی جا رہی تھی اس نے فیصلہ کیا کہ رات اس جزیرے پر گزاری جائے اور صبح ہونے پر پھر اس بارے میں کچھ سوچا جائے چنانچہ تختے کو گھسیٹ کر اس نے ساحل کے اوپر ایک محفوظ جگہ پر رکھا اور اپنے جسم کو ایڈ جسٹ کر کے وہ لیٹ گیا یہاں پانی اور کھانے کا بھی کوئی سامان نہ تھا اس لئے اب اس کے پاس سوائے صبر کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا تاریکی لمحہ بہ لمحہ گہری سے گہری ہوتی چلی جا رہی تھی۔ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ اس طرح ایک جزیرے پر بالکل تنہا موجود تھا اس نے آنکھیں بند کیں اور اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا تاکہ اسے نیند آ جائے اور پھر وہی ہوا اس کا ذہن نیند میں ڈوبتا چلا گیا پھر جب اس کی آنکھیں کھلی تو ہر طرف صبح صادق کی روشنی موجود تھی دن چڑھ آیا تھا البتہ عجیب سے انداز میں ساری رات پڑے رہنے کی وجہ سے اس کے جسم کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا بہرحال وہ آہستہ آہستہ نیچے اترا اور اس نے چل پھر کر اپنے آپ کو وارم اپ کیا اور پھر ایک جگہ پہنچ کر جہاں سمندر کا پانی کنارے کے قریب تھا اس نے ایک چٹان پر بیٹھ کر وضو کیا تاکہ نماز ادا کر سکے۔ نماز ادا کر کے اس نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی گڑگڑا کر دعا کی اور نجانے کیا بات تھی کہ دعا مانگنے کے بعد اسے انتہائی سکون سا محسوس ہوا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی دعا بارگاہ ایزدی میں قبول کر لی گئی ہو۔ وہ اٹھا اور جوتے پہن کر وہ اس تختے کی طرف بڑھ گیا اب اس کے سوا کوئی صورت نہ تھی کہ وہ اس تختے پر بیٹھ کر اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دے اور پھر جو اس کی قسمت میں ہو سو ہو۔ کیونکہ اس طرح جزیرے پر بغیر کھائے پیئے پڑے رہنے کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا اس نے ایک درخت سے دو بڑی بڑی شاخیں توڑ کر تختے پر رکھیں اور پھر تختے کو سمندر میں دھکیل کر وہ اللہ کا نام لے کر اس پر بیٹھ گیا اور پھر شاخوں کی مدد سے اس نے تختے کو جزیرے سے دور دھکیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب جزیرے سے کچھ دور آ گیا تو تختہ موجوں کی رو میں پہنچ کر اپنے آپ تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور عمران نے دونوں شاخیں تختے پر رکھیں اور خاموش بیٹھ گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بے کراں سمندر میں وہ کسی حقیر تنکے کی طرح بہتا

ہوا چلا جا رہا ہو آہستہ آہستہ جزیرہ چھوٹا ہوتا چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد جزیرہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا اور اب وہ ایک تختے پر بیٹھا بے کراں سمندر کی موجوں پر بہتا ہوا نجانے کہاں چلا جا رہا تھا۔

برسن کے ساحل پر بلاشر نے ہیلی کاپٹر اتارا تو جوزف اور جوانا دونوں نیچے اتر آئے۔

"تم لوگ اپنے ساتھیوں سے بات چیت کرو میں ہیلی کاپٹر میں فیول بھروا کر واپس آتا ہوں"---- بلاشر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی رک جاؤ۔ ہمارے ساتھی آ جائیں پھر کوئی بات طے کر لیتے ہیں"---- جوانا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ خود بھی ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے لانچ ساحل کی طرف آتی دکھائی دی اور جوزف اور جوانا اس کے انتظار میں ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ کنارے پر پہنچ گئی اور جولیا اور دوسرے ساتھی لانچ سے نیچے اتر آئے جبکہ بلاشر ہیلی کاپٹر کے قریب ہی کھڑا رہا تھا۔

"تم دونوں کہاں سے آ رہے ہو اور کس طرح یہاں پہنچے

ہو"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ماسٹر کو نانجی جزیرے پر پہنچایا گیا پھر ماسٹر وہاں سے ایک اور جزیرے لاکوما پہنچے جہاں انہوں نے قتل عام کیا اور اس کے بعد ماسٹر وہاں سے بھی غائب ہو چکے ہیں۔ ہم نے اردگرد کا پورا سمندر چھان مارا ہے لیکن ماسٹر کا کہیں پتہ نہیں چل سکا"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ عمران کو نانجی جزیرے پر لے جایا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو جوانا نے اب تک کی پوری تفصیل اسے بتا دی۔

"ہمیں بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ عمران کو نانجی جزیرے پر پہنچایا گیا ہے۔ ہم وہیں جا رہے تھے لیکن پھر عمران کہاں گیا۔ اب اسے کہاں تلاش کیا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اردگرد کے تمام جزیرے چیک کئے جائیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہم بہت دور دور تک چکر لگا آئے ہیں لیکن ماسٹر کہیں نہیں ملا"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"پھر اس پرائمر کو پکڑا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے معلوم ہو"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ پرائمر نے اپنے طور پر نانجی جزیرے پر عمران کو ہلاک کر دیا ہے اب وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

اسی لمحے بلاشر تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب آیا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوانا چونکہ بلاشر کے متعلق انہیں بتا چکا تھا اس لئے سب کے دلوں میں اس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا ورنہ بلاشر عمران کے اغوا میں براہ راست ملوث تھا۔

"جوانا۔ تمہارے ماسٹر کے بارے میں ایک کلیو ملا ہے"۔ بلاشر نے قریب آ کر کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا اور کیسے معلوم ہوا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"جب آپ لوگ باتیں کر رہے تھے تو میں تمہارے ماسٹر کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر اچانک مجھے ایک آدمی کا خیال آ گیا جس کا تعلق ایک اور بڑی تنظیم سے ہے۔ وہ اس تنظیم کا رکن ہے لیکن درپردہ وہ ساری تنظیموں کے لئے مخبری کا کام بھی کرتا ہے۔ میں نے اسے ہیلی کاپٹر پر موجود ٹرانسمیٹر پر کال کیا تو اس سے رابطہ ہو گیا۔ میں نے جب اسے نانجی جزیرے اور لاکوما جزیرے پر آنے والی تباہی کے متعلق بتایا اور تمہارے ماسٹر کے بارے میں بات کی تو اس نے بتایا کہ اس کے پاس تمہارے ماسٹر کے لئے تازہ ترین اطلاعات موجود ہیں لیکن وہ معاوضہ خاصا بڑا مانگ رہا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں لیکن شرط یہی ہے کہ معلومات مصدقہ ہوں تو اس نے مجھے یقین دہانی کرائی۔ میرا خیال ہے کہ اس سے مل لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی اس سے کوئی خاص کلیو مل جائے"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"کہاں مل سکے گا وہ"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"یہیں بربن میں ہی رہتا ہے۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں اور اسے یہاں ساحل کے ریڈ سی ہوٹل میں کال کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے بلواؤ۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ ہمیں بہرحال عمران کا کلیو چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سرہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"اس لانچ کو واپس کر دیتے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر تم بلاشر کے ساتھ اس ہوٹل چلو میں لانچ واپس کر کے وہیں پہنچ جاؤں گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور مڑ کر لانچ پر سوار ہو گیا اور پھر لانچ تیزی سے واپس مڑی اور پھر سمندر میں آگے بڑھتی چلی گئی۔

"آیئے پھر ہیلی کاپٹر کی طرف چلتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور وہ سب جوانا کے ساتھ چلتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے بلاشر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔

"جیرم ریڈ سی ہوٹل میں پہنچ رہا ہے۔ آیئے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جایئے تاکہ ہم ریڈ سی ہوٹل پہنچ جائیں"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا اور پھر وہ سب سرہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ گو ہیلی کاپٹر چھوٹا تھا لیکن بہرحال وہ سب ایک دوسرے سے پھنس پھنسا کر سوار ہو گئے۔ جولیا بلاشر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ باقی سب پچھلے حصے میں

کھڑے ہو گئے۔ بلاشر نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک کھلے میدان کے کنارے پر لے جا کر ہیلی کاپٹر اتار دیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ بلاشر نے ہیلی کاپٹر لاک کیا اور پھر وہ سب بلاشر کی رہنمائی میں ریڈ سی ہوٹل کی طرف چل پڑے۔ ہوٹل خاصا بڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل کے ہال میں ایک کونے والی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد صفدر بھی وہاں پہنچ گیا۔ صفدر کے آنے کے چند لمحوں بعد ہی ایک نوجوان ہال میں داخل ہوا تو بلاشر نے ہاتھ ہلا کر اسے اشارہ کیا اور وہ نوجوان تیزی سے ان کی میز کی طرف آنے لگا۔

"یہ جیرم ہے"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا اور پھر قریب آنے پر اس نے اس کا تعارف جوانا اور جوزف سے کرایا اور پھر اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ بلاشر نے ویٹر کو بلا کر اپنے اور جیرم کے لئے شراب لانے کا کہا اور باقی سب کے لئے اس نے ہاٹ کافی منگوائی۔

"یہاں سب اپنے لوگ ہیں جیرم اس لئے کھل کر سب کچھ بتا دو"۔۔۔۔ بلاشر نے جیرم سے مخاطب ہو کر کہا جس کے چہرے پر شاید اتنے سارے اجنبیوں کو دیکھ کر قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"بلاشر۔ کہیں میں کسی چکر میں نہ پھنس جاؤں"۔۔۔۔ جیرم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم قطعی فکر مت کرو جیرم۔ تمہارا نام کسی بھی مرحلے میں سامنے

نہیں آئے گا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"بے فکر رہو جیرم۔ میں تمہارے تحفظ کی ضمانت دیتا ہوں"۔ بلاشر نے کہا تو جیرم کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"جس آدمی کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو وہ کارگن کی سیکشن چیف کیتھرین کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ اس کا نام عمران بتایا گیا ہے"۔ جیرم نے کہا تو جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب تک وہ عمران کی موت کی خبریں ہی سنتے آئے تھے اور اب پہلی بار جیرم نے عمران کے زندہ ہونے کی نوید سنائی تھی۔

"عمران اب کہاں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"کارگن کے ایک اڈے زیرو سیکشن ہیڈ کوارٹر میں۔ لیکن اب تک وہ ہلاک ہو چکا ہو گا"۔۔۔۔ جیرم نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ جیرم۔ عمران کیسے کارگن کے ہاتھ لگا اور کارگن نے اسے کیوں ہلاک کیا"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وی آئی پی تنظیم ایک سائنسی پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے جسے انقلابی ایجاد کہا گیا ہے۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے بہرحال اس پراجیکٹ کی تکمیل میں کوئی ایسی سائنسی رکاوٹ آ گئی کہ بڑے بڑے سائنس دان اسے حل نہ کر سکے۔ وی آئی پی کو نجانے کہاں سے اس بات کا علم ہو گیا کہ پاکیشیا کا ایک سائنس دان جس کا نام عمران ہے' اسے حل کر سکتا ہے۔ چنانچہ وی آئی پی نے اسے اغوا کیا اور اسے

ایک جزیرے نانجی پہنچا دیا۔ وہاں عمران نے اس سائنسی الجھن کو دور کر دیا تو وی آئی پی نے جزیرے پر موجود عمارت کو میزائلوں سے تباہ کر دیا تاکہ یہ شخص عمران ہلاک ہو جائے اور کسی کو علم نہ ہو سکے کہ عمران سے کیا کام لیا گیا ہے لیکن پھر وی آئی پی کو معلوم ہوا کہ عمران بچ نکلا ہے اور وہ اولڈ فورٹ کے جزیرے لاکوما پر پہنچ گیا ہے۔ سمندر میں وی آئی پی کی آبدوز ہمیشہ گشت کرتی رہتی ہے۔ اس آبدوز نے اپنی مخصوص مشینری کے ذریعے اولڈ فورٹ کے جزیرے لاکوما کو چیک کیا تو وہاں موجود تمام لوگ قتل ہو چکے تھے لیکن ان میں عمران کی لاش نہ تھی اور نہ ہی جزیرے کی انچارج جوزفین کی لاش۔ چنانچہ اس آبدوز نے اردگرد کا سمندر چیک کیا اور پھر انہوں نے ایک لانچ چیک کر لی۔ اس پر عمران اور جوزفین سوار تھے اور یہ لانچ بربن کی طرف آ رہی تھی۔ آبدوز نے مخصوص میزائل مار کر اس لانچ کو تباہ کر دیا اور اس طرح اپنے طور پر وہ عمران اور جوزفین کو ہلاک کر کے واپس چلے گئے۔ اس مرحلے پر کارگن اس کھیل میں داخل ہوئی۔ کارگن نے وی آئی پی کا وہ پراجیکٹ چرا لیا تھا لیکن ان کے سامنے بھی وہی سائنسی الجھن رکاوٹ بن گئی تھی۔ پھر کارگن کو اطلاع ملی کہ وی آئی پی نے عمران کے ذریعے یہ الجھن دور کرائی ہے تو انہوں نے بھی عمران کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وی آئی.پی میں ان کے مخبروں نے پوری تفصیل بتا دی تھی اور پھر ان کی تلاش کارگر ثابت ہوئی۔ عمران کو زخمی حالت میں سمندر میں ایک تختے پر لیٹے ہوئے چیک کر لیا گیا اور

پھر اسے وہاں سے بر بن کے دور دراز علاقے کے خفیہ ہسپتال میں لایا گیا۔ کیتھرین بر بن کی انچارج تھی۔ عمران کو تین روز بعد ہوش آیا تو کیتھرین نے اس سے بات چیت کی اور عمران کارگن کے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ کیتھرین نے اسے فارمولا دیا جسے عمران نے حل کر دیا۔ کیتھرین اسے اس کام کے بدلے میں آزاد کرنا چاہتی تھی لیکن کارگن ہیڈکوارٹر نے عمران کو ختم کرنے کا حکم دے دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیڈکوارٹر نے اسے یہ بھی حکم دیا کہ عمران کو خفیہ طور پر سمندر میں اپنے جزیرے ماکوس پہنچایا جائے اور پھر وہاں اسے ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ کیتھرین نے اسے بے ہوش کیا اور پھر اسے ہیلی کاپٹر پر ماکوس جزیرے پر پہنچا دیا گیا۔ وہاں کیتھرین نے پہلے تو اسے گولی مارنی چاہی لیکن پھر ارادہ بدل دیا اور اس نے اس جزیرے پر موجود زیر زمین عمارت میں ایک طاقتور وائرلیس بم رکھ دیا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر جزیرے سے کافی دور چلی گئی اور پھر بم کو ڈی چارج کر دیا گیا۔ اس طرح وہ عمارت اور عمران ختم ہو گئے۔ کیتھرین نے ہیلی کاپٹر پر واپس جا کر چیکنگ کی اور تسلی کر لینے کے بعد وہ واپس اپنے ہیڈکوارٹر آ گئی"---- جیرم نے پوری تفصیل بتا دی تو سوائے بلاشر کے باقی سب کے چہرے بری طرح بگڑ گئے۔

"کیا اس کیتھرین نے عمران کی لاش چیک کر لی تھی"---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"کر لی ہو گی تو وہ واپس آئی ہے"---- جیرم نے جواب دیا۔

"تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہوا"---- صفدر نے جیرم سے پوچھا۔

"میرا مخبری کرنے کا دھندہ ہے اس لئے اس علاقے میں کام کرنے والی ہر تنظیم میں میرے مخبر موجود ہیں اور میں خود کیتھرین کے ہیڈکوارٹر میں کام کرتا ہوں اس لئے مجھے پوری تفصیل کا علم ہے۔ انہی تفصیلات سے تو مجھے بھاری رقومات ملتی ہیں"---- جیرم نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ جزیرہ۔ ہمیں وہاں لے چلو"---- جولیا نے کہا۔

"میں ساتھ نہیں جا سکتا ورنہ کارگن والے مجھے عبرتناک موت مار دیں گے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیل بتا دیتا ہوں تم خود وہاں جاؤ"---- جیرم نے کہا۔

"مجھے بتاؤ کہاں ہے جزیرہ"---- بلاشر نے پوچھا تو جیرم نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہو آپ لوگ تشریف رکھیں میں جیرم کو ساتھ لے کر واپس جاتا ہوں۔ جیرم کو معاوضہ دے کر فارغ کر دیتا ہوں اور پھر بڑا ہیلی کاپٹر لے کر واپس آؤں گا۔ اس کے بعد ہم اکٹھے اس جزیرے پر چلیں گے"---- بلاشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔ ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے لیکن جیرم کو معاوضہ ہم دیں گے۔ کتنا معاوضہ ہے"---- جوانا نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر"---- بلاشر نے کہا۔

"جوزف۔ تمہاری جیب میں بڑی گڈی موجود ہے وہ جیرم کو دے دو۔ لیکن جیرم اس بات کا خیال رکھنا اگر تمہاری دی ہوئی معلومات میں سے ایک بات بھی غلط ثابت ہوئی تو تمہارا انجام عبرتناک ہو گا"۔ جوانا نے کہا۔

"بلاشر مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ میں نے اس دھندے میں کبھی غلط بیانی نہیں کی۔ اول تو میں بتاتا نہیں ہوں لیکن جب بتاتا ہوں تو سب کچھ حتمی ہوتا ہے اور یہ ساری معلومات ہی میں نے صرف بلاشر کے کہنے پر دی ہیں ورنہ آپ لوگوں کو میں جانتا بھی نہیں اور آپ کے لئے تو مجھے کچھ نہیں معلوم"---- جیرم نے جواب دیا۔ جوزف نے اس دوران جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر جیرم کی طرف بڑھا دی جسے جیرم نے جلدی سے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ بلاشر کے ساتھ ہوٹل کے ہال سے باہر نکل گیا۔

"اس بار عمران کی اچھی درگت بنی ہے کہ مسلسل اغوا ہو رہا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر عمران ان تنظیموں کے ہاتھوں اتنا بے بس کیوں ہو رہا ہے کہ ایک کے ہاتھ سے نکلتا ہے تو دوسری کے ہاتھ میں پھنس جاتا ہے"---- جولیا نے تنویر کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے بار بار بے ہوش ہونے کی وجہ سے اس کے ذہن پر

کوئی اثر ہو گیا ہو"---- صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"---- جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس جولیا۔ بار بار بے ہوشی تو ایک لحاظ سے ہماری عادت بن چکی ہے۔ جتنی بار ایک مشن میں ہم لوگ بے ہوش ہوتے ہیں یا کئے جاتے ہیں اتنی بار شاید ہی کوئی آدمی پوری زندگی میں بے ہوش ہوتا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اگر عمران کے ذہن پر کوئی اثر ہوتا تو پھر وہ اس سائنسی الجھن کو کیسے دور کر دیتا جس کے لئے اسے اغوا کیا گیا ہے اور جسے حل کرنے میں بڑے بڑے سائنس دان قاصر رہے ہیں"---- کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور پھر اسی طرح کی باتوں میں نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ بلاشر ہوٹل میں داخل ہوا۔

"آئیے۔ ہیلی کاپٹر کا انتظام ہو گیا ہے"---- بلاشر نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ بل ادا کیا۔ ہوٹل سے باہر آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار آسمان کی بلندیوں پر سمندر کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر بلاشر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹوں پر جوانا، جوزف، کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر موجود تھے۔

"مسٹر جوانا آپ نے اپنے ساتھیوں کا تعارف نہیں کرایا"۔ اچانک بلاشر نے کہا۔

"یہ میرے ساتھی نہیں ہیں میرے ماسٹر کے ساتھی ہیں اس لئے ان کا درجہ بھی ماسٹر جیسا ہی ہے اور میرے خیال میں اتنا تعارف ہی کافی ہے"---- جوانا نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"جوانا ہمارا ساتھی ہے مسٹر بلاشر۔ عمران اس کا ماسٹر ہو گا ہم نہیں"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"حقیقت یہ ہے مس جولیا کہ جوانا اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ مجھے اب اس کے ماسٹر علی عمران سے ملنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے بس یوں سمجھئے کہ جیسے کوئی انتہائی وحشی آدمی یکلخت انتہائی مہذب ہو گیا ہو۔ میں آپ کو صحیح کیفیت بیان نہیں کر سکتا"---- بلاشر نے کہا اور سب ہنس پڑے۔ ہیلی کاپٹر اب سمندر پر اڑتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا اور پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد انہیں دور سے ایک جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

"کیا یہی وہ جزیرہ ہے جس کا نام جیرم نے لیا تھا"---- جولیا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جزیرے پر پہنچ کر بلاشر نے پہلے تو ایک چکر لگایا اور پھر ایک مناسب جگہ پر اس نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ جزیرے پر کسی قسم کی کوئی حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے زمین پر اترتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔ وہاں واقعی اس طرح خوفناک ملبہ پڑا دکھائی دے رہا تھا کہ کوئی زیر زمین عمارت پھٹ کر ملبے کی صورت میں باہر آ گری ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے

پورا جزیرہ چھان مارا لیکن وہاں واقعی کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔ پھر انہوں نے ملبہ ہٹانا شروع کر دیا اور عمارت کے باقی بچ جانے والے حصوں کی تلاشی لی لیکن وہاں نہ ہی عمران کی لاش موجود تھی اور نہ ہی ایسے آثار نظر آئے جس سے پتہ چلتا کہ عمران زخمی ہوا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران یہاں سے بھی جا چکا ہے۔ لیکن کہاں"---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ اس قدر تباہی کے باوجود بھی عمران صاحب بچ گئے اور پھر یہاں تو کوئی ایسی چیز بھی نظر نہیں آ رہی جس سے عمران صاحب جزیرے سے باہر جا سکتے۔ کہیں وہ اڑنا تو نہیں جانتے"۔ بلاشر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ تو عمران ملے تو پتہ چلے گا کہ وہ کس طرح یہاں سے نکلا ہے اور مجھے یقین ہے کہ کوئی آسان اور سادہ سی ترکیب ہی ہو گی"۔ جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کاپٹر پر دور دور تک علاقہ چیک کرنا چاہئے"---- صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آیئے کر لیتے ہیں۔ میں نے اس بار فیول ٹینک فل کرا لیا ہے"---- بلاشر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار سمندر کی چیکنگ کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل چیکنگ کے باوجود انہیں عمران نظر نہ آیا اور جب ایک بار پھر فیول ختم ہونے کے قریب ہو گیا تو مجبوراً انہیں بے نیل و مرام واپس

جانا پڑا۔

"اب کیا کیا جائے۔ کہاں تلاش کیا جائے عمران کو"---- جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر بلاشر۔ آپ پلیز فیول ٹینک دوبارہ فل کرا لیں۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے اور میں اس آئیڈیے پر کام کرنا چاہتا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں"---- بلاشر نے جواب دیا۔

"رابرٹ۔ بلاشر کو رقم دے دو یہ خواہ مخواہ کیوں زیر بار ہوں"۔ جولیا نے صفدر کا فرضی نام لیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس جولیا"---- بلاشر نے کہا لیکن صفدر نے اٹھ کر بڑے نوٹوں کی گڈی زبردستی بلاشر کے پہلو میں ڈال دی۔

"کیا آئیڈیا ہے تمہارے ذہن میں"---- جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس جزیرے پر سمندری لہروں کے مخصوص بہاؤ کا تجزیہ کیا ہے۔ ظاہر ہے یہاں عمران صاحب کے پاس کوئی لانچ تو نہیں ہو گی کہ وہ اپنی مرضی سے سفر کر سکیں اس لئے یقیناً وہ کسی ایسی خودساختہ کشتی میں جزیرے سے نکلے ہوں گے جو سمندری لہروں کے بہاؤ کے رخ پر سفر کرتی ہوئی آگے بڑھے گی۔ میں نے جزیرے کے چاروں اطراف کو چیک کیا ہے۔ تین اطراف میں ہم نے بہت دور تک چیکنگ کی ہے کیونکہ ان اطراف میں چھوٹے بڑے جزیرے بھی موجود ہیں

لیکن جنوبی سمت میں ہم تھوڑی ہی دور گئے ہیں کیونکہ ادھر نزدیک کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب جنوبی سمت ہی گئے ہو اس لئے اب میں جنوبی سمت کو دور تک چیک کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب کا کوئی نہ کوئی کلیو ہم حاصل کر لیں گے"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنوبی سمت میں تقریباً ڈیڑھ سو بحری میلوں تک کوئی جزیرہ نہیں ہے اور پھر اس طرف سمندر خاصا طوفانی ہے اس لئے ادھر اگر عمران صاحب گئے ہوں گے تو اب میں کیا کہوں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"بہرحال چیکنگ کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ظاہر ہے ویسے بھی تو ان کے پاس آگے بڑھنے کا اور کوئی راستہ موجود نہ تھا۔

مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی یکلخت بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک جدید ترین بحری جہاز کا آپریشن روم تھا۔ یہاں ہر طرف چیکنگ مشینیں نصب تھیں جن پر موجود سکرینوں پر دور دور تک سمندر کا منظر واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ یہ ایکریمین نیوی کا جدید جنگی بحری جہاز تھا جو مسلسل سمندر میں گشت کرتا رہتا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین پر لگی ہوئی ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرینوں میں سے ایک پر نظر آنے والا منظر تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر ایک تختہ پانی میں بہتا ہوا نظر آنے لگا جس پر ایک آدمی اس طرح چمٹا ہوا ہے جیسے چھپکلی کسی چیز سے چمٹ جاتی ہے۔ اس آدمی کے جسم میں کوئی حرکت نہ تھی۔

"اوہ۔ یہ کون ہے"---- اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

اور پھر اس نے جلدی سے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن بول رہا ہوں"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈکسن بول رہا ہوں کیپٹن۔ آپریشن روم سے۔ تھری ایکس سکرین پر ایک عجیب منظر نظر آ رہا ہے۔ ایک تختے پر کوئی آدمی چمٹا ہوا بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔ یہاں سے وہ تقریباً پچاس بحری میل کے فاصلے پر ہے"---- ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"تختے پر آدمی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ علاقہ تو انتہائی طوفانی ہے۔ کون ہو سکتا ہے"---- کیپٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اسے یہاں لانے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے"---- ادھیڑ عمر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں کشتی بھجواتا ہوں۔ تم کشتی والوں کی رہنمائی کرتے رہنا"---- کیپٹن نے جواب دیا اور ادھیڑ عمر نے او کے کہہ کے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سائیڈ سے لٹکا ہوا ہیڈ فون ہک سے نکال کر اپنے سر پر چڑھا لیا اور مشین کی ناب کو دوبارہ گھمانا شروع کر دیا اور منظر تیزی سے سمٹتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک تیز رفتار کشتی کو سکرین پر دوڑتے ہوئے دیکھا۔

"ہیلو ہیلو۔ فرام بوٹ تھرٹین کالنگ"---- ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ یو"---- اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"رہنمائی کرو"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور راجر نے اس کی رہنمائی کرنا شروع کر دی اور کشتی اس کی رہنمائی میں اپنا رخ موڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی اور پھر کچھ دیر بعد اس نے کشتی کو تختے کے قریب پہنچتے دیکھ لیا۔ تختے کو پہلے ہک کیا گیا اور پھر اسے کشتی کے قریب لے آ کر کشتی میں موجود افراد نے تختے پر پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر کشتی میں ڈالا اور تختے کو ہک سے آزاد کر دیا۔

"کیا یہ زندہ ہے"---- راجر نے پوچھا۔

"ہاں۔ زندہ تو ہے لیکن اس کی حالت بیحد خستہ ہے۔ شاید ہی بچ سکے۔ کوئی ایشیائی لگتا ہے"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ایشیائی۔ حیرت ہے یہ یہاں کیا لینے آیا ہو گا"۔ راجر نے کہا۔

"دیکھو اگر زندہ بچ گیا تو تب ہی معلوم ہو سکے گا"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور راجر نے او کے کہہ کر مشین کا ایک بٹن آف کیا اور پھر سر سے ہیڈ فون اتار کر اس نے ہک میں لٹکایا اور سٹول سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عرشے پر پہنچ چکا تھا۔ جہاز پر اس دوران تقریباً سب کو اس آدمی کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ یہ آدمی کون ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کسی کو بھی اس سوال کے جواب کا علم نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد بوٹ واپس پہنچ گئی اور پھر اس آدمی کو اٹھا کر جہاز پر لے آیا گیا اور پھر اسے فوری طور پر جہاز کے اندر بنے ہوئے ہسپتال

کے بیڈ پر پہنچا دیا گیا اور ڈاکٹروں نے اس کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی شدید جدوجہد کے بعد اس آدمی کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی۔

"اسے ابھی آرام کرنے دیں ورنہ یہ ختم ہو جائے گا۔ کم از کم دو گھنٹے"---- ڈاکٹر نے کیپٹن سے کہا اور کیپٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ ہسپتال کے کمرے سے نکل کر واپس اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور جہاز کا سیکورٹی آفیسر رافیل تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر عجیب جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا رافیل۔ تم بہت پرجوش نظر آ رہے ہو"---- کیپٹن نے آنے والے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا کیپٹن۔ یہ آدمی جسے جہاز پر لایا گیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا کا مشہور سیکرٹ ایجنٹ جس سے پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں اور سیکرٹ ایجنسئز خوفزدہ رہتے ہیں"۔ رافیل نے جواب دیا اور کیپٹن چونک پڑا۔

"علی عمران۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو"---- کیپٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ میں ایکریمین لاسٹر ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں اور اس ایجنسی کے تحت میں نے آٹھ سال پاکیشیا میں گزارے ہیں۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں"۔

رافیل نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو اس کی یہاں اس طرح موجودگی کسی خطرے کا باعث ہو سکتی ہے"۔ کیپٹن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل ہو سکتی ہے۔ یہ چونکہ حد درجہ خطرناک آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ حالت اور اس انداز میں جہاز پر آمد کسی خاص پلان کے تحت ہو اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہئے"---- رافیل نے کہا۔

"او کے۔ میں ریڈ الرٹ کے آرڈر دے دیتا ہوں لیکن اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر اس سے اصل حالات کیسے معلوم ہو سکیں گے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ میں اس سے سب کچھ معلوم کر لوں گا۔ تم بہرحال ارد گرد کے ماحول سے چوکنا رہنا"---- رافیل نے کہا اور کیپٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ پوچھ گچھ میرے سامنے ہونی چاہئے۔ جب اسے ہوش آ جائے اور یہ کچھ کہنے کے قابل ہو جائے تو مجھے تم نے اطلاع دینی ہے"---- کیپٹن نے کہا اور رافیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ کیپٹن نے پہلے تو آپریشن روم میں کال کر کے وہاں کے انچارج ڈکسن کو ارد گرد کے علاقے پر نظر رکھنے کا حکم دیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی

آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن اے ایس سی تھری کالنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔ کیپٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ این سی ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"این سی ایس اے کے چیف مارشل سے میری بات کراؤ۔ اوور"---- کیپٹن نے کہا۔

"ہیلو۔ مارشل اٹنڈنگ۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن مارس بول رہا ہوں فرام اے ایس سی تھری۔ ہمارا جہاز اس وقت بلیو لائن سی میں گشت کر رہا ہے۔ ہم نے تختے پر بے ہوش پڑے ہوئے ایک ایشیائی کو چیک کیا ہے اور اسے ہم جہاز پر لے آئے ہیں۔ اس وقت وہ جہاز کے ہسپتال میں ہے۔ جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر رافیل ایکریمین سیکرٹ ایجنسی لاسٹر میں کام کرتا رہا ہے اور اس دوران وہ ایشیائی ملک میں بھی رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ سمندر سے ملنے والا ایشیائی پاکیشیائی ہے اور اس کا نام علی عمران ہے اور یہ انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں۔ شاید آپ اس میں دلچسپی لیں۔ اوور"---- کیپٹن نے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ رافیل نے علی عمران کا نام ہی لیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مارشل کی حیرت سے ڈوبی ہوئی آواز سنائی

دی۔

"ہاں۔ کیوں آپ اسے جانتے ہیں۔ اوور"---- کیپٹن نے چونک کر کہا۔

"اسے کون نہیں جانتا کیپٹن۔ اگر وہ واقعی وہی ہے تو پھر یوں سمجھئے کہ آپ نے اپنے جہاز میں ایٹم بم رکھ لیا ہے۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن کے چہرے پر پریشانی اور خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں اسے بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کرا دیتا ہوں۔ اوور"---- کیپٹن نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے ایسا کوئی کام نہیں کرنا۔ میں خود تمہارے جہاز پر آ رہا ہوں۔ میں خود عمران سے پوچھ گچھ کروں گا۔ البتہ تم نے اس دوران انتہائی محتاط رہنا ہے۔ اوور"---- مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ اوور"---- کیپٹن نے جواب دیا۔

"میں ایک گھنٹے کے اندر ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے سین کی طرح دوڑنے لگے جب وہ تختے پر تھا اور تختہ خوفناک طوفانی موجوں میں پھنس گیا تھا۔ اسے جزیرے سے نکلے ہوئے نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا اور بھوک اور پیاس سے اس کی حالت خاصی خستہ ہو رہی تھی اور پھر طوفانی موجوں نے تختے کو اس طرح اٹھا اٹھا کر پٹخنا شروع کر دیا کہ عمران کے لئے تختے پر ٹکے رہنا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ تختے سے اس طرح چمٹ گیا جیسے چھپکلی کسی چیز سے چمٹ جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر دھند سی چھاتی چلی گئی اور آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اس سمندر میں مچھلیوں کی خوراک بن جائے گا اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ لیکن اب آنکھیں کھلنے کے بعد جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو وہ اپنے آپ کو

ہسپتال کے کسی کمرے میں بیڈ پر پڑا ہوا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کے لئے شکر گزاری کے کلمات ادا ہونے لگے جس نے ایک بار پھر اسے یقینی موت سے بچا لیا تھا۔ کمرے کی ساخت اور پھر اسکے ارتعاش سے وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی بحری جہاز میں بنے ہوئے ہسپتال میں موجود ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے بے ہوشی کے عالم میں کسی بحری جہاز کے عملے نے دیکھ کر بچا لیا ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ ڈاکٹر ایکریمین تھا۔ ڈاکٹر نے جب اسے بیڈ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو ہوش آگیا ہے جناب۔ آپ واقعی بیحد خوش قسمت آدمی ہیں کہ ایک یقینی موت سے بچ گئے ہیں"---- ڈاکٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے عمران کو دوبارہ بیڈ پر لٹا کر اس کا معائنہ کرنا شروع کر دیا۔

"شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن کیا یہ ایکریمین جہاز ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ ایکریمین گشتی جہاز ہے اے ایس سی تھری آپریشن روم کی سکرین پر آپ کو پچاس بحری میل دور ایک تختے سے چمٹے ہوئے دیکھا گیا تو ایک بوٹ بھیجی گئی اور آپ کو یہاں جہاز پر لایا گیا۔ آپ کی حالت بیحد خستہ تھی۔ ہم تو آپ کو دیکھ کر ناامید ہو گئے تھے لیکن آپ کی قوت مدافعت واقعی حیرت انگیز ہے کہ جیسے ہی آپ کا

علاج شروع کیا گیا آپ کی حالت سنبھلتی چلی گئی اور اب آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ ویسے کیا آپ واقعی انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں"---- ڈاکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر مسکرا دیا۔

"جہاز کے چیف سیکورٹی آفیسر رافیل کا کہنا ہے کہ آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ پاکیشائی ہیں اور دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ رافیل ایک ایکریمین سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اور اس سلسلے میں وہ کئی سالوں تک پاکیشیا میں رہا ہے۔ پھر ایکریمین نیوی کی سپیشل سیکرٹ ایجنسی کا چیف مارشل بھی خصوصی طور پر آپ سے پوچھ گچھ کے لئے جہاز پر آیا ہے۔ اب جب میں جا کر انہیں آپ کے ہوش میں آنے کے متعلق بتاؤں گا تو وہ یہاں آ جائیں گے لیکن آپ کے چہرے کی معصومیت اور سادگی تو بتا رہی ہے کہ آپ بیحد سیدھے سادھے آدمی ہیں"---- ڈاکٹر نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ ڈاکٹر"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر مائیکل ہے"---- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر مائیکل۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ میں پاکیشائی ہوں لیکن یہ بات غلط ہے کہ میں خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہوں البتہ یہ بات درست ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہوں۔ کیا آپ میرا

ایک کام کریں گے"---- عمران نے کہا۔

"کون سا کام"---- ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"رافیل اور مارشل کو میرے ہوش میں آنے کی اطلاع دینے سے پہلے کیا آپ مجھے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کا مجھ پر احسان ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر رافیل کے پاس ہی ہے یا آپریشن روم میں ہے اس لئے اگر میں چاہوں بھی سہی تو بھی آپ کی فرمائش پوری نہیں کر سکتا"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"---- عمران نے کہا تو ڈاکٹر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران دراصل چاہتا تھا کہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر کے انہیں کم از کم اپنے متعلق اطلاع کر دے لیکن ظاہر ہے ابھی ایسا ممکن نہ تھا۔ بہرحال اسے اطمینان تھا کہ ایکریمین نیوی یا حکام کے ساتھ تو اس کا کوئی جھگڑا نہیں ہے اور نہ ہی وہ ان کے خلاف کسی مشن پر کام کر رہا ہے اس لئے ظاہر ہے وہ اسے واپس بھجوا دیں گے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے اور ان میں سے جو آدمی آگے تھا اسے دیکھ کر عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ مارشل تھا۔ ایکریمیا کا ایک معروف ایجنٹ۔ جب پہلے ڈاکٹر نے مارشل کا نام لیا تھا تو عمران کے ذہن میں اس آدمی کے بارے میں خیال تو آیا تھا لیکن اب اسے دیکھ کر وہ پہچان

گیا تھا کہ یہ وہی مارشل ہے۔

"ہیلو علی عمران۔ تم کم از کم مجھے تو اچھی طرح پہچانتے ہو گے۔ نئی زندگی مبارک ہو"---- مارشل نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو مارشل۔ مبارک باد کا شکریہ۔ ویسے جب ڈاکٹر نے میرے سامنے مارشل کا نام لیا تو میں حقیقتاً بیحد خوفزدہ سا ہو گیا تھا کہ میرے تصور میں بڑی بڑی مونچھیں' لمبا سا خاکی کوٹ' سر پر پی کیپ اور ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا بردار آ گیا تھا"---- عمران نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا تو مارشل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ رافیل ہے۔ اس جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اس نے تمہیں پہچانا تھا"---- مارشل نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر رافیل نے بھی مصافحہ کیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں کی بجائے میرے آفس میں بیٹھ کر اطمینان سے بات چیت کریں۔ کیا تم چل سکتے ہو"---- مارشل نے کہا۔

"پانی پر چلنا تو ابھی تک نہیں آیا البتہ جہاز پر تو چل سکتا ہوں"---- عمران نے جواب دیا اور مارشل ایک بار پھر ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس نما کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں جہاز کا کیپٹن بھی موجود تھا اور مارشل نے کیپٹن سے بھی عمران کا تعارف کرایا۔

"کیا آپ مجھے پانی پلوا سکتے ہیں۔ نجانے کتنے گھنٹوں سے میں نے پانی نہیں پیا"---- عمران نے کہا تو کیپٹن نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر

کسی کو شراب لانے کے لئے کہا۔

"ارے ارے۔ پلیز میں شراب نہیں پیتا"---- عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا تو کیپٹن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن بہرحال اس نے سادہ پانی لانے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی کافی کا بھی آرڈر دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد پانی اور کافی سرو کر دی گئی۔ عمران نے منرل واٹر کی پوری بوتل حلق سے اتار لی اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ گو ڈاکٹروں نے اسے گلوکوز لگا کر اس کے جسم میں پانی کی کمی کسی حد تک ختم کر دی تھی لیکن اس کے باوجود پانی پینے سے عمران کو بڑا سکون محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا اب تم ہمیں تفصیل سے بتاؤ گے کہ تم اس طرح تختے پر کیسے سمندر میں بھٹک رہے تھے۔ کیا مشن تھا تمہارا"---- مارشل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مشن زندگی بچانا تھا اور تختہ ایک ویران جزیرے سے ہاتھ لگ گیا تھا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کیا حیثیت رکھتے ہو اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سے یہاں صرف اس لئے نہ آئے ہو گے کہ تختے پر لیٹ کر اس طرح سمندر کی سیر کرو۔ ظاہر ہے تمہارے اس طرح ملنے پر ہمارے ذہنوں میں بے شمار سوالات پیدا ہو گئے ہیں اور ان سوالات کی وجہ سے مجھے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے خود یہاں آنا پڑا ہے۔ رافیل نے تمہیں پہچان لیا تھا اس لئے کیپٹن

نے ایکریمین نیوی ہیڈ کوارٹر میں تمہاری جہاز پر آمد کی اطلاع دے دی ہے اس طرح یہ اطلاع ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچ چکی ہے اور وہ سب اس طرح اچانک تمہاری جہاز پر آمد پر پریشان ہیں اور مجھے واپس جا کر انہیں مطمئن کرنا ہو گا اس لئے پلیز تم مجھے سب کچھ بتا دو"---- مارشل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک تنظیم ہے وی آئی پی۔ دوسری تنظیم ہے اولڈ فورٹ اور تیسری تنظیم ہے کارگن۔ کیا تم ان تنظیموں کے بارے میں کچھ جانتے ہو"---- عمران نے کہا تو مارشل بے اختیار چونک پڑا۔

"وی آئی پی کے بارے میں تو سنا ہوا ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے اور سائنسی ایجادات اور انتہائی جدید ترین اسلحے کو ڈیل کرتی ہے لیکن باقی دو کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مگر تمہارا ان سے کیا تعلق ہے"---- مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس دوران رافیل نے کافی تیار کی اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے، ایک مارشل اور ایک کیپٹن کے سامنے رکھ کر ایک پیالی اپنے سامنے رکھ لی۔

"شکریہ"---- عمران نے کہا اور پیالی اٹھا کر اس نے کافی کا گھونٹ لیا اور پھر پیالی میز پر رکھ دی۔

"مارشل۔ میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیتا ہوں۔ یقین کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی ہے لیکن چونکہ نہ ہی میں کسی مشن پر ہوں اور نہ ہی ایکریمیا کے خلاف کام کر رہا ہوں بلکہ اس بار میں خود مشن

میں استعمال کیا گیا ہوں اس لئے میں کوئی چیز چھپاؤں گا نہیں۔ ہوا یہ کہ مجھے رات کو سوتے ہوئے میرے فلیٹ سے بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک جزیرے پر تھا جس کا نام مجھے نانجی بتایا گیا۔ میں وہاں اکیلا تھا۔ وہاں ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس ٹرانسمیٹر پر کال آئی۔ کوئی شخص پرائمر بول رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وی آئی پی نامی کسی تنظیم کا سیکشن چیف ہے اور اس نے مجھے اغوا کرایا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس تنظیم کی لیبارٹریاں ہیں جہاں جدید ترین اسلحے پر کام ہوتا ہے اور بڑے بڑے سائنس دان ان لیبارٹریوں میں کام کرتے ہیں۔ ان سائنس دانوں نے ایک مادہ دریافت کیا ہے جس کا نام انہوں نے تنظیم کے نام پر وی آئی پی رکھا ہے۔ وی آئی پی مادہ میں توانائی کا لامحدود ذخیرہ ہے۔ ایسا ذخیرہ جسے جس قدر خرچ کیا جائے خرچ نہیں ہوتا۔ اس طرح اگر اس مادہ سے اسلحہ تیار کیا جائے تو یہ اسلحے کے بڑے بڑے گوداموں سے زیادہ قیمتی ہو گا کیونکہ اس کی توانائی خرچ ہونے کے باوجود خرچ نہیں ہوتی۔ مثلاً وی آئی پی مادے کو کسی گن میں استعمال کیا جائے تو اس گن کو جس قدر چاہے استعمال کرو اس کا میگزین مسلسل اور ہمیشہ کام کرتا رہے گا لیکن اس مادے کو اسلحے میں استعمال کرنے میں ایک سائنسی رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی جسے کوئی سائنس دان حل نہیں کر سکتا۔ پھر نجانے اس پرائمر کو کیسے اس بات کا پتہ چلا یا اس نے معلوم کر لیا کہ پوری دنیا میں صرف میں ہی ایک ایسا آدمی ہوں جو اس رکاوٹ کو دور کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے

اس جزیرے پر ایک عورت جس کا نام ڈیمی تھا' کو وہ فارمولا دے کر میرے پاس بھیجا۔ میں نے جب اس فارمولے کو چیک کیا تو اس میں واقعی ایک سائنسی رکاوٹ موجود تھی لیکن یہ رکاوٹ ایسی تھی جسے انتہائی آسانی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ میں حیران تھا کہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کا فارمولا دوسرے سائنس دانوں کے ذہن میں کیوں نہیں آیا۔ بہرحال میں نے اسے حل کر دیا تو وہ عورت فارمولا لے کر اس جزیرے کی ایک سائیڈ پر گئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید اسے لینے کے لئے کوئی لانچ آئے گی تو میں اس پر قبضہ کر لوں گا لیکن وہ عورت اچانک غائب ہو گئی۔ میں بیحد حیران ہوا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہاں وی آئی پی کی کوئی آبدوز موجود تھی جس کے ذریعے وہ عورت چلی گئی اور میں اس جزیرے پر موجود عمارت میں اکیلا رہ گیا۔ پھر اچانک اس عمارت کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا۔ میں اس وقت اتفاقاً عمارت سے باہر آیا ہوا تھا اس لئے بچ گیا لیکن اب وہاں سے نکلنا میرے لئے مسئلہ بن گیا۔ بہرحال میں نے ادھر ادھر سے لکڑیاں اکٹھی کیں اور ان کی مدد سے ایک چھوٹی سی کشتی بنائی اور پھر اس کشتی کے ذریعے میں اس جزیرے سے نکل کھڑا ہوا۔ یہ کشتی مجھے ایک اور جزیرے پر لے گئی۔ وہاں اچانک مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو وہاں ایک عورت جوزفین موجود تھیں۔ اس نے بتایا کہ اس جزیرے کا تعلق سمگلنگ سے متعلق ایک تنظیم اولڈ فورٹ سے ہے اور چونکہ وی آئی پی نے مجھے موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے وہ بھی

مجھے ہلاک کر دے گی ورنہ اگر وی آئی پی کو پتہ چل گیا تو وہ اولڈ فورٹ کا بھی خاتمہ کر دے گی۔ جوزفین نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اب میں اتنا بھی گیا گزرا نہ تھا کہ اس عورت کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا۔ چنانچہ جزیرے پر موجود اس کے ساتھیوں کو میں نے ہلاک کر دیا اور پھر وہاں سے اس جوزفین کو ساتھ لے کر ایک لانچ میں چل پڑا۔ ہماری منزل بربن تھی کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور لانچ تباہ ہو گئی۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ایک ہسپتال کے بیڈ پر تھا۔ وہاں ایک عورت کیتھرین موجود تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق ایک تنظیم کارگن سے ہے اور کارگن بھی اس وی آئی پی فارمولے پر کام کر رہی تھی۔ اس نے بھی مجھ سے وعدہ کیا کہ اگر میں اس سائنسی رکاوٹ کو دور کر دوں تو وہ مجھے آزاد کر دے گی۔ چونکہ مجھے اس سائنسی فارمولے سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں نے دوبارہ اس پر کام کیا اور اسے حل کر دیا۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک بار پھر ایک جزیرے پر تھا۔ اس جزیرے میں انڈر گراؤنڈ عمارت تھی۔ کیتھرین بھی وہاں موجود تھی اس نے نجانے کیوں مجھے براہ راست ہلاک کرنے کی بجائے ایک وائرلیس کنٹرول بم کے ذریعے اس عمارت کو تباہ کر دیا تاکہ میں بھی ہلاک ہو جاؤں لیکن شاید قدرت کو میری زندگی مقصود تھی اس لئے میں ایک بار پھر بچ گیا۔ وہاں سے نکلنے کے لے میرے پاس کوئی چیز نہ تھی البتہ ایک تختہ مجھے وہاں ساحل پر پڑا مل گیا اور پھر اللہ کا نام لے

کر میں اس تختے پر بیٹھا اور وہاں سے نکل کھڑا ہوا۔ پھر تختہ طوفانی لہروں میں پھنس گیا۔ میں تختے سے چمٹ گیا اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں یہاں ہسپتال کے بیڈ پر تھا اور اب آپ حضرات کے سامنے موجود ہوں"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مارشل‘ رافیل اور کیپٹن کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"واقعی تم خوش قسمت ترین انسان ہو کہ اس قدر خوفناک حادثات سے زندہ بچ گئے ہو۔ بہرحال جو کچھ تم نے بتایا ہے میں اس کی تحقیقات کراؤں گا اس کے بعد تمہیں واپس جانے کی اجازت دے دی جائے گی"---- مارشل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ میری ٹرانسمیٹر پر میرے ساتھیوں سے بات کرا دیں۔ وہ میری گمشدگی پر بیحد پریشان ہوں گے"---- عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ جب تک یہ ساری باتیں کنفرم نہ ہو جائیں اس وقت تک ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم فکر نہ کرو ہم صرف چند گھنٹوں میں یہ سب کچھ کنفرم کر لیں گے۔ تب تک تم آرام کرو"---- مارشل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کیپٹن اور رافیل۔ آپ دونوں عمران صاحب کے آرام کا خیال رکھیں گے"---- مارشل نے رافیل اور کیپٹن سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"آیئے عمران صاحب۔ میں آپ کو ایک کمرے میں لے چلوں تاکہ آپ وہاں آرام کر سکیں"---- رافیل نے کہا اور عمران سرہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔ وہاں بیڈ بھی موجود تھا اور کرسیاں بھی۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے اب زیادہ فکر نہ تھی کیونکہ وہ کسی بھی وقت یہاں سچویشن کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ بہرحال اب وہ محفوظ تھا اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن ابھی اسے وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے کی چھت سے کھٹاک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ یکلخت چھت سے سرخ رنگ کی گیس کا مرغولہ سا نکل کر سیدھا اس کے چہرے سے آ ٹکرایا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سرخ رنگ کی دھند میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بیحد کوشش کی لیکن بے سود۔ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں اس کے احساسات فنا ہو گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کا چھوٹا سا نقطہ ابھرتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر بھی روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ ابھرا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا چلا گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ تھا تو ایک آرام دہ انداز میں سجے ہوئے بیڈ روم میں لیکن یہ وہ کمرہ نہ تھا

جس میں رافیل اسے چھوڑ کر گیا تھا اور کمرے میں وہ مخصوص ارتعاش بھی موجود نہ تھا جو بحری جہاز کے کمروں میں محسوس ہوتا تھا۔ فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور میز کے ساتھ ساتھ کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے اپنے جسم کو دیکھا تو اس کے جسم پر عام سی شرٹ اور پتلون تھی اور اس کے جوتے بھی موجود نہ تھے۔ بیڈ کے نیچے ربڑ کے سلیپر رکھے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے نیچے اترا اور سلیپر پہن کر وہ کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک کھٹک کی آواز سن کر عمران تیزی سے مڑا۔

"ہیلو عمران۔ میں مارشل بول رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم اس وقت ایک ایسی جگہ پر موجود ہو جہاں سے تم کسی طور پر بھی ہماری مرضی کے بغیر باہر نہ جا سکو گے البتہ یہاں اس عمارت میں جسے ہم زیرو روم کہتے ہیں تمہیں کھانے پینے کی ہر چیز مہیا کر دی گئی ہے۔ یہاں ایک لائبریری بھی ہے جس میں تمہارے مطلب کی کتب وافر تعداد میں موجود ہیں۔ تمہیں یہاں اس وقت تک رہنا ہو گا جب تک کہ ہم وی آئی پی اور کارگن سے وی آئی پی مادے کا فارمولا حاصل نہیں کر لیتے اور ان دونوں تنظیموں کا خاتمہ نہیں کر دیتے۔ اس کے بعد اس فارمولے کا جائزہ ایکریمین سائنس دان لیں گے۔ تمہیں یہاں اس لئے پابند کیا جا رہا ہے کہ اگر فارمولے کے سلسلے میں تمہاری مدد کی ضرورت پڑے تو تم سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ضرورت نہ پڑی تو پھر تمہیں

آزاد کر دیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو گے۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو سامنے الماری میں ایک سپیشل ٹائپ کا ٹرانسمیٹر موجود ہے تم اس کا بٹن آن کر دینا تمہاری مجھ سے بات ہو جائے گی اور تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو گی وہ مہیا کر دی جائے گی۔ گڈ بائی" ---- مارشل کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز کے ساتھ ہی سپیکر آف ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس کی نشاندہی مارشل نے کی تھی۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں واقعی ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا جو فکسڈ فریکونسی کا تھا۔ عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس۔ مارشل بول رہا ہوں۔ اوور" ---- بٹن دبنے کے چند لمحوں بعد مارشل کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں مارشل۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم یا تمہارے اعلیٰ حکام مجھے میری مرضی کے بغیر یہاں پابند نہیں کر سکتے اس لئے تمہاری اور تمہارے اعلیٰ حکام کی بہتری اسی میں ہے کہ تم اس قید خانے کا دروازہ خود ہی کھول دو۔ ورنہ اگر میں نے اسے توڑ دیا تو پھر تم بھی زندہ نہ رہو گے اور نہ ہی تمہارے اعلیٰ حکام۔ اوور"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں عمران۔ مجھے احساس ہے کہ تمہارے کیا جذبات ہوں گے لیکن ہم تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم تو تمہارا تعاون چاہتے ہیں۔ ویسے اس جگہ سے تم کسی

صورت بھی باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد وہ فارمولا حاصل کر لیں۔ اس کے بعد ہم خود تمہیں آزاد کر دیں گے۔ اوور" ---- مارشل نے کہا۔

"پھر مجھے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کر دو تاکہ میں اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر لوں۔ اوور" ---- عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران۔ جب تک ہم پوری طرح مطمئن نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم تمہیں کسی سے رابطے کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ اس طرح تمہارے ساتھی بھی یہاں پہنچ کر تمہیں آزاد کرا سکتے ہیں۔ اوور اینڈ آل" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹی سی عمارت کے ہر حصے کو چیک کر چکا تھا۔ یہ عمارت کسی بلبلے کے سے انداز میں تعمیر کی گئی تھی۔ اس میں اس کی سہولت کا ہر سامان مہیا کر دیا گیا تھا۔ لائبریری بھی موجود تھی۔ کھانے پینے کا سامان اور پانی بھی وافر مقدار میں موجود تھا۔ باتھ روم میں بھی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی لیکن اس عمارت میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشن دان اور نہ کھڑکی۔ بجلی کا نظام بھی خفیہ تھا اور ہوا بھی کسی خفیہ نظام کے تحت ہی اندر آ رہی تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ واپس بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کسی سکرین پر

اس کی حرکات کو چیک کیا جا رہا ہے کیونکہ اس کے ہوش میں آتے ہی مارشل نے اس سے بات کی تھی اور اسے کہا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے کمرے کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا تاکہ اس الیکٹرونک آئی کو چیک کر سکے جس کی وجہ سے اسے سکرین پر دیکھا جا رہا ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ اس الیکٹرونک آئی کو تلاش نہ کر سکا تو اس نے اس انداز میں سر جھٹکا جیسے اس نے تلاش ترک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے کرسی کی اونچی نشست سے سر ٹکا دیا۔

برسن کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا بھی موجود تھے۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے کیونکہ وہ سرتوڑ کوشش کے باوجود عمران کا سراغ نہ لگا سکے تھے۔ بلاشر انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اور وعدہ کر گیا تھا کہ وہ اپنے طور پر عمران کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر اسے کوئی کلیو مل گیا تو وہ انہیں اطلاع کر دے گا لیکن انہیں معلوم تھا کہ اب یہ کام بلاشر کے بس کا نہیں رہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے بات کر لی جائے"---- جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر چاہئے"---- جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبرز بتا دیئے گئے تو جولیا نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے۔ اسے پریس کر دیں"۔ صفدر نے کہا تو جولیا نے سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ بربن سے"---- جولیا نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"---- چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا تو جولیا نے اب تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم عمران کی تلاش میں ناکام رہے ہو"۔ ایکسٹو کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

"ہم نے عمران کو تلاش کرنے کی ہر لحاظ سے سرتوڑ کوشش کی ہے چیف۔ لیکن اب آگے کسی قسم کا کوئی کلیو موجود نہیں ہے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران نے ابھی تک نہ کوئی رابطہ کیا ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی خاص حالات کا شکار ہو چکا ہے۔ لیکن بہرحال اسے تلاش

کرنا ہے۔ تم نے جس علاقے میں عمران کو تلاش کیا ہے اس علاقے میں ایکریمین نیوی کے جہاز بھی گشت کرتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ عمران کو کسی ایسے ہی جہاز نے چیک کر لیا ہو اور وہ ان کی قید میں ہو یا بے ہوشی کے عالم میں ہو۔ بربن میں ایکریمین نیوی کا ایک سیکشن ہیڈکوارٹر موجود ہے جسے سب میرین سب ہیڈکوارٹر کہا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں وہاں سے عمران کا کوئی کلیو مل جائے"---- چیف نے کہا۔

"یس سر۔ ہم معلوم کرتے ہیں"---- جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ چیف کے کہنے پر اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے مایوسی کی اتھاہ تاریکیوں میں امید کی مشعل روشن ہو گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"چیف نے واقعی درست بات کی ہے۔ ہمیں خود اس کا خیال رکھنا چاہئے تھا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی تو چیف کی خوبی ہے کہ وہ ہر اس پہلو کو مدنظر رکھتا ہے جسے ہم نظرانداز کر جاتے ہیں"---- تنویر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ بلاشر سے کہا جائے کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرے۔ وہ زیادہ آسانی سے یہ سب پتہ کر لے گا"---- جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کہیں وہ ہماری وجہ سے تنگ نہ ہو رہا ہو"---- جولیا

نے کہا۔

"ارے نہیں جس جولیا۔ بلاشر میرا ایسا دوست ہے جو میرے لئے جان بھی دے سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ مخالف ٹیم میں ہونے کے باوجود ہمارے ساتھ اس طرح کام کر رہا ہے جیسے ہماری تنظیم کا رکن ہو"---- جوانا نے کہا۔

"او کے۔ پھر اس سے بات کرو"---- جولیا نے کہا اور جوانا نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلاشر جاتے ہوئے اسے اپنا فون نمبر دے گیا تھا۔

"بلاشر فلائنگ کلب"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلاشر سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست جوانا بول رہا ہوں"---- جوانا نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلاشر بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد بلاشر کی آواز سنائی دی۔

"جوانا بول رہا ہوں بلاشر۔ تمہارے ذمہ ایک کام لگانا چاہتا ہوں۔ یہاں ایکریمین نیوی کا سب ہیڈ کوارٹر ہے جسے سب میرین سیکشن ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے ناں"---- جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں کیا کرنا ہے"---- بلاشر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ ماسٹر کو ایکریمین نیوی کے کسی جہاز نے بچا کر کسی ہسپتال پہنچا دیا ہو یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ قید کر لیا ہو کیونکہ ایکریمین بھی ماسٹر سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ کیا تم وہاں سے حتمی معلومات حاصل کر سکتے ہو"---- جوانا نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ وہاں میرا ایک گہرا دوست موجود ہے۔ میں ابھی آدھے گھنٹے بعد تمہیں فون کرتا ہوں"---- بلاشر نے کہا تو جوانا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر آدھا گھنٹہ گزرنے سے بھی پہلے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جوانا نے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- جوانا نے کہا۔

"بلاشر بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے ماسٹر کا کھوج لگا لیا ہے لیکن یہ بات فون پر بتانے کی نہیں ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ معلوم کر سکوں کہ تم ہوٹل میں موجود ہو یا نہیں"---- بلاشر کی آواز سنائی دی۔

"جلدی آؤ"---- جوانا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور رکھ دیا چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی دبا ہوا تھا اس لئے بلاشر کی بات سب نے سن لی تھی اور سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ چیف کا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے۔ عمران ایکریمین نیوی کی تحویل میں ہے"---- صفدر نے کہا۔

"لیکن معاملات کچھ پراسرار لگ رہے ہیں ورنہ ایک تو بلاشر اس

قدر محتاط نہ ہوتا کہ فون پر بات کرنے سے بھی گریز کرتا اور دوسرا عمران صاحب بھی آسانی سے وہاں سے فون یا ٹرانسمیٹر پر رابطہ ضرور کرتے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور سب کے کھلے ہوئے چہرے اس کی بات سن کر ایک بار پھر ست سے گئے۔

"جوزف۔ تم مسلسل خاموش ہو۔ کیا بات ہے"---- جوانا نے اچانک جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی طاری نظر آ رہی تھی۔

"باس پر کالی آنکھوں اور سرخ کلغی والی اس گدھ کا سایہ پڑ گیا ہے جو صرف رات کو اڑتی ہے اور جس کی اڑان انتہائی گھنے جنگلوں میں پائی جانے والی ابلتی ہوئی دلدلوں پر ہوتی ہے"---- جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تو پھر"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کالی آنکھیں اور سرخ کلغی والی اس گدھ کا سایہ جس پر پڑ جائے وہ باقی ساری عمر گھسٹتا رہتا ہے۔ مسلسل گھسٹتا رہتا ہے اور باس بھی تب سے مسلسل گھسٹ رہا ہے۔ اگر اس کالی آنکھوں اور سرخ کلغی والی گدھ کی دائیں آنکھ میں پرم کے خون کی سلائی نہ ڈالی گئی تو باس اسی طرح گھسٹتے گھسٹتے ایک روز جان دے دے گا"---- جوزف نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"---- جولیا نے کہا تو دروازہ کھلا اور بلاشر اندر داخل ہوا۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری سنجیدگی سے معلوم ہو رہا ہے کہ تم کوئی اچھی خبر نہیں لائے"---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب اس وقت ایکریمیا نیوی کی سیکرٹ ایجنسی کے چیف مارشل کی قید میں ہے اور مارشل نے اسے شمالی بحر اوقیانوس کے ایک دور افتادہ جزیرے راگورک میں قید کر رکھا ہے۔ یہ ایسا جزیرہ ہے جسے موت کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں ایسے قیدیوں کو رکھا جاتا ہے جن کے متعلق خطرہ ہو کہ وہ فرار ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ نہ ہی سمندر کے ذریعے اور نہ ہی فضا کے ذریعے کوئی آدمی وہاں پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی وہاں سے کوئی نکل سکتا ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ پوری تفصیل بتاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران صاحب ایک تختے پر لیٹے ہوئے انتہائی خستہ حالت میں ایکریمین نیوی کے ایک جہاز کے عملے کو ملے۔ انہوں نے انہیں جہاز پر اٹھا لیا۔ جہاز کے چیف سیکورٹی آفیسر نے عمران کو پہچان لیا اور اس نے کیپٹن کو اطلاع کر دی۔ کیپٹن نے ہیڈکوارٹر اطلاع دی تو ہیڈکوارٹر سے مارشل خود اس جہاز پر پہنچا اور اس نے عمران صاحب سے پوچھ گچھ کی اور پھر انہیں بے ہوش کر کے وہ اپنے

ساتھ لے گیا اور پھر انہیں موت کے جزیرے میں قید کر دیا گیا۔ یہ بھی بتا دوں کہ وی آئی پی کے چیف پرائمر کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے اور ایکریمین ایجنٹوں نے اس لیبارٹری پر بھی چھاپہ مارا ہے اور کئی سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا ہے جہاں کسی خاص پراجیکٹ پر کام ہو رہا تھا۔ اس طرح کارگن کی چیف کیتھرین کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور کارگن کی ایک لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور اس لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں بھی ایسے ہی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس پراجیکٹ پر وی آئی پی کی لیبارٹری میں کام ہو رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ اس پراجیکٹ کو ایکریمین حکام نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے اور عمران صاحب کو بھی اسی پراجیکٹ کے سلسلے میں قید میں رکھا گیا ہے"۔۔۔۔ بلاشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس جزیرے کے بارے میں مکمل تفصیل بتا سکتے ہو جہاں عمران کو قید میں رکھا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے تو تفصیل کا علم نہیں ہے البتہ یہاں ایک ایسا آدمی رہتا ہے جو ایکریمین نیوی سے ریٹائر ہوا ہے اور اس کی ساری زندگی بحر اوقیانوس میں ہی گزری ہے۔ اس کا نام تو آرنلڈ ہے لیکن اسے سب اولڈ گولڈ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اگر اسے معقول معاوضہ دیا جائے تو وہ آپ کی اس سلسلے میں مکمل رہنمائی کر سکتا ہے"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"اولڈ گولڈ کہاں مل سکے گا"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"یہیں بربن میں ہی رہتا ہے اگر آپ کہیں تو میں اسے بلا لوں"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ہاں اسے بلاؤ۔ جو معاوضہ تم کہو گے اسے دے دیا جائے گا لیکن ہمیں مکمل اور درست معلومات چاہئیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اسے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بلاشر بول رہا ہوں۔ بلاشر فلائنگ کلب سے۔ اولڈ گولڈ سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بلغم زدہ کھڑکھڑاتی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے سے ہی صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خاصی عمر کا آدمی ہے۔

"بلاشر بول رہا ہوں آرنلڈ۔ کیا تم دس ہزار ڈالر کمانا چاہتے ہو"۔ بلاشر نے کہا۔

"دس ہزار ڈالر۔ کیا تم ہوش میں ہو بلاشر"۔۔۔۔ بولنے والے کی آواز میں انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ پوری طرح ہوش میں ہوں۔ بولو کیا جواب ہے تمہارا"۔

بلاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہو گا پہلے یہ بتاؤ"---- آر نلڈ نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ بحراوقیانوس میں واقع ایک جزیرے کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ حتمی اور درست معلومات اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"---- بلاشر نے کہا۔

"آ بھی جائے تو مجھے اب اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے بولو کس جزیرے کے بارے میں معلومات چاہئیں"---- آر نلڈ نے کہا۔

"ہوٹل تھری سٹار کے روم نمبرون ٹوٹو سیکنڈ سٹوری پر آ جاؤ۔ میں وہیں موجود ہوں"---- بلاشر نے کہا۔

"روم نمبر ون ٹوٹو۔ سیکنڈ سٹوری۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور بلاشر نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو بلاشر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر خستہ سا لباس تھا۔ ویسے بھی اس کی معاشی حالت کچھ اچھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"آؤ آؤ آر نلڈ۔ اندر آ جاؤ"---- بلاشر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو آر نلڈ اندر داخل ہوا اور پھر حیرت سے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔

"یہ میرا دوست ہے جوانا اور یہ اس کے ساتھی ہیں۔ بیٹھو"۔ بلاشر

نے اس سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور آر نلڈ نے سب کو ہیلو کہہ کر ایک خالی پر بیٹھ گیا۔

"جوانا۔ اولڈ گولڈ کو دس ہزار ڈالر دے دو"---- بلاشر نے جوانا سے کہا تو جوانا نے سرہلاتے ہوئے جیب سے نوٹ نکالے اور گن کر آر نلڈ کی طرف بڑھا دیئے اور باقی اس نے واپس جیب میں ڈال لئے۔ اولڈ گولڈ نے نوٹوں کو اس طرح جھپٹا جیسے صدیوں بعد اسے اتنی بڑی دولت ملی ہو۔ وہ چند لمحے ان نوٹوں کو دیکھتا رہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے انہیں اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"ان نوٹوں کی وجہ سے میری زندگی میں مزید دس سالوں کا اضافہ ہو گیا ہے"---- آر نلڈ نے کہا اور بلاشر بے اختیار ہنس پڑا۔ باقی لوگ بھی مسکرا دیئے۔

"آر نلڈ۔ جوانا کے ماسٹر کو ایکریمین نیوی نے اس جزیرے پر قید کر دیا ہے جسے عام طور پر موت کا جزیرہ کہا جاتا ہے اور جوانا نے اپنے ماسٹر کو وہاں سے آزاد کرانا ہے۔ اس سلسلے میں تم نے ان کی مدد کرنی ہے"---- بلاشر نے کہا تو اولڈ گولڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"موت کا جزیرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو واقعی موت کا جزیرہ ہے۔ وہاں تو بغیر اجازت نہ کوئی داخل ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اندر سے باہر آ سکتا ہے"---- آر نلڈ نے کہا۔

"ہم نے اپنے آدمی کو وہاں سے نکالنا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر چاہے اس کے لئے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے اس لئے تم

ہمیں اس جزیرے کا محل وقوع اور اس کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہو بتا دو"---- جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تفصیلات بتا دیتا ہوں اس کے بعد کا تم نے خود سوچنا ہے"---- آرنلڈ نے کہا اور پھر اس نے جزیرے کے متعلق تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوسن بول رہی ہوں"---- دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"سوسن تم۔ کہاں سے بول رہی ہو"---- نوجوان نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"برمن سے بول رہی ہوں سکاٹ۔ تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے"---- سوسن نے بھی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"کیسی خوشخبری"---- نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"وی آئی پی کے پرائمر کے بارے میں تو تمہیں اطلاع مل چکی ہو گی"---- سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایکریمین ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے اور وی آئی پی کی لیبارٹری زیرو ون بھی ایکریمین ایجنٹوں نے تباہ کر دی ہے مگر اس بات سے میرے لئے خوشخبری کا کیا جواز ہے"---- نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ ساری کارروائی کس مقصد کے لئے کی گئی ہے"---- سوسن نے کہا۔

"کسی فارمولے کا چکر ہو گا اور کیا۔ تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو"---- نوجوان نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وی آئی پی کے سائنس دانوں نے ایک نیا مادہ دریافت کیا ہے جس کا نام بھی انہوں نے وی آئی پی رکھا ہے۔ اس مادے میں توانائی کا لامحدود ذخیرہ ہے۔ اس ذخیرے کو جس قدر بھی خرچ کیا جائے وہ ختم نہیں ہوتا بلکہ اتنی ہی توانائی ہر وقت اس میں موجود رہتی ہے۔ اس مادے سے وی آئی پی ایسے ہتھیار بنانا چاہتی تھی کہ جو استعمال ہونے کے باوجود خرچ نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں وی آئی پی گن کو جس قدر چاہو استعمال کرو۔ اس کا میگزین کبھی ختم نہ ہو گا۔ اس طرح دوسرے ہتھیار بھی بنائے جا سکتے ہیں"---- سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز اور انقلابی دریافت ہے۔ تو پھر"۔ نوجوان نے اس بار پوری طرح دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"ایک چانس ہے اگر ہم کوشش کریں تو یہ فارمولا ہم حاصل کر سکتے ہیں اور اس میں پیش آنے والی الجھن کو بھی دور کرا سکتے ہیں"۔

سوسن نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تفصیل سے بات کرو"۔ نوجوان نے کہا۔

"اس فارمولے میں ایک سائنسی الجھن پیش آ گئی تھی جو سائنس دانوں سے حل نہ ہو رہی تھی۔ پھر نجانے کس طرح پرائمر کو پتہ چل گیا کہ پاکیشیا کا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے اور جو سائنس دان بھی ہے اور دنیا کا مشہور سیکرٹ ایجنٹ بھی ہے وہ اس سائنسی الجھن کو دور کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس عمران کو پاکیشیا سے اغوا کرایا اور اسے اپنے مخصوص جزیرے نانجی میں قید کر دیا اور اس کی رہائی کی شرط یہ رکھی کہ وہ اس سائنسی الجھن کو دور کر دے۔ عمران نے تو واقعی یہ کام کر دکھایا تو پرائمر نے بجائے اسے آزاد کرنے کے اس جزیرے پر موجود اپنی عمارت کو میزائلوں سے تباہ کرا دیا تاکہ عمران ہلاک ہو جائے لیکن عمران جیسا آدمی اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہ تھا۔ چنانچہ وہ نہ صرف بچ گیا بلکہ اس جزیرے سے وہ ایک خود ساختہ کشتی میں بیٹھ کر فرار ہو گیا اور اولڈ فورٹ کے جزیرے پر پہنچ گیا۔ اولڈ فورٹ کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ ایک لحاظ سے وی آئی پی کی ذیلی تنظیم ہے۔ چنانچہ اس جزیرے کی انچارج جوزفین نے وی آئی پی کو خوشنودی کی خاطر عمران کو ہلاک کرانا چاہا لیکن عمران نے الٹا جزیرے پر موجود اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور جوزفین کو ایک لانچ میں لے کر برسن کے لئے روانہ ہو گیا لیکن

وی آئی پی کی چیکنگ آبدوز نے انہیں چیک کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے میزائل مار کر اس لانچ کو تباہ کر دیا۔ جوزفین تو ہلاک ہو گئی لیکن عمران زخمی حالت میں بچ گیا۔ ادھر کارگن بھی فارمولے کے پیچھے تھی۔ اسے پتہ چلا تو انہوں نے عمران کو زخمی حالت میں اٹھایا اور برسن میں اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر لے آئے۔ یہاں کی انچارج کیتھرین تھی۔ اس نے عمران کا علاج کرایا اور پھر اس سے ایک بار پھر کارگن کے لئے سائنسی الجھن دور کرائی لیکن کیتھرین نے بھی وی آئی پی والا عمل دوہرایا اور عمران کو اپنے ایک جزیرے پر قید کر کے وہ عمارت بم سے اڑا دی جس میں عمران موجود تھا لیکن عمران ان سب کی توقع کے خلاف ایک بار پھر بچ نکلا اور پھر وہ ایک تختے پر سوار ہو کر اس جزیرے سے بھی نکل گیا۔ پھر اسے سمندر کے اندر ایکریمین نیوی کے ایک گشتی جہاز نے چیک کیا اور اسے جہاز پر اٹھا لیا۔ اس جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر رافیل اسے پہچانتا تھا۔ اس نے کیپٹن کو اطلاع دی کیپٹن نے اپنے ہیڈکوارٹر اطلاع دی تو ایکریمین نیوی کی سیکرٹ ایجنسی کا چیف مارشل خود اس جہاز پر پہنچا۔ وہ بھی عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے عمران سے پوچھ گچھ کی تو عمران نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ اس پر مارشل نے اسے بے ہوش کر کے موت کے جزیرے پر قید کر دیا اور ایکریمین حکام کو اس کی تفصیل بتائی تو ایکریمین حکام نے اس مادے کو خود حاصل کرنے کا پلان بنایا اور پھر اس کے ایجنٹوں نے پرائمر کو ہلاک کر دیا۔ اس کی لیبارٹری تباہ کر دی۔ سائنس دانوں کو

ہلاک کر دیا اور وہ فارمولا اور مادہ لے اڑے۔ چونکہ یہ فارمولا اور مادہ کارگن کے پاس بھی تھا اس لئے انہوں نے کارگن کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تاکہ ایکریمیا کے علاوہ اور کسی کے پاس یہ انقلابی مادہ وی آئی پی نہ ہو۔ اب اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ عمران ان کی قید میں ہے اور وی آئی پی فارمولے پر بھی ایکریمین کی ایک خفیہ لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہوا"۔۔۔۔ نوجوان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وی آئی پی کا آدمی بلاشر میرا دوست ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ میرا تعلق بلیک شیڈو سے ہے۔ ویسے باتوں ہی باتوں میں اس بات کا ذکر آ گیا تو اس نے مجھے غیر متعلق سمجھتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔ اس کا ایک دوست ہے جوانا جو کسی زمانے میں پیشہ ور قاتل تھا اور ماسٹر کلر کا رکن تھا۔ ماسٹر کلر کو اس عمران نے ہی ختم کیا تھا اور جوانا اس کا ملازم بن کر پاکیشیا چلا گیا۔ عمران کا تعلق چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے جوانا اپنے ایک ساتھی جوزف اور پاکیشیا سیکرٹ سروٹ کے اراکین کے ساتھ عمران کی برآمدگی کے لئے برسن پہنچے۔ یہاں جوانا بلاشر سے ملا اور بلاشر نے دوستی کے ناطے اس کی مدد کی اس طرح بلاشر کو پوری تفصیل کا علم ہو گیا اور بلاشر نے مجھے بتایا تو میں نے اس فارمولے میں دلچسپی لی اور پھر میں نے اپنے طور پر باقی معلومات لیں اور اب تمہیں اطلاع دے رہی ہوں"۔

سوسن نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سوسن اگر اس مادے کو بلیک شیڈو نے حاصل کرنے کی کوشش کی تو پھر ہمیں براہ راست ایکریمین ایجنٹوں سے ٹکرانا پڑے گا"---- نوجوان نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک پلان موجود ہے اگر اس پر کام کیا جائے تو کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا اور فارمولا بھی بلیک شیڈو کے پاس پہنچ جائے گا اور عمران کو بھی وہاں سے نکال کر ہم اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں۔ ایکریمین ایجنٹ لاکھ سر پٹخیں انہیں کبھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ فارمولا کہاں گیا جبکہ ہم اپنی لیبارٹری میں خفیہ طور پر اسے تیار کر کے بین الاقوامی مارکیٹ میں فروخت کر سکتے ہیں اس طرح ہم اربوں کھربوں ڈالر کما سکتے ہیں اور یہ رقم اتنی ہے کہ بلیک شیڈو کو پوری دنیا کی طاقتور ترین تنظیم بنایا جا سکتا ہے"---- سوسن نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو کیا بات ہے لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آتا وی آئی پی اولڈ فورٹ یا کارگن کی حد تک تو معاملہ دوسرا تھا لیکن ایکریمیا جیسی سپرپاور سے براہ راست ٹکراؤ ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے"---- نوجوان نے کہا۔

"جس لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اس کا چیف سیکورٹی آفیسر میرے سیکشن کا آدمی ہے۔ ہم انتہائی خاموشی سے وہاں سے فارمولا حاصل کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کر کے اور سائنس دانوں کو ہلاک کر سکتے ہیں اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ایسا کس نے

کیا ہے اور فارمولا کہاں گیا ہے بلکہ وہ سمجھیں گے کہ فارمولا بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔ اس سیکورٹی آفیسر کو بھی بعد میں ہلاک کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ پلان ہمیشہ کے لئے راز میں رہ جائے۔ باقی رہا عمران تو موت کے جزیرے پر تمہارے آدمی جیکب کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مارشل وہاں موجود ہے اسے بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور جزیرے کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے اس طرح تمام الزام پاکیشیا سیکرٹ سروس پر آ جائے گا۔ ہمارا کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا۔ سب یہی سمجھیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کو نکال کر لے گئی ہے لیکن عمران ہماری تحویل میں ہو گا۔ ہم اسے اس وقت تک اپنی قید میں رکھیں گے جب تک کہ ہتھیار تیار نہیں ہو جاتا۔ جب ہتھیار تیار ہو جائے گا تو خاموشی سے اسے ہلاک کر دیا جائے گا"---- سوسن نے کہا۔

"لیکن ابھی تم خود بتا رہی ہو کہ عمران انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پھر ہر تنظیم کے ہاتھوں وہ بچ نکلا ہے۔ وہ ہماری قید میں کیسے رہے گا"---- نوجوان نے کہا۔

"اسے کریگ کوئلی ماٹن یعنی سی سی ایم انجکشن لگایا جا سکتا ہے جس سے اس کا نچلا دھڑ مفلوج ہو جائے گا اس طرح وہ کسی صورت بھی فرار نہ ہو سکے گا البتہ ہم اسے بتا سکتے ہیں کہ سی سی ایم کا انٹی انجکشن لگا کر اسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہمارے لئے کام کرے۔ اب اسے تو یہ معلوم نہ ہو گا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ جب کام ہو جائے گا تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا"---- سوسن نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے سوسن اسی لئے تو میں تمہاری قدر کرتا ہوں لیکن جیکب اتنا بڑا قدم اس وقت اٹھانے پر تیار ہو گا جب ہم اسے بلیک شیڈو میں اپنا حصے دار بنا لیں۔ میں اس سے وعدہ کر لوں گا مگر جب فارمولا مکمل ہو جائے گا تو پھر اسے بھی ہلاک کرنا ہو گا"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ سب کچھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم ذرا سی ہمت کر لیں۔ بہت بڑا چانس ہے یہ"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"او کے۔ اس کا مطلب ہے کہ کام شروع کر دیا جائے"۔ نوجوان نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بلاشر کی مدد سے موت کے جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ فوری طور پر وہاں حملہ کرنے والے ہیں اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے عمران کو وہاں سے نکال لو ورنہ اگر عمران ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کا ہمارے ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا اور جس طرح اس فارمولے کے ساتھ ساتھ ہر پارٹی عمران کو بھی اپنی قید میں رکھ رہی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران کے بغیر اس فارمولے پر کام کرنا بیکار ہے اس لئے تم فوری حرکت میں آ جاؤ اور موت کے جزیرے سے عمران کو اس طرح نکال لو کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے۔ میں یہاں لیبارٹری پر کام کرتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"لیکن عمران کو رکھا کہاں جائے۔ کیونکہ ظاہر ہے موت کے

جزیرے کی تباہی اور عمران کی وہاں سے گمشدگی پر ایکریمین سیکرٹ ایجنٹوں نے آسمان سے لے کر پاتال تک سب کچھ چھان مارنا ہے اور اگر انہیں بلیک شیڈو کے متعلق معمولی سا بھی کلیو مل گیا تو پھر بلیک شیڈو صرف نام کی ہی شیڈو نہیں رہ جائے گی بلکہ اصل شیڈو میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب عمران وہاں نہیں ملے گا تو پھر لامحالہ وہ بھی عمران کو تلاش کریں گے اس طرح ہم نے دو تلاش کرنے والوں سے عمران کو اس وقت تک بچانا ہے جب تک فارمولے پر کام مکمل اور تسلی بخش انداز میں نہیں ہو جاتا"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ جیکب کی مدد سے عمران کو موت کے جزیرے سے نکالو۔ اس وقت اسے بے ہوش ہونا چاہئے اور پھر اسے جیکب سمیت میرے پاس بھجوا دو اور اس کے بعد تم اسے اور جیکب کو بھی بھول جاؤ۔ باقی کام میں خود کر لوں گی"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"او کے۔ میں ابھی جیکب سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

میں نے لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر سے بات پہلے ہی کر لی ہے اور اس نے تیزی سے تمام انتظامات بھی مکمل کر لئے ہیں۔ اب اسے صرف گرین سگنل ملنے کی دیر ہے۔ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اور فارمولا میرے پاس پہنچ جائے گا لیکن میں یہ کام اس وقت کرنا چاہتی ہوں جب عمران کو اس موت کے جزیرے سے نکال لیا جائے گا لیکن

خیال رکھنا۔ جیکب سے کہہ دینا کہ عمران کو بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکالا جائے تاکہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اسے کون لے جا رہا ہے اور کہاں لے جا رہا ہے“---- سوسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ میں تمہیں جلد ہی خوشخبری سناؤں گا۔ گڈ بائی“---- نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کرسی سے اٹھا اور کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا باکس نما ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کیا تو ڈبے میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز ختم ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ سکاٹ کالنگ۔ اوور“---- نوجوان نے سیٹی کی آواز ختم ہوتے ہی کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ الزبتھ بول رہی ہوں۔ اوور“---- دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

”الزبتھ موت کے جزیرے پر جیکب کو مخصوص لائن پر کال کرو اور اسے کہو کہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھ سے فوری بات کرے فوری۔ اوور“۔ سکاٹ نے کہا۔

”اوکے۔ اوور“---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوور اینڈ آل“---- سکاٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس

نے تیزی سے اس پر ایک نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ موت کے جزیرے پر ایسے انتظامات ہیں کہ باہر سے سوائے مخصوص لائن کے وہاں کال نہیں کی جا سکتی البتہ وہاں سے جیکب اسے کال کر سکتا ہے۔ جیکب وہاں کے آپریشن روم کا انچارج تھا اور موت کے جزیرے پر نصب تمام سائنسی مشینری اس کے چارج میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس ڈبے میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ سکاٹ خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز مدھم ہوتے ہوتے ختم ہو گئی۔

”ہیلو۔ جیکب کالنگ۔ اوور“---- ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”سکاٹ بول رہا ہوں جیکب۔ اوور“---- سکاٹ نے کہا۔

”اوہ خیریت ہے۔ الزبتھ نے کہا کہ تم فوری طور پر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ اوور“---- جیکب کے لہجے میں پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

”میں نے سوسن سے بات کی ہے ہم دونوں تمہیں بلیک شیڈو میں تیسرا حصے دار اور تھرڈ چیف بنانے کے لئے تیار ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ بلیک شیڈو کھربوں ڈالر کما سکتی ہے اگر تم ہمت کرو تو۔ اوور“---- سکاٹ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ اچانک کھربوں ڈالر کہاں سے آ گئے اور تم مجھے حصہ دار بنانے پر بھی تیار ہو گئے ہو۔ یہ کوئی انقلاب

ہے۔ اوور"۔۔۔۔ جیکب کے لہجے میں انتہائی حیرت نمایاں تھی اور جواب میں سکاٹ نے اسے سوسن سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"منصوبہ تو اچھا ہے لیکن پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اوور"۔ جیکب نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ نیم رضامند ہو چکا ہو۔

"دیکھو جیکب۔ سوسن کی صلاحیتوں سے تو تم واقف ہو۔ وہاں لیبارٹری میں اس نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تم نے اپنا کام کرنا ہے اور پھر تم نے عمران سمیت سوسن کے پاس پہنچ جانا ہے۔ پھر سارا کام تم نے اور سوسن نے کرنا ہے اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ عمران کہاں گیا اور فارمولا کس کے پاس ہے۔ جب ہم ہتھیار بنا لیں گے تو پھر کھربوں ڈالر ہمارے پاس ہوں گے۔ پھر ہم اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ایکریمیا تو کیا پوری دنیا کی ایجنسیاں مل کر بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ یہ خوش قسمتی کا وقت ہے جیکب۔ بس ذرا سی ہمت کرنے کی بات ہے۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں عمران کو موت کے جزیرے سے نکال لوں اور پھر بربن میں سوسن کے پاس لے جاؤں۔ لیکن ظاہر ہے جب وہاں میری لاش نہ ملے گی تو ایکریمین ایجنسیاں سمجھ جائیں گی کہ یہ سارا کیا دھرا میرا ہے۔ پھر میں کیسے اپنی باقی زندگی گزار سکوں گا۔ اوور"۔۔۔۔ جیکب نے کہا۔

"جب وہاں مکمل تباہی ہو گی تو ظاہر ہے بے شمار لاشیں ٹکڑوں کی

صورت میں ملیں گی اور پھر کسی کو تمہارے متعلق تو گمان تک نہ ہو گا۔ تم اپنی مرضی کا میک اپ بھی کر سکتے ہو۔ سوچو جیکب۔ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ نے کہا۔

"پھر مجھے حلف دو کہ تم مجھے تھرڈ چیف بناؤ گے۔ اوور"۔ جیک نے کہا تو سکاٹ نے فوراً حلف دے دیا۔

"اوکے۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں تم سوسن کو اطلاع کر دو۔ میں مخصوص ہیلی کاپٹر پر بے ہوش عمران کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا۔ مجھے اس کارروائی میں صرف نصف گھنٹہ لگے گا۔ اوور"۔۔۔۔ جیکب نے کہا تو سکاٹ کا چہرہ فرط مسرت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ سکاٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ بول رہا ہوں۔ سوسن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ سکاٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سوسن بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سوسن کی آواز سنائی دی۔

"گڈ نیوز سوسن۔ جیکب مان گیا ہے۔ میں نے اسے حلف دے دیا

ہے کہ وہ تھرڈ چیف بھی ہو گا اور اسے حصہ بھی ملے گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں تمہیں اطلاع کر دوں۔ وہ نصف گھنٹے بعد بے ہوش عمران سمیت تمہارے پاس پہنچ جائے گا اس کے بعد وہ تمہارے پاس ہی رہے گا اور یہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے"---- سکاٹ نے معنی خیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سوسن کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"میں تمہارا مطلب سمجھتی ہوں سکاٹ۔ تم فکر مت کرو۔ ایک بار جیکب عمران کو لے کر میرے پاس پہنچ جائے پھر جیکب کے وجود سے یہ دنیا خالی ہو جائے گی"---- سوسن نے کہا تو سکاٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ پھر تم فارمولا حاصل کرنے کا کام شروع کر دو۔ کیونکہ عمران کے وہاں سے نکلتے ہی یوں سمجھو کہ پوری ایکریمین حکومت حرکت میں آ جائے گی"---- سکاٹ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو سب او کے ہو جائے گا۔ اب یہ میری ذمہ داری رہی"---- سوسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ جیسے ہی عمران تمہارے پاس پہنچے اور فارمولا بھی تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے میں انتظار کروں گا"---- سکاٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور

رکھا اور کرسی سے اٹھ کر اس نے پہلے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ ایک سائیڈ میں موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جو قسم قسم کی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ میز پر پہلے سے ایک گلاس موجود تھا۔ اس نے بوتل کھولی اور تھوڑی سی شراب گلاس میں ڈال کر اس نے گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے ریموٹ کنٹرولر کو اٹھایا اور اس کی مدد سے ایک کونے میں موجود ٹی وی آن کیا۔ پھر شراب پینے کے ساتھ ساتھ وہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سکاٹ نے ریموٹ کنٹرولر کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور پھر ریموٹ کنٹرولر میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- سکاٹ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سوسن بول رہی ہو سکاٹ۔ جیکب ابھی تک نہیں پہنچا اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی اطلاع ہے"---- سوسن کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے اسے سخت جدوجہد کرنا پڑے گی۔ جو کام اس کے ذمے ہے وہ آسان تو نہیں ہے جلد آ جائے گا۔ تم نے فارمولے کا کیا کیا"---- سکاٹ نے پوچھا۔

"وہاں بھی کام ہو رہا ہو گا۔ ابھی تک فارمولا بھی مجھ تک نہیں پہنچا"---- سوسن نے جواب دیا۔

"بہرحال ہمیں انتظار تو کرنا ہو گا۔ جب بھی جیکب آئے مجھے اطلاع کر دینا"---- سکاٹ نے کہا تو دوسری طرف سے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو سکاٹ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس نے گو سون کو تو تسلی دے دی تھی لیکن دل ہی دل میں وہ خود بیحد پریشان ہو رہا تھا کیونکہ اگر کام نہ ہو سکا تو نہ صرف اس کی اور سوسن کی بلکہ بلیک شیڈو کی پوری تنظیم شدید خطرے میں پڑ جائے گی لیکن ظاہر ہے انتظار کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا تھا۔

سمندر کی گہرائی میں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل غوطہ خوری کے جدید ترین لباس میں ملبوس تیزی سے موت کے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے صفدر تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھے۔ اولڈ گولڈ نے مزید بھاری رقم لے کر انہیں موت کے جزیرے میں داخل ہونے کے ایک خفیہ راستے کا پتہ بتا دیا تھا اور یہ راستہ سمندر کی گہرائی سے جاتا تھا۔ اسے بند کر دیا گیا تھا لیکن جو کچھ اس نے بتایا تھا اس کے مطابق اسے کھولا جا سکتا تھا۔ اولڈ گولڈ چونکہ اس جزیرے میں طویل عرصے تک کام کر چکا تھا اس نے واقعی اس جزیرے کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات مہیا کر دی تھیں۔ حتیٰ کہ جزیرے پر موجود افراد اس پر بنی ہوئی عمارت۔ انڈر گراؤنڈ عمارت وہاں نصب سائنسی حفاظتی آلات سب تفصیل انہیں معلوم ہو گئی تھی اور انہیں یقین تھا کہ وہ نہ صرف اس جزیرے میں داخل

ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ عمران کو بھی وہاں سے نکال لانے میں کامیاب رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے جزیرے پر کام کرنے کے لئے جدید ہتھیار اور سائنسی آلات بلاشر کی مدد سے خریدے اور پھر ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہ بحراوقیانوس کے ایک ساحلی علاقے راسکن پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک بڑی لانچ حاصل کی اور پھر اس لانچ کی مدد سے وہ موت کے جزیرے سے تقریباً بیس بحری میل کے فاصلے پر واقع ایک چھوٹے مگر بے آباد جزیرے تک پہنچ گئے۔ چونکہ موت کے جزیرے میں داخل ہونے اور وہاں سے عمران کو باہر نکالنے کے لئے انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا تھا اس لئے جولیا نے صفدر سے مشورے کے بعد صرف تین افراد کو جزیرے پر بھیجنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح صفدر کی سربراہی میں تنویر اور کیپٹن شکیل تیرتے ہوئے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جبکہ جولیا' بلاشر' جوزف اور جوانا کے ساتھ اسی جزیرے پر ہی رہ گئی تھی۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے عمران کو موت کے جزیرے سے نکال کر واپس اسی جزیرے پر پہنچنا تھا اور پھر وہاں سے ان کی واپسی شروع ہو جاتی۔ اس کے انتظامات بھی انہوں نے پہلے سے کر لئے تھے تاکہ اس سے پہلے کہ ایکریمین ایجنٹ ان کے پیچھے لگتے وہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے موت کا جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

"اب ہمیں احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ یقیناً جزیرے کے گرد سمندر کے اندر حفاظتی انتظامات موجود ہوں گے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور سر پر چڑھے ہوئے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر کے ذریعے اس کی آواز تنویر اور کیپٹن شکیل تک پہنچ گئی اور پھر ان کی رفتار سست ہو گئی۔ صفدر نے ہیلمٹ پر لگی ہوئی مخصوص قسم کی ٹارچ روشن کر دی اور پانی میں تیز روشنی سی پھیل گئی۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک جال سا پانی میں تیرتا نظر آنے لگا اور وہ سب ٹھٹک کر رک گئے۔ جال تقریباً چار فٹ چوڑائی کا تھا اور پانی کے اندر اس طرح تیر رہا تھا جیسے اسے نیچے گہرائی میں کسی چیز سے باندھ دیا گیا ہو۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مخصوص ساخت کی گن کی نال اس جال سے لگائی لیکن کوئی رد عمل نہ ہوا تو اس نے جال کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"احتیاط سے صفدر۔ یہ سولڈ اے ریز کا جال لگتا ہے۔ اگر تم نے احتیاط نہ کی تو تمہارے جسم کے ایک لمحے میں پرخچے اڑ جائیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کی آواز صفدر کو سنائی دی۔

"میں نے چیک کر لیا ہے جال میں ریز موجود نہیں ہیں"۔ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر جال کو پکڑا اور ایک زور دار جھٹکا دیا تو جال کھنچ کر آگے آیا۔ صفدر نے ایک اور جھٹکا دیا تو جال ٹوٹ کر ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ان کا حفاظتی نظام آف ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اس جال سے تو یہی لگتا ہے۔ کہیں جزیرے کے اوپر کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں اوپر جا کر دیکھتا ہوں۔ تم یہیں رکو"---- تنویر نے کہا اور تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔

"ہمیں بھی چلنا ہو گا۔ اکیلا تنویر پھنس جائے گا"---- صفدر نے کہا اور اس نے بھی تیزی سے اوپر سطح کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھا۔

"کہیں یہ ہمارے لئے ٹریپ نہ ہو"---- کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی اور آگے جانے والے صفدر اور تنویر دونوں ایک جھٹکے سے رک گئے۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور اگر واقعی یہ ٹریپ ہے تو پھر واقعی انتہائی کامیاب ٹریپ ہے"---- صفدر نے کہا۔

"تم یہیں رکو اور سوچتے رہو۔ میں دیکھتا ہوں"---- تنویر نے کہا اور تیزی سے دوبارہ اوپر چڑھنے لگا۔ اب ظاہر ہے وہ دونوں بھی اس کے پیچھے جانے پر مجبور تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سطح سمندر پر پہنچ گئے۔ جزیرہ کافی بڑا تھا اور درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ انہوں نے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن انہیں جزیرے پر کسی قسم کی کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی۔ جزیرے کے چاروں طرف درختوں کے اوپر مچانیں بنی ہوئی تھیں جن پر انتہائی طاقتور دوربینیں' میزائل اور دوسرے آلات نظر آ رہے تھے لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا اور پھر وہ

آہستہ آہستہ جزیرے کے قریب ہو گئے پھر سب سے پہلے تنویر جزیرے پر چڑھ گیا۔ اس نے ہیلمٹ سر سے ہٹا لیا تھا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی جزیرے پر آ گئے۔ انہوں نے بھی سر سے ہیلمٹ ہٹا لئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہاں سائنائیڈ گیس ہے۔ جلدی کرو ہیلمٹ لگا لو اور اس کے اندر موجود گیس ماسک کا بٹن آن کر دو"---- صفدر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلمٹ واپس سر پر رکھے اور اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن پریس کر دیئے۔

"یہاں واقعی سائنائیڈ گیس موجود ہے لیکن بیحد ہلکی ہے ورنہ اب تک ہم ہلاک ہو چکے ہوتے"---- کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ ان کے جدید قسم کے ہیلمٹ میں گیس ماسک کا بھی باقاعدہ سسٹم موجود تھا تاکہ اگر سمندر کے پانی میں کوئی زہریلی گیس پھیل جائے تو وہ اس سے بچ سکیں۔ انہوں نے پیروں پر چڑھے ہوئے ربڑ کے مخصوص جوتے اتار دیئے اور پھر وہ تینوں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے اور پھر چند قدم آگے بڑھتے ہی وہ بے اختیار رک گئے۔ انہوں نے دو آدمیوں کو جھاڑیوں کی اوٹ میں پڑے ہوئے دیکھا۔ دونوں آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے بری طرح مسخ ہو رہے تھے اور رنگ نیلا پڑ گیا تھا۔ منہ کے کناروں سے بھی نیلے رنگ کا مادہ نکلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"سائنائیڈ گیس کا شکار ہوئے ہیں یہ"---- صفدر نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ جزیرے پر کوئی خاص واردات ہو چکی ہے۔ جلدی کرو عمران صاحب کو تلاش کرو"---- کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورا جزیرہ گھوم چکے تھے۔ جزیرے پر دو عمارتیں تھیں۔ ایک جزیرے کے اوپر بنی ہوئی تھی اور دوسری انڈر گراؤنڈ۔ دونوں عمارتوں کے راستے کھلے ہوئے تھے۔ حفاظتی انتظامات آف تھے اور ہر جگہ لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اوپر مچانوں پر بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جزیرے کے اوپر بنی ہوئی عمارت کے ایک ہال کمرے میں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن وہاں انہیں کہیں بھی عمران کی لاش نظر نہ آئی تھی۔

"عمران کہاں چلا گیا"---- تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

وہ اس وقت اوپر بنی ہوئی عمارت کے اس کمرے میں موجود تھے جہاں ہر طرف انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی اور وہاں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ابھی وہ یہ سب کچھ دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک ایک مشین کے نچلے حصے میں ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ تینوں چونک پڑے۔ یہ ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز تھی۔ صفدر نے گیس ماسک کا بٹن آف کیا اور پھر ہیلمٹ ہٹا کر وہ آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ ٹو مارشل۔ اوور"---- ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس مارشل سپیکنگ۔ اوور"---- صفدر نے آواز بدل کر خالصتا ایکریمین لہجے میں کہا۔

"چیف نارمن سے بات کرو۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارشل۔ میں نارمن بول رہا ہوں۔ اوور"---- ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس مارشل اٹنڈنگ یو چیف۔ اوور"---- صفدر نے کہا۔

"تم مارشل تو نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ اوور"---- دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"میں مارشل ہی ہوں چیف۔ یہاں اچانک سائنائیڈ گیس پھیل گئی جس سے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ ابھی ہوش میں آیا ہوں۔ اس گیس کی وجہ سے نہ صرف میرا ذہن چکرا رہا ہے بلکہ میرے گلے میں بھی خرابی پیدا ہو گئی ہے"---- صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"سائنائیڈ گیس پھیل گئی ہے۔ پھر تم زندہ کیسے بچ گئے ہو۔ نانسنس۔ مجھے احمق بنا رہے ہو تم۔ مارشل کہاں ہے بتاؤ کون ہو تم۔ عمران کہاں ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے اور زیادہ چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نہیں مان رہے تو میں کیا کروں چیف۔ ویسے جو کچھ میں کہہ

رہا ہوں وہ درست ہے۔ اوور اینڈ آل"---- صفدر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ نکل چلیں یہاں سے۔ جلدی کرو ورنہ ابھی یہ لوگ پہنچ جائیں گے۔ جلدی کرو"---- صفدر نے کہا اور وہ تینوں تیزی سے مڑے اور عمارت سے باہر آ گئے۔ انہوں نے راستے میں اتارے ہوئے اپنے مخصوص جوتے اٹھا کر پہنے اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ پانی میں اتر چکے تھے۔ گہرائی میں جا کر انہوں نے تیزی سے اس جزیرے کی طرف تیرنا شروع کر دیا جدھر جولیا اور دوسرے ساتھی موجود تھے۔ ان کی رفتار چونکہ اس بار کافی تیز تھی اس لئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اس جزیرے پر پہنچ گئے۔

"کیا ہوا صفدر۔ عمران مل گیا"---- جولیا نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر۔ ہیلی کاپٹر آ رہا ہے"---- اچانک بلاشر نے چیختے ہوئے کہا۔

"چھپ جاؤ۔ جلدی کرو چھپ جاؤ"---- صفدر نے کہا اور وہ سب تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر جن پر ایکریمین نیوی کے مخصوص الفاظ لکھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے خاصی تیز رفتاری سے اڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"یہ اس موت کے جزیرے پر جا رہے ہیں اور وہ اب حقیقی موت

کا جزیرہ بن چکا ہے"---- صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ عمران کہاں ہے"---- جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران وہاں موجود نہیں ہے۔ وہاں پورے جزیرے پر موت نے گھر بنا رکھا ہے۔ وہاں انتہائی قاتل سائنائیڈ گیس پھیلائی گئی ہے جس کی وجہ سے جزیرے پر موجود ہر جاندار ہلاک ہو چکا ہے لیکن نہ ہی عمران وہاں موجود ہے اور نہ اس کی لاش۔ وہاں کی پوزیشن دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی پارٹی نے وہاں ریڈ کیا ہے اور سائنائیڈ گیس کی مدد سے اس جزیرے کا تمام نظام ختم کر کے عمران کو وہاں سے نکال لے گئی ہے"---- صفدر نے کہا تو جولیا کا چہرہ تاریک سا پڑ گیا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ یہ سب لوگ آخر عمران کے پیچھے کیوں لگ گئے ہیں۔ بڑی مشکل سے اس کا سراغ لگتا ہے تو اسے پھر غائب کر دیا جاتا ہے"---- جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"زندگی میں ایسا وقت بھی آ جاتا ہے مس جولیا۔ اب تک ہم لوگوں کو اغوا کرتے رہے ہیں اب اگر لوگوں کا داؤ لگ رہا ہے تو ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے۔ بہرحال اب ہمیں سب سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ یہ جزیرہ ایکریمین نیوی کا ہے اور جس طرح وہاں موت کا جال پھیلایا گیا ہے پوری ایکریمین نیوی یہاں پہنچ جائے گی"۔ صفدر

نے کہا اور اس کے کہنے پر سب اکٹھے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر لانچ میں بیٹھے تیز رفتاری سے واپس جا رہے تھے۔ ابھی انہیں جزیرے سے نکلے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک ہیلی کاپٹر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر کا رخ ان کی طرف ہی تھا۔

”جولیا۔ تم کیمرہ لے کر فلم بناؤ۔ یوں ظاہر کرو جیسے ہم سیاح ہیں“---- صفدر نے کہا اور وہ سب حرکت میں آ گئے۔ کنٹرول پینل پر کیپٹن شکیل تھا۔ ان سب نے واقعی ایسی حرکات شروع کر دیں جیسے وہ واقعی سیاح ہوں اور سمندر میں سفر کرتے ہوئے انجوائے کر رہے ہوں۔ ہیلی کاپٹر ان کی لانچ کے اوپر سے گزرا اور پھر آگے جا کر اس نے رخ بدلا اور ایک بار پھر ان کی لانچ کی طرف آنے لگا۔ صفدر اور جولیا نے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر اس طرح ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے جیسے بچے ہیلی کاپٹر دیکھ کر ہاتھ ہلاتے ہیں لیکن دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر سے یکلخت نیلے رنگ کے دھوئیں کی موٹی سی دھار نکلی اور سیدھی لانچ سے آ ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے سانس ان کے حلقوں میں رک گئے ہوں۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ان کے ذہن ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور پھر جس طرح گہرے کنوئیں کی اندھیری تہہ میں ٹارچ کی روشنی پڑنے سے ہلکی سی روشنی پھیلتی ہے اس طرح ان کے ذہنوں پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔ پھر آہستہ آہستہ ان سب کو

ہوش آ گیا۔ صفدر کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم کرسی کے ساتھ ایک زنجیر کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ یہ زنجیریں اس قدر باریک تھیں کہ ان کے گوشت میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ایک زنجیر اس کے سینے کے گرد دوسری پیٹ کے گرد موجود تھی۔ اس طرح ان کے دونوں پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ ایسی ہی باریک زنجیروں سے جکڑ دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں بازو کرسی کے بازوؤں پر باریک زنجیروں سے جڑے ہوئے تھے۔ اس نے دائیں بائیں سر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس کے دائیں بائیں اس طرح کی زنجیروں سے کرسیوں کے ساتھ جکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کا فرش سرخ رنگ کی ٹائلوں سے بنا ہوا تھا۔ کرسیاں لوہے کی تھیں اور ان کے پائے فرش میں نصب تھے۔ اس ہال نما کمرے میں ان کی کرسیوں کے سامنے ایک سٹینڈ پر ایک لمبوتری سی مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ مشین کے ساتھ دو کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ سامنے دیوار میں ایک دروازہ تھا۔ ہال نما کمرے میں اس وقت صفدر اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں"---- اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم ایکریمین نیوی کے کسی سنٹر میں ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں کے وقفے پر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے سب نے ہوش میں آتے ہی ایسے ہی سوالات کئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور سب کی نظریں دروازے پر جیسے جم سی گئیں۔ دروازے میں سے ایک ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سخت اور پتھریلا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے گوشت پوست کی بجائے یہ لڑکی کسی پتھر سے تراش کر بنائی گئی ہو۔ اس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور آنکھوں میں اس قدر سرد مہری اور سفاکی تھی کہ صفدر جیسا آدمی بھی اس کی آنکھیں دیکھ کر جھرجھری لے کر رہ گیا۔ اس لڑکی کے پیچھے ایک ایکریمین نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور نوجوان کے چہرے پر بھی سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن لڑکی کی نسبت سفاکی کا تاثر بیحد کم تھا۔ لڑکی قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھی اور آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ نوجوان اس کی سائیڈ میں اس طرح تن کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی بھی لمحے وہ صفدر اور اس کے ساتھیوں پر چھلانگ لگا دے گا۔

"میرا نام مادام ڈیسی ہے اور میرا تعلق ایکریمین نیوی کی سیکرٹ ایجنسی بلیک واٹر سے ہے۔ میں بلیک واٹر کی چیف ہوں۔ تم لوگوں کا

ذہنی تجزیہ تمہاری بے ہوشی کے دوران کیا جا چکا ہے اور اس تجزیئے کی رو سے تم میں سے چار افراد کا تعلق براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جبکہ ان دونوں جبشیوں کا براہ راست تعلق علی عمران سے ہے اور یہ شخص تمہارا مقامی ساتھی ہے۔ اس کا نام بلاشر ہے اور اس کا تعلق وی آئی پی سے ہے"---- لڑکی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا کہ اس کے لہجے یا آواز میں معمولی سی نرمی بھی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

"تو پھر آپ کیا چاہتی ہیں"---- صفدر نے بولتے ہوئے کہا تو لڑکی کی سرد نظریں صفدر پر جم گئیں۔

"تم اس ٹیم کے لیڈر ہو"---- لڑکی نے کہا۔

"مس جولیا ہماری لیڈر ہیں"---- صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لڑکی کی نگاہیں گھومیں اور صفدر سے دائیں ہاتھ پر چوتھی کرسی پر بیٹھی ہوئی جولیا پر جم گئیں۔

"تم لوگ علی عمران کی تلاش میں آئے ہو"---- لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا تم نے عمران کو اس موت کے جزیرے سے کہیں اور شفٹ کر دیا ہے"---- جولیا نے بھی سرد لہجے میں کہا تو لڑکی کے پتھریلے چہرے پر پہلی بار پتھریلی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"نہیں۔ ایکریمین نیوی کی سیکرٹ سروس کے چیف مارشل نے اسے موت کے جزیرے میں قید کر رکھا تھا۔ اب وہاں مارشل کی اپنی لاش پڑی ہوئی ہے۔ ہم نے وہاں کی چیکنگ کی ہے اس جزیرے کے

آپریشن روم کا انچارج جیکب غائب ہے اس کے ساتھ ہی ایک ہیلی کاپٹر بھی اور اس ہیلی کاپٹر کا ڈھانچہ ہمارے جدید ترین گشتی جہاز میں نصب مشینری نے بربن کے ساحل کے قریب سمندر کی گہرائی میں تلاش کر لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکب نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے اور وہ موت کے جزیرے کو واقعی موت کا جزیرہ بنا کر عمران کو ساتھ لے کر بربن گیا اور وہاں سے روپوش ہو گیا۔ اس نے ہمیں دھوکہ دینے کے لئے ہیلی کاپٹر کو سمندر میں غرق کر دیا۔ پہلے ہمارا خیال تھا کہ اس کام میں تمہارا ہاتھ ہے لیکن تمہارے ذہنی تجزیئے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم بھی عمران کی تلاش میں آئے ہو۔ اس لئے ابھی تک زندہ ہو ورنہ میں دشمنوں کو دوسرا سانس لینے کی اجازت کبھی نہیں دیا کرتی"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تو اب تم کیا چاہتی ہو اور ہمیں تم نے اس طرح کیوں جکڑا ہوا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہاری زندگیاں تمہاری اپنی صوابدید پر ہیں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ جیسے ہی تم عمران کو تلاش کر لو گے تو ہمیں اطلاع دے دو گے تو تمہیں زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے اور آزاد بھی کیا جا سکتا ہے۔ دوسری صورت میں میرا ایک اشارہ تمہارے لئے موت بن جائے گا"۔ مادام ڈیسی نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے عمران سے آخر کیا لینا ہے۔ کیوں اسے اس طرح اغوا کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ یکلخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران ایک انقلابی فارمولے کا بنیادی کردار بن چکا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ ہماری وہ لیبارٹری بھی تباہ ہو چکی ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور فارمولا بھی غائب ہے۔ ہم اس فارمولے کو بھی تلاش کر رہے ہیں اور عمران کو بھی۔ اگر فارمولا نہ ملے اور عمران مل جائے تب بھی کام بن سکتا ہے کیونکہ عمران نے وہ فارمولا دو بار دیکھا ہے۔ اس کی سائنسی الجھن دور کی ہے اس لئے ہمیں یقین ہے کہ عمران اس فارمولے کو دوبارہ ترتیب دے سکتا ہے"۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"مادام ڈیسی۔ یہ فارمولا ہمارے لئے اور عمران دونوں کے لئے بیکار ہے اس لئے ہمارا وعدہ ہے کہ جیسے ہی عمران ہمیں ملا ہم نہ صرف تمہیں اطلاع دیں گے بلکہ عمران کو بھی مجبور کریں گے کہ وہ فارمولا دوبارہ تیار کر کے تمہیں دے دے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"او کے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس قدر گھٹیا نہیں ہو سکتے کہ اپنے وعدے سے مکر جائیں۔ ایک بات اور سن لو۔ عمران مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور میں بھی عمران کو جانتی ہوں۔ کافی سال پہلے ایک بین الاقوامی مشن کے دوران میں نے اس کے ساتھ کام کیا تھا اور میں عمران کی ذہانت اور کام سے اس قدر متاثر ہوئی تھی کہ اپنے اصولوں کے خلاف میں نے عمران کو شادی کی پیشکش کر دی لیکن عمران نے جو جواب دیا وہ مجھے آج تک یاد ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اگر اس کی

شادی کبھی ہوئی بھی سہی تو پاکیشیا کی کسی لڑکی سے ہی ہو گی۔ وہ کسی غیر ملکی لڑکی سے شادی کرنے کا قائل ہی نہیں ہے اور میں اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اس پر عمل بھی کرے گا اس لئے میں پیچھے ہٹ گئی"---- ڈیسی نے جواب دیا تو جولیا کا چہرے یکلخت بجھ کر رہ گیا۔

"ویسے تمہارے وسائل تو ہم سے بھی زیادہ ہیں۔ کیا تم خود عمران کو ٹریس نہیں کر سکتیں"---- صفدر نے کہا۔

"ہماری تمام ایجنسیاں حرکت میں آ چکی ہیں۔ ہمارے لئے وہ فارمولا بیحد اہمیت کا حامل بن چکا ہے۔ ہم جلد ہی اس فارمولے اور عمران کا سراغ لگا لیں گے لیکن مجھے تم لوگوں کی صلاحیتوں کا بھی پوری طرح علم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم ہم سے بھی پہلے اسے ٹریس کر لو۔ ایسی صورت میں تمہیں یہ وعدہ پورا کرنا ہو گا"---- ڈیسی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نے اس کا وعدہ کر لیا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"تمہاری لیڈر مس جولیا ہے۔ مس جولیا کیا کہتی ہے"---- ڈیسی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے اب اس کا ملنا نہ ملنا برابر ہے۔ بہرحال تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا کیا جائے گا"---- جولیا نے بیزار سے لہجے میں جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ جولیا کے موڈ کو سمجھتا تھا اسے معلوم تھا کہ ڈیسی کی اس بات پر کہ عمران کسی غیر ملکی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا' جولیا کا موڈ آف کر دیا ہے۔

"او کے۔ ابھی تمہیں آزاد کر دیا جائے گا"---- مادام ڈیسی نے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل گئی۔

"میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی کہ ہمیں اس طرح جکڑا گیا اور پھر اس طرح ایک وعدہ لے کر ہمیں آزاد کیا جا رہا ہے"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنویر نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ یہ لوگ ہمیں اس لئے چھوڑ رہے ہیں تاکہ ہماری نگرانی کریں اور جیسے ہی ہم عمران کو ٹریس کریں یہ ریڈ کر دیں"---- صفدر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال یہاں سے تو آزادی ملے"۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر چند لمحوں بعد اچانک چھت سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ ان سب نے چونک کر چھت کی طرف دیکھا ہی تھی کہ یکلخت چھت سے نیلے رنگ کے دھوئیں کی دھاریں سی نکلیں اور لمحے میں سے وہ سب اس دھوئیں میں ڈوب گئے اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن ایک بار پھر ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر صفدر کو ہی سب سے پہلے ہوش آیا اور ہوش میں آتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت سمندر کے کنارے پر موجود تھا اور پھر آہستہ

آہستہ سب ساتھیوں کو ہوش آنے لگا اور صفدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اسے اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔

ختم شد

عمران کا اغوا

حصہ دوم

عمران کی آنکھیں کھلیں تو کافی دیر تک اس کے ذہن پر دھند چھائی رہی پھر اس کے ذہن پر آہستہ آہستہ نقوش ابھرنے لگے۔ وہ مارشل کی قید میں تھا۔ اس نے عمارت کا جائزہ لیا تھا۔ عمارت واقعی اس طرح سیلڈ تھی کہ بظاہر اس کا وہاں سے نکلنا ناممکن نظر آ رہا تھا اور اس پوری عمارت میں جو کہ دو کمروں پر مشتمل تھی وہ اکیلا تھا۔ گو وہاں اس کی ضرورت کی ہر چیز مہیا تھی لیکن ظاہر ہے ساری عمر تو وہ یہاں نہ گزار سکتا تھا اس لئے وہ یہاں سے نکلنے کے لئے مسلسل سوچتا رہا تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کمرے میں نصب سوئچ پینل میں سے پہلے آگ کی لپٹیں نکلیں اور پھر جیسے ہی اسے گیس کا احساس ہوا اس نے اپنا سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن انتہائی تیز رفتاری سے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا اور اب ایک بار پھر اس کا ذہن اس تاریک دلدل سے نکل کر روشنی کی دنیا میں آ رہا تھا

اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن پوری طرح روشن ہو گیا اور شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا جب اس نے محسوس کیا کہ کمر سے نیچے اس کا دھڑ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ اس نے اپنے سر کو گھمایا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کافی بڑے کمرے میں ایک بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر کمبل پڑا ہوا تھا لیکن یہ اس عمارت کا کمرہ نہ تھا۔

"یہ پھر میں کہاں پہنچ گیا ہوں اور یہ میرا نچلا دھڑ۔ اسے کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بازوؤں کے زور پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا البتہ اس کا نچلا جسم بالکل برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔ وہ اپنی ٹانگوں کو معمولی سی بھی حرکت نہ دے سکتا تھا۔ اٹھ کر بیٹھنے کے ساتھ ہی اس کی نظریں کمرے کے ایک کونے پر پڑیں وہاں دیوار میں خلا تھا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی عمران کی طرف سائیڈ تھی۔ سامنے ایک قد آدم مشین تھی جس کے درمیان ایک کافی بڑی سکرین روشن تھی۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں ایک غیر ملکی نوجوان بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ لڑکی چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے بٹن دباتے ہی سکرین پر نظر آنے والا نوجوان بے اختیار چونک کر تیزی سے کمرے میں موجود میز کی طرف مڑا جس پر ایک مخصوص

ساخت کا ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک اور بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اسی لمحے سکرین پر نظر آنے والے نوجوان نے میز پر رکھے ہوئے خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سوسن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ اس لڑکی نے مشین کی سائیڈ سے ایک مائیک نکال کر اس کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ عمران سمجھ گیا کہ مشین کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کا نام سوسن ہے۔ سوسن چونکہ پوری طرح مشین کی طرف متوجہ تھی اس لئے عمران کے ہوش میں آنے کا اسے علم ہی نہ تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے تصور میں بھی نہ ہو کہ عمران اتنی جلدی ہوش میں آ سکتا ہے۔ شاید عمران اپنی مخصوص ذہنی طاقت کی وجہ سے وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تھا۔

"ہیلو۔ سکاٹ بول رہا ہوں سوسن۔ تم نے بڑی دیر کر دی کال کرنے میں۔ میرا ایک ایک لمحہ بے چینی کے عالم میں گزرا ہے۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ مردانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سکرین پر نظر آنے والے نوجوان جس کا نام سکاٹ ہے بات کر رہا ہے۔

"ہمارا پلان مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے سکاٹ۔ اب عمران اور فارمولا دونوں پوری طرح بلیک شیڈو کے قبضے میں ہیں۔ عمران ابھی بے ہوش پڑا ہوا ہے اور میں نے اسے کریگ کوٹلی ماٹن کی فل ڈوز کا

انجکشن لگا دیا ہے۔ اب اس کا نچلا دھڑ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو چکا ہے اس طرح وہ اب مکمل طور پر میرے قبضے میں آ چکا ہے۔ اوور"۔ لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کو اس لڑکی کی بات سن کر زوردار جھٹکا لگا۔ اس کا ذہن بری طرح چکرا گیا تھا کیونکہ وہ اس مخصوص ساخت کے انجکشن سے پوری طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی تک اس کا کوئی توڑ ایجاد نہیں ہوا اور جیسا یہ لڑکی کہہ رہی تھی اب اس کا نچلا دھڑ دوبارہ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کا دل بے اختیار ڈوب سا گیا۔

"لیکن عمران کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ مایوس ہو کر خودکشی کر لے۔ اور ہاں۔ جیکب کا کیا ہوا۔ اوور"---- سکاٹ نے پوچھا۔

"یہ تو میں تمہیں بتا رہی ہوں۔ عمران کو تو میں یہی بتاؤں گی کہ میرے پاس سی سی ایم انجکشن کا توڑ موجود ہے۔ اگر اس نے میرے ساتھ تعاون کیا تو میں اسے ٹھیک کر دوں گی ورنہ نہیں۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے معذوری سے بچانے کے لئے وہ لامحالہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ جیکب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"---- لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا ذہن واقعی بری طرح گھوم رہا تھا اور دل گھٹ سا گیا تھا۔ اگر یہ لڑکی درست کہہ رہی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ واقعی ہمیشہ کے لئے معذور ہو چکا ہے۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند

کر لیں۔

"تم نے یہ فارمولا کہاں پہنچایا ہے۔ اوور"---- سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تو میرے پاس ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے سپیشل لیبارٹری بھجوا دوں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کلیمنٹ کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ سارے کام چھوڑ کر اس فارمولے پر کام کرے۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"ڈاکٹر کلیمنٹ کو تحریری حکم بھیجنا پڑے گا۔ میں کسی آدمی کے ہاتھ بھجوا دیتا ہوں پھر وہ تم سے خود رابطہ کرے گا۔ اوور"---- سکاٹ نے کہا۔

"میرے سیکشن کا آدمی کانسٹائن تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ میں نے اسے سب کچھ سمجھا دیا ہے تم ایسا کرو کہ اس دوران لیٹر لکھ لو۔ اس میں لکھ دینا کہ وہ اب براہ راست مجھ سے رابطہ رکھے تاکہ میں عمران کی مدد سے کام مکمل کراؤں ورنہ مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"تم عمران کو سپیشل لیبارٹری پہنچا دو۔ ڈاکٹر کلیمنٹ خود ہی اس سے مدد حاصل کر لے گا۔ اوور"---- سکاٹ نے کہا۔

"نہیں۔ عمران بیحد ذہین آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں جا کر ساری سچویشن ہی پلٹ دے اس لئے میں اسے اپنے پاس ہی رکھنا چاہتی ہوں۔ اس کے علاوہ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

بھی عمران کو تلاش کرتی پھر رہی ہے اور اب ایکریمیا کی تمام ایجنسیاں بھی فارمولا اور عمران دونوں کو تلاش کر رہی ہوں گی۔ موت کے جزیرے کی مکمل تباہی ایکریمیا کے اعلیٰ حکام آسانی سے ہضم نہ کر سکیں گے۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ جب تک یہ فارمولا مکمل نہیں ہو جاتا اپنے تمام اختیارات مجھے منتقل کر دو۔ جب یہ فارمولا مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ اختیارات میں تمہیں واپس کر دوں گی۔ یہ ہمارے لئے بیحد فائدہ مند رہے گا اس طرح تم ہر طرح سے آزاد ہو جاؤ گے کیونکہ تم بہرحال بربن میں ہو اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہیں تلاش کر لیا تو وہ تمہارے ذریعے ہم تک پہنچ سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم بلیک شیڈو کی سپر چیف بننا چاہتی ہو۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ کے لہجے میں غصہ تھا۔

"ارے سپر چیف تو بہرحال تم ہو۔ میں تو تمہاری نائب ہوں۔ میں تو اس فارمولے کی تکمیل تک ایسا چاہتی ہوں۔ سنو تم اور میں علیحدہ تو نہیں ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔ او کے۔ میں لیٹر جاری کر دیتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ نے سوسن کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم کانسٹائن کو دونوں لیٹر دے دینا میں تمہیں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتی رہوں گی۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"پھر ایسا نہ کروں کہ میں وہاں تمہارے پاس آ جاؤں۔ اوور"۔ سکاٹ نے کہا۔

"وہاں کے سیکشن کو کون چلائے گا سکاٹ۔ تم فکر نہ کرو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کبھی بھی تمہارے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ بلیک شیڈو کو قائم کرنے سے لے کر اب تک اس کی ساری ترقی تمہاری محنت کی وجہ سے ہے۔ یہ سب کچھ بھی میں بلیک شیڈو کی وجہ سے کر رہی ہوں۔ ڈی آئی پی ہتھیار بنانے کے بعد بلیک شیڈو پوری دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور باوسائل تنظیم بن جائے گی اور پھر ہم اس تنظیم کو اس قدر طاقتور بنا دیں گے کہ پوری دنیا پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا اور پھر تم پوری دنیا کے حاکم بن جاؤ گے۔ پوری دنیا کی دولت تمہارے قبضے میں ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے سوسن۔ میں لیٹر تیار کر دیتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ سکاٹ کی مطمئن آواز سنائی دی اور سوسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین کا بٹن آف کر دیا لیکن سکرین ویسے ہی روشن تھی اور اس پر کمرے کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا ادھر سکاٹ نے بھی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا الیکٹرونک ٹائپ رائٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اس سے منسلک تار کو اس نے میز کی سائیڈ پر لگے ہوئے کسی پلگ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر

دراز سے ایک پیڈ اور ایک مہر نکال کر اس نے میز پر رکھی۔ پیڈ سے ایک کاغذ علیحدہ کر کے اس نے اسے ٹائپ رائٹر پر چڑھایا اور تیزی سے ٹائپ کرنا شروع کر دیا۔ سوسن خاموش بیٹھی سکرین پر اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھتی رہی۔ عمران بھی اپنے بیڈ پر بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ایک کاغذ ٹائپ کر کے سکاٹ نے اسے اتارا اور اس کے نیچے دستخط کر کے مہر لگا دی اور پھر دوسرا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے اس نے ٹائپ رائٹر پر چڑھایا اور ایک بار پھر ٹائپ کرنا شروع کر دیا۔ پھر دوسرا کاغذ بھی اتار کر اس نے اس کے نیچے دستخط کئے اور مہر لگا دی اور پھر ٹائپ رائٹر کی تار پلگ سے علیحدہ کر کے اس نے ٹائپ رائٹر کو واپس دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے سوسن نے مشین کا ایک بٹن پریس کر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ سوسن بول رہی ہوں۔ اوور“---- سوسن کی آواز سنائی دی۔

”یس میڈم۔ کانسٹائن بول رہا ہوں۔ اوور“---- ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کانسٹائن اب تم سکاٹ کے آفس میں پہنچ جاؤ اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو۔ سکاٹ نے دونوں کاغذ تیار کر دیئے ہیں۔ اوور“۔ سوسن نے کہا۔

”یس مادام۔ اوور“---- دوسری طرف سے کہا گیا اور سوسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔ عمران نے دیکھا کہ

تھوڑی دیر بعد اس کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی جو سکرین پر نظر آ رہا تھا وہاں کی آواز بھی اس مشین کے ذریعے یہاں سوسن تک پہنچ رہی تھی اس لئے عمران کو بھی یہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سوسن کی پوری توجہ سکرین پر جمی ہوئی تھی۔

”یس کم ان“---- میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سکاٹ کی آواز سنائی دی اور کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر سکاٹ کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

”آؤ کانسٹائن۔ تم وقت پر پہنچے ہو۔ میں نے یہ دونوں کاغذ تیار کر دیئے ہیں۔ ایک کاغذ سپیشل لیبارٹری کے ڈاکٹر کلیمٹ کو پہنچا دو اور یہ دوسرا کاغذ مادام سوسن کو پہنچا دو۔ میں نے اپنے تمام اختیارات ایک خاص پلان کے تحت مادام سوسن کو منتقل کر دیئے ہیں“---- سکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر موجود دونوں کاغذ اٹھا کر کانسٹائن کی طرف بڑھا دیئے۔

”یس باس“---- کانسٹائن نے کہا اور وہ دونوں کاغذ علیحدہ علیحدہ تہہ کر کے اس نے انہیں جیب میں ڈالا لیکن پھر جب اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

”یہ کیا۔ کیا مطلب“---- سکاٹ نے مشین پسٹل دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ یہ مادام کا حکم ہے اور اب وہ سپر چیف ہیں"۔ کانسٹائن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی شعلے مشین پسٹل کی نال سے نکل کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے سکاٹ کے سینے پر پڑے اور وہ چیخ مار کر کرسی سمیت پہلے پیچھے گرا پھر کرسی کے جھٹکے سے اچھل کر منہ کے بل سامنے میز پر گرا اور پھر میز کی سائیڈ میں جا گرا۔ کانسٹائن نے اس کے نیچے گرنے پر ایک بار پھر اس پر فائر کھول دیا اور تڑپتا ہوا سکاٹ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تو کانسٹائن نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے سوسن نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور کانسٹائن نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"سوسن بول رہی ہوں کانسٹائن۔ میں نے تمہاری کارگزاری چیک کر لی ہے تم نے واقعی میرے کہنے پر پوری طرح عمل کیا ہے اس لئے آج سے تم بربن سیکشن کے انچارج ہو۔ وہاں کا چارج سنبھال لو۔ ڈاکٹر کلیمنٹ والا لیٹر اسے پہنچا دو اور اختیارات ٹرانسفر لیٹر مجھے بھجوا دو۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"۔۔۔۔ کانسٹائن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سکاٹ کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈلوا دینا۔ اوور اینڈ آل"۔ سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آف کر کے اسے مشین کے ساتھ ہک کیا اور پھر مشین

کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ عمران واپس بیڈ پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن کن انکھیوں سے وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ مشین آف کر کے سوسن کرسی سے اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اس خلا کی طرف بڑھ کر اس کمرے میں آ گئی جس میں عمران موجود تھا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ سوسن عمران کے قریب آئی۔

"اب بلیک شیڈو کی میں چیف ہوں۔ اب سب کچھ میری مرضی سے ہو گا"۔۔۔۔ سوسن کی بڑبڑاہٹ واضح طور پر سنائی دی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جب دروازہ بند ہونے کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے اس ساری کارروائی سے بہت سی باتوں کا پتہ چل گیا تھا جو اس سے پہلے اس کو معلوم نہ تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کسی تنظیم بلیک شیڈو کی قید میں ہے جس کا سپر چیف سکاٹ تھا لیکن اب یہ عورت سوسن چیف ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اسے تلاش کر رہی ہے اور اس سوسن نے کسی طریقے سے اسے موت کے جزیرے سے نکال لیا ہے اور اسے تباہ کر دیا ہے۔ وی آئی پی فارمولا بھی اس سوسن نے حاصل کر لیا ہے۔ ابھی وہ یہ سب باتیں سوچ رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور عمران نے دیکھا کہ کمرے میں سوسن داخل ہو رہی ہے۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج تھی۔

”ارے تمہیں ہوش آگیا۔ بغیر انجکشن کے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا“---- سوسن نے عمران کی آنکھیں کھلی دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اب عمران نے آنکھیں بند نہ کی تھیں۔ اب اسے اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

”میں کہاں ہوں اور تم کون ہو۔ اور یہ میرا نچلا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا۔ یہ سب کیا ہے“---- عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سوسن نے مسکراتے ہوئے ایک کرسی گھسیٹی اور بیڈ کے ساتھ رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔

”تم جا سکتے ہو ہیری۔ اب انجکشن کی ضرورت نہیں رہی“۔ سوسن نے کرسی پر بیٹھتے ہی اپنے پیچھے آنے والے نوجوان سے کہا۔

”یس مادام“---- اس نوجوان نے جس کا نام ہیری تھا مودبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”تمہارا نام علی عمران ہے۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تمہاری پوری ہسٹری کا علم ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ وی آئی پی نامی تنظیم کے چیف پرائمر نے تمہیں ایک فارمولے کی سائنسی رکاوٹ دور کرنے کے لئے پاکیشیا سے اغوا کرایا تھا۔ اس کے بعد تمہارے ایکریمین ایجنسی کے چیف مارشل کی قید میں جانے اور موت کے جزیرے میں قید ہونے تک کے تمام حالات کا علم بھی ہے“۔ سوسن نے کہا۔

”تم کون ہو“---- عمران نے کہا۔

”میرا نام سوسن ہے اور میرا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک شیڈو سے ہے۔ میں اس تنظیم کی چیف ہوں۔ ہماری تنظیم بھی اسلحہ سازی اور اسلحہ ڈیلنگ کا کام کرتی ہے۔ تم اس وقت بلیک شیڈو کی قید میں ہو۔ موت کے جزیرے میں مشینری کا انچارج جیکب ہمارا آدمی تھا۔ ہم نے جیکب کی مدد سے تمہیں موت کے جزیرے سے نکال کر یہاں اپنے پاس بلوا لیا ہے پھر جیکب کو ہلاک کر دیا گیا اور اس کا ہیلی کاپٹر بھی سمندر میں ڈبو دیا گیا ہے۔ اب کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو۔ تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہی معلوم ہے کہ تم موت کے جزیرے میں قید ہو۔ اب وہ لوگ بھی وہاں ٹکریں مارتے پھریں گے“---- سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ میری ٹانگیں کیوں حرکت نہیں کر رہیں۔ کیا ہوا ہے انہیں“۔ عمران نے کہا۔

”میں نے تمہیں بے ہوشی کے دوران کریگ کوٹلی ماٹن یعنی سی سی ایم کا انجکشن لگا دیا تھا اب تمہاری ٹانگیں اس وقت تک ٹھیک نہ ہو سکیں گے جب تک اینٹی سی سی ایم کا انجکشن تمہیں نہ لگا دیا جائے اور یہ اس وقت لگے گا جب تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو گے ورنہ تم اس طرح ساری عمر معذور رہو گے۔ یہ کام میں نے دو وجوہات کی بنا پر کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ تم یہاں سے فرار نہ ہو سکو اور دوسرا یہ کہ تم ہمارے ساتھ مکمل طور پر تعاون کرنے پر مجبور ہو جاؤ“۔ سوسن نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا تعاون"----- عمران نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم نے وی آئی پی فارمولا بھی حاصل کر لیا ہے اور اب وی آئی پی ہتھیار ہم خود تیار کریں گے اور تم اس کام میں ہماری مدد کرو گے۔ اگر کہیں رکاوٹ پیدا ہوئی تو تم اسے دور کرو گے"----- سوسن نے کہا۔

"لیکن رکاوٹ تو میں نے پہلے ہی دور کر دی ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن حفظ ماتقدم کے طور پر یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور رکاوٹ پیدا ہو جائے اس لئے تمہاری ہمارے پاس موجودگی ضروری ہے"----- سوسن نے کہا۔

"لیکن اگر میں تعاون سے انکار کر دوں تب"----- عمران نے کہا۔

"تم ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ ورنہ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم ہمیشہ کے لئے معذوری کے عالم میں رہو گے۔ ویسے میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم نے تعاون کیا تو نہ صرف تمہیں زندہ رکھا جائے گا بلکہ تمہیں ٹھیک کر کے واپس تمہارے ملک بھجوا دیا جائے گا۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف وی آئی پی ہتھیار کی تیاری ہے اور بس"----- سوسن نے کہا۔

"لیکن اس کی تیاری میں تو طویل عرصہ لگے گا۔ کم از کم ایک سال

تو لگ ہی جائے گا اور وہ بھی اگر مسلسل اس ہتھیار پر کام کیا جائے تب۔ اور میں اتنے طویل عرصے تک اسی حالت میں کیسے رہوں گا"----- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں رہنا ہو گا۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور تمہارے لئے خصوصی وہیل چیئر کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ تمہاری یہاں ہر خواہش پوری کی جائے گی البتہ یہاں سے باہر جانے کی اجازت نہ ہو گی اور نہ ہی تمہیں یہاں سے کسی جگہ رابطہ کرنے کی اجازت ہو گی"۔ سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں تمہارے لئے وہیل چیئر منگواتی ہوں پھر میں تمہیں ساتھ لے جا کر یہ ساری جگہ دکھاؤں گی۔ تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ تم جس جگہ پر ہو یہاں سے اس حالت میں کسی صورت بھی باہر نہیں جا سکتے اس لئے تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو"----- سوسن نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے معلوم تھا کہ سوسن جھوٹ بول رہی ہے۔ اس نے سکاٹ کو جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق وہ ٹھیک نہ ہو سکے گا لیکن وہ ناامید نہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اگر کسی طرح یہاں سے نکل جائے تو اس دوا کا کوئی نہ کوئی توڑ نکال ہی لے گا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے وہ اس خوفناک کھیل کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑے گا۔ اب وہ اس چوہے بلی کے کھیل سے بری طرح تنگ آ گیا تھا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت بر بن کی ایک کوٹھی کے بڑے کمرے میں موجود تھی اس کوٹھی کا انتظام بلاشر نے کیا تھا اور وہ ساحل سے سیدھے اس کوٹھی میں پہنچے تھے اور بلاشر انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا ان سب کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔

”سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ سب کیا کھیل ہے عمران ایک تنظیم سے دوسری اور دوسری سے تیسری تنظیم کے ہاتھوں شفٹ ہوتا چلا جا رہا ہے اور خود اس کی طرف سے کوئی کام نہیں ہو رہا آخر عمران کیوں ان کی قید سے خود نہیں نکل پا رہا“۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”اصل میں عمران کی شفٹنگ اس قدر تیزی سے ہو رہی ہے کہ اسے شاید پوری طرح سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل رہا اگر کسی طرح عمران سے ہمارا رابطہ ہو جائے تو شاید بات بن جائے لیکن اب اسے کہاں تلاش کیا جائے“۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”یہ بات تو طے ہے کہ عمران یہاں بر بن میں ہے ورنہ جیکب کے ہیلی کاپٹر کو بر بن کے ساحل کے قریب سمندر میں نہ ڈبویا جاتا اور دوسری بات یہ کہ ایکریمین اڈے پر ہاتھ صاف کرنے والی تنظیم کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں یہاں ایسی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں جو اس قابل ہوں مجھے یقین ہے کہ اس طرح ہم عمران کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین مشورہ ہے کیپٹن شکیل۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بلاشر پر تکیہ کرنے کی بجائے خود بھی کام کرنا چاہئے“۔ جولیا نے کہا۔

”لیکن ایک بات اور بھی ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے۔ مادام ڈیسی جیسی عورت صرف ہمارے وعدے کی بنا پر ہمیں اس طرح آزاد نہیں کر سکتی اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اگر اس نے کسی گروپ کے ذریعے نگرانی نہیں کرائی تو لازم اس نے ہمارے ساتھ کوئی سائنسی کھیل کھیلا ہے ایسا نہ ہو کہ جیسے ہی ہم عمران کا سراغ لگائیں اور ہم پر ٹوٹ پڑے“۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن اگر ایسا ہوتا تو اب تک ہمیں معلوم ہو چکا ہوتا“۔ جولیا نے کہا۔

”ڈیسی کی بات چھوڑو۔ جب اس کا وقت آئے گا ہم خود اس سے

نمٹ لیں گے ہمیں پہلے عمران کو تلاش کرنا چاہئے“---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران ہر بار چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھ سے پھسل جاتا ہے نجانے یہ تلاش کب ختم ہو گی“---- جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ویسے ایک بات ہے مس جولیا۔ اب تک ہم نے عمران کو جس سرگرمی سے تلاش کیا ہے اس سے یہ تلاش انتہائی سرگرم تلاش کہی جا سکتی ہے میرا مطلب ہے ہاٹ سرچ“---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”لیکن یہ ہاٹ سرچ ابھی تو ہاٹ ہی ہے نجانے کب کولڈ ہو گی“۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف کو ایک بار پھر رپورٹ دینی ہو گی۔ چیف یقیناً ہماری رپورٹ کا انتظار کر رہا ہو گا“---- جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن دبایا کہ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

”کیا ہوا۔ کیا مطلب“---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”مس جولیا۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ہو سکتی ہے۔ ہماری سائنسی نگرانی ہو رہی ہو گی اس لئے چیف کا نمبر مت ڈائل کریں اور نہ کوئی بات کریں“---- صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

”پھر پہلے اس بات کو چیک کر لیا جائے“---- جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل پڑی اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اچانک کوئی خاص بات یاد آ گئی ہو۔

”کیا ہوا“---- صفدر نے چونک کر پوچھا اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”میرے ذہن میں ایک بات مسلسل کھٹک رہی تھی لیکن میرے شعور میں یہ بات نہ آ رہی تھی میں ذرا باتھ روم سے ہو آؤں پھر بتاتی ہوں“---- جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور سب ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

”صفدر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اور جوزف آپ صاحبان سے علیحدہ رہ کر ماسٹر کو تلاش کریں“---- اب تک خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اب علیحدہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جوانا۔ اب ہمیں مل کر کام کرنا ہو گا“---- صفدر نے کہا۔

”لیکن آپ کے ساتھ رہ کر ہمیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم بے کار ہو گئے ہیں“---- جوانا نے کہا۔

”تم علیحدہ کیا کرو گے“---- صفدر نے کہا۔

"ماسٹر کو ہی تلاش کریں گے اور کیا کریں گے"---- جوانا نے جواب دیا۔

"مس جولیا سے پوچھ لو۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"---- صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا اسی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور جولیا باتھ روم سے باہر آ گئی اس کا چہرہ دیکھ کر وہ سب چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا جولیا"---- تنویر نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ اس مادام ڈیسی نے یہ بٹن میری ران کی کھال کے اندر سی دیا تھا اس کا خیال تھا کہ اس طرح یہ کسی صورت بھی چیک نہ ہو سکے گا۔ مجھے چلتے ہوئے ران کے حصے میں ہلکی سی کسک محسوس ہوتی تھی جیسے کوئی رگ کھنچ سی گئی ہو لیکن وہاں درد نہ تھا اس لئے میں نے خیال نہ کیا لیکن میرے ذہن میں مسلسل خلش موجود تھی اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے چیک کرنا چاہئے چنانچہ میں نے باتھ روم میں جا کر باقاعدہ چیک کیا تو مجھے وہ جگہ دیکھ کر معلوم ہو گیا کہ اندر کوئی چیز موجود ہے میں نے باتھ روم میں موجود شیونگ باکس سے بلیڈ نکال کر خود ہی اس جگہ کا آپریشن کیا اور یہ بٹن نکال لیا لیکن اس آپریشن سے کافی تکلیف ہوئی لیکن وہاں فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا اس لئے مرہم پٹی تو ہو گئی ہے لیکن بہرحال تکلیف ابھی تک ہو رہی ہے"---- جولیا نے کرسی پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی جدید ٹیلی ویو بٹن ہے لیکن یہ تو بے کار ہے"۔ صفدر نے اس کے ہاتھ سے بٹن لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ہی اسے بے کار کیا ہے میں نے خون بہنے کی پرواہ نہیں کی اور سب سے پہلے بلیڈ کی مدد سے اسے بے کار کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تنویر۔ فرج میں جوس کی بوتلیں موجود ہیں مس جولیا کو جوس پلاؤ"---- صفدر نے تنویر سے کہا تو تنویر تیزی سے ایک کونے میں موجود فرج کی طرف بڑھ گیا۔

"تو کیپٹن شکیل کی بات درست تھی۔ بہرحال آپ نے ہمت کی ہے مس جولیا"---- صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"شکریہ صفدر۔ مجبوری تھی مجھے خود ہی یہ سب کچھ کرنا تھا اگر صالحہ ساتھ ہوتی تو پھر کافی آسانی ہو جاتی"---- جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اسی لمحے تنویر نے جوس کا ایک ڈبہ کھول کر اور اس میں سٹرا ڈال کر جولیا کے ہاتھ میں دے دیا اور جولیا جوس سپ کرنے لگی۔

"مس جولیا۔ میں اور جوزف آپ سے علیحدہ رہ کر ماسٹر کی تلاش کرنا چاہتے ہیں ویسے تو چیف نے ہمیں علیحدہ ٹیم بنا کر بھیجا تھا لیکن اب بہرحال آپ ماسٹر کی جگہ ٹیم کی لیڈر ہیں اس لئے آپ سے اجازت لینا ضروری ہے"---- جوانا نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ جوانا۔ اگر تم علیحدہ رہ کر کام کرنا چاہتے ہو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن چند منٹ ٹھہر جاؤ۔ میں اب چیف سے بات کرتی ہوں اس سے تمہارے متعلق ہدایات بھی لے لیتی ہوں" ---- جولیا نے جوس کا ڈبہ میز پر رکھتے ہوئے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تو میں چیف کو فون کر سکتی ہوں ناں" ---- جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ---- جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر پہلے فون سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے اور ساتھ ہی اس نے یہ تجویز بھی بتا دی کہ وہ اب کسی مخبری کرنے والی تنظیم سے رابطہ کر کے عمران کی تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

"جوزف کہاں ہے" ---- ایکسٹو نے اس کی تفصیل سننے کے بعد کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔ ان سب کے لئے چیف کا یہ سوال انتہائی غیر متوقع تھا۔

"موجود ہے چیف" ---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے میری بات کراؤ" ---- چیف نے کہا تو جوزف اپنی کرسی سے اٹھا اور جولیا کے قریب آ کر اس نے رسیور لے لیا۔

"یس چیف" ---- جوزف نے کہا۔

"جوزف۔ تمہیں اور جوانا کو علیحدہ بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپنے مخصوص انداز میں عمران کو تلاش کرو لیکن تم نے وہاں جا کر کچھ بھی نہیں کیا" ---- چیف کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ باس کی گمشدگی نے مجھے مردہ کر دیا ہے مجھے یوں لگتا ہے کہ میرے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ میں مر چکا ہوں چیف" ---- جوزف کا لہجہ واقعی نیم مردہ سا تھا۔

"تو تمہیں اپنی روح کی تلاش زیادہ سرگرمی سے کرنی چاہئے۔ تم افریقہ کے پرنس ہو اور افریقہ میں وچ ڈاکٹر خوشبو کا عمل کر کے بھی تلاش کرتے ہیں تمہیں یقیناً یہ عمل معلوم ہو گا تم کوشش کرو ہو سکتا ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ" ---- چیف نے کہا تو جوزف کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چیف نے بات نہ کی ہو اس کے جسم پر کوڑا مار دیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ چیف۔ آپ نے مجھے زندہ کر دیا ہے آپ نے یہ بات کر کے مجھے زندہ کر دیا ہے میں باس کی تلاش کے لئے خوشبو کا عمل ضرور کروں گا میں اب اسے تلاش کر لوں گا اب میں اپنی روح کو تلاش کر لوں گا۔ شکریہ چیف بے حد شکریہ۔ اب جوزف اپنے باس کو تلاش کر لے گا" ---- جوزف نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اس کی آنکھوں

میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت تن سا گیا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کسی مردہ جسم میں اچانک زندگی کی رمق نمودار ہو گئی ہو۔

”تم اور جوانا علیحدہ کام کرو گے۔ رسیور مس جولیا کو دے دو“۔ چیف نے کہا تو جوزف نے رسیور جولیا کے ہاتھ میں دے دیا اور واپس جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے بیٹھنے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ اس محفل میں پوری طرح شریک ہو ورنہ اس سے پہلے تو اس کے بیٹھنے کا انداز بالکل ویسے ہی تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

”جولیا تم اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ کام کرو گی البتہ جوانا کو تم نے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر دے دینا ہے تاکہ تم دونوں پارٹیوں میں سے جو بھی پہلے عمران کا سراغ لگا لے وہ دوسری پارٹی کو کال کرے اور تم اپنے ساتھیوں سمیت بربن میں واقع ہوٹل گرین وڈ کے ہیڈ سپروائزر الیگزنیڈر میکملن سے ملو۔ اسے تم نے ایکسٹو کا حوالہ دینا ہے میکملن کے پاس ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ بہرحال عمران کو تلاش کر لے گا لیکن تم نے اس کے سامنے عمران کا نام نہیں لینا بلکہ پرنس آف ڈھمپ کا لفظ استعمال کرنا ہے۔ خدا حافظ“ ---- چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”تو پھر ہمیں اجازت ہے مس جولیا“ ---- جوانا اور جوزف دونوں

نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”صفدر۔ جوانا کو زیرو فائیو ٹرانسمیٹر دے دو اور جوزف اور جوانا تم نے خیال رکھنا ہے جیسے ہی تمہیں عمران کے بارے میں کوئی ٹھوس کلیو ملے تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے“ ---- جولیا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر صفدر سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر لے کر وہ دونوں انہیں خدا حافظ کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”صفدر تم ساتھ چلو۔ میں اب جلد از جلد اس ہیڈ سپروائزر سے ملنا چاہتی ہوں“ ---- جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہم سب چلیں گے مس جولیا۔ ورنہ پھر یہاں واپس آنے اور ساتھیوں کو ساتھ لینے میں وقت ضائع ہو گا“ ---- صفدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو“ ---- جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں پہلے سے موجود کار میں سوار بربن کی مین روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے انہوں نے روانگی سے پہلے نقشے پر ہوٹل گرین وڈ کو مارک کر لیا تھا۔

”یہ ہیڈ سپروائزر کا تعلق یقیناً فارن سروس سے ہو گا جو اسے ایکسٹو کا حوالہ دیا جا رہا ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے دور دراز علاقے میں کسی ہیڈ سپروائزر کو فارن سروس میں شامل کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے“ ---- تنویر نے کہا۔

”سیکرٹ سروس صرف چند ممبرز پر ہی مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ ہر ملک کی سیکرٹ سروس انتہائی وسیع اور باخبر ادارہ ہوتی ہے اور اس کا

جال نہ صرف اندرون ملک بلکہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ چیف ہر معاملے میں پوری طرح باخبر رہتا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن کسی ہوٹل کا ہیڈ سپروائزر پاکیشیا کی کیا خدمت سرانجام دے سکتا ہے"---- تنویر نے کہا۔

"وہ بظاہر تو ہیڈ سپروائزر ہی ہو گا لیکن اس میں کیا صلاحیتیں ہوں گی اس کا اندازہ تمہیں اس ملاقات سے ہی ہو جائے گا"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل گرین وڈ کی عالیشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر تنویر اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ سب نیچے اترے اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی ایکریمن میک اپ میں تھے ہوٹل کا ہال خاصا وسیع تھا لیکن اس وقت ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا اکا دکا میزوں پر چند عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے لیکن ہال کی سجاوٹ اور اس میں موجود افراد سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہوٹل یہاں کے اعلیٰ طبقے کے لئے بنایا گیا ہے وہ سب ایک میز کے گرد بیٹھ گئے تو ایک ویٹرس تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

"ہاٹ کافی"---- جولیا نے ویٹرس سے کہا تو ویٹرس سر ہلاتی ہوئی

واپس مڑنے لگی۔

"ایک منٹ"---- جولیا نے اس انداز میں کہا جیسے اسے اچانک کوئی بات یاد آ گئی ہو۔

"یہاں ہیڈ سپروائزر ہوتے تھے مسٹر الیگزنڈر میکملن۔ میں پہلے یہاں آئی تھی تو ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ کیا وہ اب بھی یہیں ہوتے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"---- ویٹرس نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا اب وہ ہوٹل میں موجود ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ وہ اپنے آفس میں ہیں"---- ویٹرس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں ہماری طرف سے دعوت دے دو کہ وہ ہاٹ کافی کی ایک پیالی ہمارے ساتھ پی لیں"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر مادام لیکن"---- ویٹرس نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"جولیانا فٹزواٹر۔ میرا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے"---- جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"---- ویٹرس نے کہا اور تیزی سے مڑ گئی۔

"اس کے آفس میں جا کر مل لیتے"---- صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح لوگ مشکوک ہو سکتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ مادام ڈیسی کے آدمی یہاں موجود ہوں"---- جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم

پر ہوٹل کی مخصوص یونیفارم تھی ان کی میز کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

”میرا نام الیگزنیڈر میکملن ہے اور میں یہاں ہیڈ سپروائزر ہوں"۔ اس نے قریب آکر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ظاہر ہے جولیا اس سے پہلی بار مل رہی تھی جبکہ ویٹرس نے اسے بتایا ہو گا کہ جولیا پہلے بھی اس سے مل چکی ہے۔

”میرا نام جولیانا فنرواٹر ہے مسٹر میکملن۔ ہمارا تعلق پاکیشیا کے ایکسٹو سے ہے"---- جولیا نے کہا تو میکملن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا اب سمجھا۔ ٹھیک ہے شکریہ"---- میکملن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ موجود خالی کرسی پر بیٹھ گیا اسی لمحے ویٹرس نے آکر کافی سرو کرنی شروع کر دی۔

”آپ کا نام پرنس آف ڈھمپ کی زبانی میں نے ایک بار سنا تھا۔ اب آپ نے حوالہ دیا ہے تو مجھے یاد آگیا ہے یہ آپ کے ساتھی"۔ میکملن نے صفدر اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس وقت کہا جب ویٹرس کافی سرو کر کے واپس چلی گئی۔

”مسٹر میکملن۔ پرنس آف ڈھمپ کے سلسلے میں اپ سے تفصیلی گفتگو کرنی ہے۔ چیف نے آپ کا حوالہ دیا ہے یہ ں پرنس کے ہی ساتھی ہیں اور اس وقت ہم سب میک اپ میں ہیں"---- جولیا نے کہا۔

”تو آپ کافی پی کر اس سڑک پر دائیں طرف واقع گرینڈ بار پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ نے میرا نام لینا ہے آپ کو مجھے تک پہنچا دیا جائے گا اور پھر وہاں اطمینان سے بات چیت ہو سکے گی"---- میکملن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا کافی پینے کے بعد میکملن اٹھا اور اس نے بڑے رسمی انداز میں جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جولیا اور اس کے ساتھی کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پھر جولیا نے ویٹرس کو بلا کر بل ادا کیا اور وہ سب اٹھ کر ہوٹل کے ہال سے باہر آگئے چند لمحوں بعد ان کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں ہاتھ پر آہستہ آہستہ آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر انہیں ایک چھوٹی سی عمارت نظر آگئی جس پر گرینڈ بار کا نیون سائن موجود تھا عمارت کے باہر کئی کاریں موجود تھیں کیپٹن شکیل نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا کار ایک مناسب جگہ پر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ کیپٹن شکیل نے کار پارک کی اور وہ سب بار کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے بار کا ہال زیادہ بڑا تو نہ تھا لیکن عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا شراب کی تیز بو کے ساتھ ساتھ سگریٹوں کا دھواں بھی وہاں موجود تھا۔ یہاں موجود افراد کا تعلق متوسط طبقے سے تھا لیکن ایکریمین کی تعداد کافی تھی ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو مرد اور دو عورتیں شراب سرو کرنے میں مصروف تھیں۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

”مسٹر الیگزنیڈر میکملن سے ملنا ہے“---- جولیا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی نے چونک کر ان سب کو دیکھا اور پھر مسکرا دی۔

”لیس مس“---- لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

”مس صاحبہ اور ان کی ساتھیوں کو سپیشل روم میں لے جاؤ میکملن کے پاس“---- کاؤنٹر گرل نے اس ویٹر سے کہا۔

”لیس۔ آیئے مس“---- ویٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا اس کے آخری سرے پر پہنچ گیا آخری سرے پر ایک دروازہ تھا جس پر سپیشل روم کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

”اندر تشریف لے جایئے۔ میکملن اندر موجود ہے“---- ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا نے دروازے کو دبایا تو وہ اندر سے بند نہ تھا اس لئے کھلتا چلا گیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ صوفے رکھے ہوئے تھے درمیان میں بڑی سی میز تھی کمرے میں میکملن موجود تھا جو انہیں اندر آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

”تشریف لایئے“---- میکملن نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر ان

سب کے بیٹھنے پر وہ آگے بڑھا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ کی دیوار پر موجود سوئچ پینل کا ایک بٹن دبا دیا۔

”اب یہ کمرہ ہر طرح سے محفوظ ہو چکا ہے۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں“---- میکملن نے واپس آ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”مسٹر میکملن۔ پرنس آف ڈھمپ کو پاکیشیا سے پراسرار انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے“---- جولیا نے کہا اور پھر اس نے اب تک ہونے والی تمام پیش رفت بھی مختصر طور پر بتا دی۔ میکملن خاموش بیٹھا سنتا رہا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

”اب چیف نے تمہارا ریفرنس دیا ہے کہ تمہارے پاس کوئی خاص طریقہ ہے جس سے تم پرنس کو تلاش کر لو گے“---- جولیا نے آخر میں کہا۔

”کیا آپ چیف سے میری بات کرا سکتی ہیں“---- میکملن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جب میں نے چیف کا ریفرنس دے دیا ہے تو پھر“---- جولیا نے قدر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

”آئی ایم سوری مس جولیا۔ میرا مقصد آپ پر شک کرنا نہیں تھا۔ میں چیف سے ایک ضروری بات ڈسکس کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد میں کسی درست نتیجے پر پہنچ سکتا ہوں“---- میکملن نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

”کیا آپ کا چیف سے براہ راست رابطہ نہیں ہے“---- صفدر

نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میرا رابطہ ایک اور ذریعے سے ہوتا ہے ویسے چیف اگر چاہے تو مجھے براہ راست حکم بھی دے سکتے ہیں عام طور پر ایسا نہیں ہوتا اور مجھے بہرحال ان سے براہ راست رابطے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی مجھے ان کے فون نمبر کا علم ہے"---- میکملن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ چیف سے کیا بات ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پہلے ہمیں بتائیں"---- صفدر نے کہا۔

"آپ میری بات کرا دیں۔ اگر آپ کے ذہن میں یہ خیال ہو کہ میں اس طرح چیف کا نمبر معلوم کر لوں گا تو میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہوں"---- میکملن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کمرے سے باہر جائیں۔ میں فون کر کے آپ کو کال کر لیتی ہوں"---- جولیا نے بغیر کسی لگی لپٹی کے صاف بات کر دی تو میکملن اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا جولیا نے رسیور اٹھایا اور کچھ دیر تک اس سے آنے والی مخصوص آواز سنتی رہی۔ وہ یہ چیک کر رہی تھی کہ اس فون کی کوئی ایکسٹینشن تو نہیں ہے پھر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا۔ لاؤڈر کا بٹن پریس کرو تاکہ ہم سب بھی بات چیت سن سکیں"---- صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"---- دوسری طرف سے چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"---- جولیا نے کہا اور پھر میکملن سے ملنے اور اس کی فرمائش کی تفصیل بتا دی۔

"میکملن اس وقت کہاں ہے"---- چیف کی آواز سنائی دی۔

"میں نے نمبر ڈائل کرنے سے پہلے اسے کمرے سے باہر بھجوا دیا تھا"---- جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ اب اسے بلاؤ اور میری بات کراؤ"---- چیف نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔ ظاہر ہے چیف کی تعریف سے ایسا تو ہونا ہی تھا صفدر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد میکملن اندر آگیا اس نے خود ہی دروازہ بند کر کے سوئچ پینل کا بٹن دبا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور جولیا کے ہاتھ سے لے لیا۔

"میں الیگزینڈر میکملن بول رہا ہوں جناب"---- میکملن کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو"---- ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"سر میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کی تلاش کے لئے آپ نے واقعی ایکس زیرو ون کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے"---- میکملن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس کے بعد انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ضروری ہو جائے گا“---- چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ یہ تو واقعی ضروری ہو گا“---- میکملن نے جواب دیا۔

”مس جولیا سے میری بات کراؤ“---- چیف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور میکملن نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”یس سر۔ میں جولیا بول رہی ہوں“---- جولیا نے کہا۔

”پرنس آف ڈھمپ کو فوری برآمد کرنا ضروری ہو گیا ہے اس لئے میں نے تم لوگوں کو میکملن سے رابطہ کی ہدایت کی تھی میکملن خصوصی ریز کی مدد سے پرنس کو تلاش کرے گا لیکن اس کے بعد تم لوگوں نے پرنس کو برآمد کرنے کے لئے انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ہو گا ورنہ پرنس ہلاک بھی ہو سکتا ہے“---- چیف نے کہا۔

”سر پرنس کی ہلاکت کا رسک تو بہت بڑا رسک ہے“---- جولیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے یہ رسک لیا جا سکتا ہے البتہ تم نے ایکشن میں کوئی سستی نہیں کرنی“---- چیف کا لہجہ سرد ہو گیا۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر“---- جولیا نے جواب دیا۔

”رسیور میکملن کو دو“---- چیف نے کہا اور جولیا نے رسیور میکملن کی طرف بڑھا دیا۔

”یس سر“---- میکملن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا تم ایکس زیرو ون کے علاوہ پرنس آف ڈھمپ کو ٹریس نہیں کر سکتے“---- چیف نے کہا۔

”سر کوشش تو کی جا سکتی ہے لیکن آپ کو تو علم ہے کہ اس علاقے میں بے شمار ایسی تنظیمیں ہیں جن پر شک کیا جا سکتا ہے باری باری ہر ایک کو چیک کرنے میں تو کافی عرصہ لگ سکتا ہے اور اس دوران پرنس آف ڈھمپ کے خلاف وہ لوگ کوئی بھی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اب جیسے آپ حکم کریں اسی لئے میں نے آپ سے اجازت طلب کی ہے“۔ میکملن نے جواب دیا۔

”سپیشل ایکس زیرو ون ریز استعمال ہو سکتی ہیں“---- چیف نے پوچھا۔

”یس سر۔ ہو تو سکتی ہے لیکن اس کے لئے مجھے پہلے ویسٹرن کارمن سے انہیں خصوصی طور پر منگوانا پڑے گا اور اس میں ظاہر ہے کچھ عرصہ لگ سکتا ہے“---- میکملن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کتنا عرصہ لگ سکتا ہے“---- چیف نے پوچھا۔

”چوبیس گھنٹے کم از کم تو لگ جائیں گے“---- میکملن نے جواب دیا۔

”تم خود چارٹرڈ طیارے کے ذریعے جاؤ اور لے آؤ تو کتنا عرصہ لگ جائے گا“---- چیف نے پوچھا۔

"پھر بھی اٹھارہ گھنٹے تو بہرحال لگ جائیں گے چیف"---- میکملن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے لاؤ اور پھر اسے ہی استعمال کرو اس سے رسک خاصا کم ہو جائے گا"---- چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ایکس زیرو ون ریز کے استعمال سے ایکریمین چیکنگ سنٹر ایکس زیرو ون کو فوری چیک کر لیں گے"---- میکملن نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کی زندگی سے یہ سنٹر زیادہ قیمتی نہیں ہے جیسے میں نے حکم دیا ہے ویسے کرو اور مس جولیا کو چیکنگ کے نتائج سے فوری آگاہ کرنا تاکہ وہ ایکشن کر کے پرنس آف ڈھمپ کو برآمد کریں اور پھر جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ برآمد ہوں تم نے فوری طور پر اسے کارمن پہنچا کر اس کا علاج کرانا ہے"---- چیف نے کہا۔

"یس چیف"---- میکملن نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی رہائش کہاں ہے"---- میکملن نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جولیا نے اسے رہائشی کوٹھی کا نمبر اور کالونی کا نام بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ واپس جائیں میں سپیشل ایکس زیرو ون کارمن سے لا کر آپ کو اطلاع کر دوں گا پھر آپ پرنس کی برآمدگی کے لئے ایکشن کی تیاری کر لیں گی تو میں اسے استعمال کر لوں گا"۔ میکملن نے کہا۔

"یہ ایکس زیرو ون ریز کیا ہیں اور اس سے پرنس کی زندگی کو کس قسم کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"مادام۔ کارمن سائنس دانوں نے ایسی مخصوص ریز ایجاد کی ہیں جو ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے میں پھیل جاتی ہیں اور اس دائرے میں موجود ہر جاندار کی تصویریں مشین کو بھیج دیتی ہیں لیکن مشین میں موجود سپر کمپیوٹر میں جس آدمی کو چیک کرنا ہو اس کی تصویر پہلے ہی فیڈ کر دی جاتی ہے اس لئے تمام تصاویر کو چھوڑ کر صرف اس آدمی کی تصویر کو کمپیوٹر موصول کرتا ہے اس کے ساتھ ہی ایک ہزار کلو میٹر کا نقشہ بھی کمپیوٹر میں فیڈ ہوتا ہے اس لئے یہ ریز اس آدمی کو ٹریس کر کے اس کی تصویر بھیجتی ہیں اس کی لوکیشن کمپیوٹر پر مارک ہو جاتی ہے اس طرح اس آدمی کو ٹریس کر لیا جاتا ہے یہ سارا عمل چند منٹوں میں مکمل ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر خود بخود آف ہو جاتا ہے لیکن ان ریز کا ایک انتہائی خوفناک سائیڈ ایفیکٹ ہے کہ جس کی تصویر کمپیوٹر قبول کرتا ہے اور پھر لوکیشن چیک کرتا ہے اتنے وقفے میں ریز اس آدمی کے جسم کے اندر موجود ایک خاص قسم کے خلیات کی توڑ پھوڑ شروع کر دیتی ہیں اور وہ آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے اور اگر اس توڑ پھوڑ کا فوری اور بروقت مخصوص علاج کر لیا جائے تو وہ آدمی ہوش میں آ جاتا ہے لیکن کم از کم ایک ہفتے تک وہ تیز حرکت نہیں کر سکتا اس کا جسم تقریباً مفلوج سا رہتا ہے اور اگر فوری اور بروقت علاج نہ کیا جا سکے تو وہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس

سائیڈ ایفیکٹ کو دور کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہے لیکن پھر بھی وہ صرف دو گھنٹوں کا وقفہ دینے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ مطلب ہے کہ ٹریس ہونے سے دو گھنٹے کے اندر اندر اگر اس آدمی کا علاج شروع ہو جائے تو وہ بچ جائے گا ورنہ نہیں۔ البتہ مزید کوشش کے بعد وہ سپیشل ریز تیار کر سکے ہیں جن کا وقفہ چھ گھنٹے ہے لیکن یہ ریز اس قدر قیمتی ہیں کہ انہیں عام طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا پھر ان کی ماہیت ایسی ہوتی ہے کہ عام چیکنگ مشین ان ریز کو چیک کر لیتی ہے اس طرح مخالف پارٹیاں اس انتہائی قیمتی ایکس زیرو ون سنٹر کو بھی تباہ کر دیتی ہیں اس لئے انہیں استعمال نہیں کیا جاتا لیکن پرنس آف ڈھمپ کی زندگی بچانے کے لئے چیف نے نہ صرف یہ سپیشل ریز استعمال کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ ایک لحاظ سے اس اہم ترین سنٹر کی تباہی کا خطرہ بھی مول لے لیا ہے"۔۔۔۔ میکملن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سنٹر کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں قائم کیا گیا ہے"۔۔۔۔ میکملن نے کہا۔

"لیکن کیا اس سے صرف یہی کام لیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ اس بار کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ تو اس کا خصوصی استعمال ہے ورنہ اس کی مدد سے عام طور پر ٹارگٹ چیکنگ کی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ کسی خاص دفاعی اڈے کی تفصیلات وغیرہ حاصل کرنا اور ایسے ہی دوسرے

کام"۔ میکملن نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ان سپیشل ریز کے استعمال کے بعد عمران کو ہمیں چھ گھنٹے کے اندر اندر برآمد کر کے اس کا علاج شروع کرانا ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"چھ گھنٹے تو زیادہ سے زیادہ وقفہ ہے۔ اسے بہرحال کم سے کم ہونا چاہئے"۔۔۔۔ میکملن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم واپس جا رہے ہیں آپ ہمیں اطلاع دیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اس سپیشل روم سے باہر آ گئے۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے برسن کے نواحی علاقے کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ برسن کا یہ نواحی علاقہ چھوٹے چھوٹے ٹیلے نما پہاڑیوں پر مشتمل تھا لیکن دور دور تک یہ علاقہ ویران تھا البتہ ان ٹیلوں کے درمیان خاصی فراخ سڑک موجود تھی جس پر ٹریفک بھی خاصی تھی۔ زیادہ تر کاریں اور ٹرک تھے یہ سڑک اس علاقے کے ایک اہم شہر روز ویلی کو برسن سے ملاتی تھی روز ویلی صنعتی علاقہ تھا وہاں چونکہ بڑی بڑی فیکٹریاں تھیں اس لئے روز ویلی خاصا آباد علاقہ تھا یہی وجہ تھی کہ اس سڑک پر بھی ہروقت خاصا رش نظر آتا تھا۔ جوانا اور جوزف' جولیا اور اس کے ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر سیدھے بلاشر کے پاس گئے تھے اور بلاشر کی مدد سے انہوں نے یہ کار اور ایک چھوٹی سی رہائش گاہ حاصل کی تھی

اور پھر جوزف کے کہنے پر ہی اس وقت وہ اس کار میں سوار روز ویلی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوانا جوزف سے روز ویلی جانے کی وجہ بار بار پوچھ رہا تھا لیکن جوزف نے ہر بار یہی جواب دیا تھا کہ روز ویلی پہنچ کر وہ بتائے گا پہلے نہیں۔ چنانچہ جوانا کو مجبوراً خاموشی اختیار کرنی پڑی تھی اس وقت بھی کار میں خاموشی تھی۔ کار کی سیٹ سے سر ٹکائے جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا انہیں برسن سے نکلے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور نقشے کے مطابق انہوں نے آدھا سفر طے کر لیا تھا لیکن ظاہر ہے جوانا کے ذہن میں تجسس موجود تھا کیونکہ روز ویلی جانے کا فیصلہ جوزف نے نقشہ دیکھتے دیکھتے اچانک کیا تھا اور یہ بات جوانا معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آخر جوزف وہاں کیوں جا رہا ہے۔

"کیا تم خوشبو کا عمل کرنے روز ویلی جا رہے ہو"---- اچانک جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ خوشبو کا عمل کیا ہوتا ہے۔ مجھے بتاؤ"---- جوانا نے کہا۔

"خوشبو کا عمل افریقہ کے ایک خاص عمل کا نام ہے اور اس عمل کے لئے روز ویلی جا رہے ہیں"---- جوزف نے جواب دیا۔

"کیسا عمل۔ کیا کوئی جادو کا عمل ہے"---- جوانا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم اسے جادو کا عمل بھی کہہ سکتے ہو"---- جوزف نے جواب

دیا۔

"کیا ہوتا ہے یہ عمل۔ تفصیل بتاؤ"---- جوانا نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"افریقہ میں ایک خاص قسم کا درخت ہوتا ہے جسے وہاں ڈوبیرا کہا جاتا ہے اس کی چھال کو جلا کر جب کوئی وچ ڈاکٹر سونگھتا ہے تو اس کے دماغ سے نکلنے والی لہریں بے حد طاقتور ہو جاتی ہیں اور پھر وہ اپنے ذہن میں جس آدمی کا تصور قائم کرتا ہے یہ لہریں اس آدمی کے ذہن سے جا ٹکراتی ہیں اس طرح وچ ڈاکٹر کا ذہنی رابطہ اس آدمی سے ہو جاتا ہے لیکن اس آدمی کو اس کا علم نہیں ہوتا لیکن وچ ڈاکٹر اس آدمی کی آنکھیں بن جاتا ہے اس کا ذہن بن جاتا ہے پھر وہ آدمی جو کچھ دیکھتا ہے یا دیکھ رہا ہوتا ہے وہی کچھ اس وچ ڈاکٹر کو نظر آنے لگتا ہے جو کچھ وہ آدمی سوچ رہا ہوتا ہے وہی اس وچ ڈاکٹر کو معلوم ہو جاتا ہے اور پھر وچ ڈاکٹر اس آدمی کے ذریعے وہاں کے حالات معلوم کر لیتا ہے کہ وہ کس جگہ پر ہے وہاں اور کون کون موجود ہیں اس طرح وہ جگہ ٹریس ہو جاتی ہے اور پھر آدمی کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اسے افریقہ کی زبان میں خوشبو سونگھنے کا عمل کہا جاتا ہے"---- جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ یہ ٹیلی پیتھی قسم کا عمل ہے"---- جوانا نے کہا۔

"تم ایسا ہی سمجھ لو"---- جوزف نے جواب دیا۔

"تو کیا روز ویلی میں یہ درخت ہوتا ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہو

گیا"---- جوانا نے کہا۔

"تفصیلی نقشے میں روز ویلی میں موجود چیدہ چیدہ صنعتوں کے بارے میں اشارے درج تھے اس میں ایک ایسی فیکٹری کا نام بھی درج تھا جہاں سالومن لکڑی سے انتہائی قیمتی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اس فیکٹری کا نام بھی سالومن فیکٹری رکھا گیا تھا۔ ایک بار باس عمران نے مجھے بتایا تھا کہ افریقہ کی لکڑی ڈوبیرا اور سالومن کی خصوصیات ایک ہی ہوتی ہیں انہوں نے بتایا تھا کہ سالومن لکڑی سے بھی خوشبو کا عمل کیا جا سکتا ہے اس لئے میں روز ویلی جا رہا ہوں تاکہ وہاں سے سالومن لکڑی لے کر اس کے ذریعے خوشبو کا عمل کر سکوں"---- جوزف نے کہا۔

"لیکن یہ لکڑی کیا صرف روز ویلی میں ہی ملتی ہے۔ بربن میں نہیں ملتی"---- جوانا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے ملتی ہو۔ لیکن جب روز ویلی میں اس کی باقاعدہ فیکٹری موجود ہے تو پھر یہاں اس کی تلاش میں وقت ضائع کرنے کا فائدہ"---- جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ماسٹر کے ذہن سے رابطہ کرو گے اس طرح ماسٹر کو ٹریس کر لو گے"---- جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو جائے گا"---- جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے پہلے ایسی کوشش کیوں نہیں کی تھی اور چیف کو اس بات کا علم کیسے ہو گیا ہے کیا وہ بھی افریقہ کا باشندہ ہے"---- جوانا نے کہا تو جوزف ہنس پڑا۔

"چیف اگر باس کا چیف ہے تو ظاہر ہے وہ باس سے بھی زیادہ جانتا ہو گا اس لئے اس میں حیرت کی کیا بات ہے باقی میرے ذہن میں یہ بات آئی ہی نہیں تھی۔ یہ تو چیف نے کہا تو مجھے یہ عمل یاد آ گیا"---- جوزف نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد وہ روز ویلی کی حدود میں داخل ہو گئے۔ یہ واقعی انتہائی جدید ترین اور خاصا بڑا شہر تھا۔

"سالومن فیکٹری کا پتہ پوچھنا پڑے گا"---- جوانا نے کہا تو جوزف نے سرہلاتے ہوئے کار ایک اخبار فروش لڑکے کے سامنے جا کر روک دی۔

"سالومن فیکٹری کہاں ہے"---- جوانا نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر اخبار فروش لڑکے سے پوچھا تو لڑکے نے انہیں تفصیل سے پتہ سمجھا دیا اور جوانا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصی بڑی فیکٹری کے سامنے پہنچ چکے تھے جس پر سالومن وڈ فیکٹری کا جہازی سائز کا بورڈ درج تھا۔

"اب اس کے مینجر سے ملنا ہو گا لکڑی کے حصول کے لئے۔ کتنی لکڑی چاہئے"---- جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم کار میں بیٹھو۔ میں اندر جا کر لکڑی لے آتا ہوں۔ زیادہ نہیں

تھوڑی سی چاہئے"---- جوزف نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کچھ کہتا جوزف نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہونے کے تقریباً آدھ گھنٹے بعد وہ واپس آتا دکھائی دیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی لکڑی کا ایک بڑا سا ٹکڑا موجود تھا۔

"چلو اب تم کار چلاؤ اور ہمیں کسی ویران جگہ پر چلنا ہو گا البتہ مجھے مارکیٹ سے لائیٹر وغیرہ بھی خریدنا ہو گا"---- جوزف نے کہا تو جوانا گھسٹ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور لکڑی کا ٹکڑا اس نے اپنے پیروں کے قریب رکھ لیا اور جوانا نے کار آگے بڑھا دی۔ مارکیٹ سے جوزف نے خریداری کی اور پھر ان کی کار واپس بربن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ راستے میں موجود ویران علاقہ اس خوشبو کے عمل کے لئے زیادہ مناسب تھا وہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت کا امکان نہ تھا اس ویران علاقے میں پہنچ کر جوانا نے کار سڑک سے اتار دی اور پھر ٹیلوں کے درمیان میں وہ اسے دوڑاتا ہوا سڑک سے کافی دور اندر پہنچ گیا۔

"بس یہاں روک دو"---- جوزف نے کہا تو جوانا نے کار روک دی اور پھر وہ دونوں کار سے اترے۔ جوزف نے ایک چٹان کو منتخب کیا اور پھر اسے صاف کر کے وہ اس پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"اب جب تک میں آنکھیں نہ کھولوں تم نے بالکل خاموش رہنا ہے ورنہ سارا عمل اکارت ہو جائے گا"---- جوزف نے جوانا سے

کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ ایک طرف ہٹ کر ایک دوسری چٹان پر اس طرح بیٹھ گیا تھا کہ اس کی ٹانگیں نیچے لٹک رہی تھیں اس کے چہرے پر دلچسپی اور اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے گو شروع شروع میں وہ اس قسم کے کاموں کا خود مذاق اڑاتا تھا لیکن اب اسے تجربہ ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں نجانے کیسے کیسے پراسرار نظام کام کر رہے ہیں تو اب اس نے ایسی چیزوں کا مذاق اڑانا بند کر دیا تھا اس لئے اب وہ دلچسپی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ جوزف نے لکڑی اپنے سامنے رکھی اور پھر مارکیٹ سے خریدے ہوئے سامان کا تھیلا کھول کر اس نے اس میں سے ایک بوتل نکالی جس میں شاید کوئی خاص محلول تھا۔ اس نے بوتل کھول کر اس میں موجود محلول اس لکڑی پر ڈالنا شروع کر دیا۔

”یہ کیا چیز ہے جوزف“۔۔۔۔ جوانا نے پوچھا کیونکہ سامان جوزف خود ہی جا کر خرید لایا تھا۔

”یہ ایک خاص محلول ہے اس سے لکڑی نہ صرف جلد جل پڑے گی بلکہ دیر تک جلتی رہے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ اور مسلسل دھواں پیدا ہوتا رہے“۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ محلول سے لکڑی کو اچھی طرح گیلا کرنے کے بعد جوزف نے تھیلے میں سے ایک لائٹر نکالا اور اسے جلا کر اس نے شعلے کو جیسے ہی لکڑی کے قریب کیا لکڑی نے یکلخت آگ پکڑ لی اور پھر چند لمحوں بعد اس میں سے گاڑھا دھواں نکلنے لگا اور جوانا نے محسوس کیا کہ عجیب

نامانوس سی بو ہر طرف پھیل گئی تھی۔ جوزف نے آنکھیں بند کر لیں اور ناک سے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے پھر وہ خاموش اور بے حس و حرکت ہو کر بیٹھ گیا۔ دھواں اس قدر گاڑھا اور زیادہ تھا کہ جوزف کا چہرہ اس دھوئیں میں جیسے چھپ سا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دھوئیں میں کمی آ گئی اور آہستہ آہستہ وہ ختم ہو گیا لیکن جوزف آنکھیں بند کئے اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جوزف زندہ انسان کی بجائے پتھر کا بت ہو۔ یوں لگتا تھا جیسے جوزف نے آنکھیں بند کرنے کے ساتھ ساتھ سانس لینا بھی بند کر دیا ہو جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا جوزف کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور یہ سرخی لمحہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جوزف کے سیاہ رنگ پر چھا جانے والی اس سرخی سے اس کا چہرہ چمکنے لگ گیا تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک جوزف نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ جوانا اب بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پھر آہستہ آہستہ جوزف کا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی سرخی بھی کم ہوتی چلی گئی اور پھر وہ یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر غصے اور افسوس کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

”میں اس عورت کو فنا کر کے رکھ دوں گا میں اسے ایسی عبرتناک موت ماروں گا کہ جھیل شونیری کی بدروحیں بھی اس عورت کے انجام

پر صدیوں روتی رہیں گی"۔۔۔۔ جوزف نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو جوانا گھبرا کر چٹان سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ہے جوزف۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اس کے ذہن میں جوزف کی حالت اور اس کی باتیں سن کر یہی خیال آیا تھا کہ اس لکڑی کے دھوئیں نے جوزف کے ذہن پر کوئی غلط اثر کر دیا ہے۔

"اس بدبخت عورت سوسن نے باس کو اپاہج کر کے ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے۔ اوہ گاڈ۔ کاش باس کی بجائے میرے ساتھ ایسا ہو جاتا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا کے چہرے پر پہلے سے زیادہ تشویش کے آثار ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ ماسٹر کیسے معذور ہو سکتا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔ اس بار جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس ایک عورت سوسن کی قید میں ہے جس کا تعلق کسی بلیک شیڈو نامی تنظیم سے ہے وہ ایک کمرے میں موجود ہے اور وھیل چیئر پر بیٹھا ہوا ہے میں نے اس کے ذہن کو ٹٹول لیا ہے باس کو معلوم ہے کہ اس عورت نے کوئی خاص انجکشن لگا کر باس کی ٹانگوں کو ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے لیکن باس کو خود بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور نہ ہی وہ عورت سوسن سامنے آئی ہے کہ میں اس کے ذہن میں داخل ہو کر اس سے جگہ معلوم کر لیتا لیکن اتنا معلوم ہوا ہے کہ باس ہے بربن کے علاقے میں ہی"۔۔۔۔ جوزف نے چٹان سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ماسٹر زندہ ہے۔ یہی اچھی بات ہے باقی رہی معذوری تو اس کا علاج ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ دنیا میں ایسی کون سی بیماری ہے جس کا علاج نہ ہو سکتا ہو"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف کا بگڑا ہوا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا۔

"اب اس بلیک شیڈو کو تلاش کرنا پڑے گا اس کے کسی آدمی کو"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ بلاشر لازماً بلیک شیڈو کے بارے میں جانتا ہو گا ایک بار اس کے بارے میں معلوم ہو جائے پھر ہم خود ہی ماسٹر کو اس کی قید سے آزاد کرا لیں گے۔ آؤ چلیں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کار کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیسی ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی کہ سامنے موجود میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں مادام برسبن سے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مادام۔ پاکیشائی سیکرٹ سروس نے یہاں کے ایک آدمی الیگزینڈر میکملن سے رابطہ قائم کیا ہے اور مادام۔ ایک انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ میکملن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہاں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور انہوں نے خفیہ طور پر کوئی ایسا سنٹر

بنایا ہوا ہے جس میں خصوصی ریز کے ذریعے وہ عمران کو ٹریس کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ آرنلڈ نے کہا تو مادام ڈیسی چونک کر سیدھی ہوئی اور اس کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ وہ سپیشل ڈکٹا فون تو ضائع کر دیا گیا تھا پھر کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"مادام۔ جیسے ہی سپیشل ڈکٹا فون ضائع ہوا میں نے فوراً اس کوٹھی پر ڈکٹا فون پہنچا دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ اپنے چیف کے حکم پر اس میکملن سے ایک ہوٹل میں جا کر ملے۔ میکملن نے انہیں ایک اور جگہ کا پتہ دیا میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے تھے جب ہمیں اس جگہ کا علم ہوا تو میں نے فوری طور پر وہاں بھی ڈکٹا فون پہنچا دیا حالانکہ اس کمرے کو ساؤنڈ پروف بنایا گیا تھا لیکن خصوصی انتظامات کی وجہ سے میرا کام ہو گیا اس طرح ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ہم تک پہنچ گئی اور میں نے اسے ٹیپ کر لیا ہے اس سے پہلے ان کی چیف سے جو گفتگو ہوئی وہ بھی ٹیپ شدہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں دونوں ٹیپس آپ کو سنوا دوں"۔۔۔۔ آرنلڈ نے کہا۔

"سنواؤ"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ یہ گفتگو جولیا اور سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے درمیان ہو رہی تھی پھر کچھ وقفے بعد میکملن اور جولیا کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور اس کے بعد میکملن اور ایکسٹو کے درمیان اور آخر میں میکملن اور جولیا کے درمیان تفصیل سے گفتگو

ہوئی۔ مادام ڈیسی خاموش بیٹھی یہ گفتگو سنتی رہی پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مادام۔ آپ نے ٹیپس سن لی ہیں"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آر نلڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ یہ سنٹر کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"---- مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مادام۔ میں نے تو اس بارے میں سنا بھی پہلی بار ہے"۔ آر نلڈ نے جواب دیا۔

"ان نیگروز جن کا نام جوزف اور جوانا ہے ان کی نگرانی کر رہے ہو"---- مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ یہ تو غیر اہم لوگ ہیں اصل کام تو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کرنا ہے میں ان کی سائنسی طور پر سخت نگرانی کر رہا ہوں"---- آر نلڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نگرانی جاری رکھو۔ لیکن جیسے ہی یہ لوگ عمران کو ٹریس کریں تم نے فوری طور پر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں ان سے پہلے عمران کو اپنے قبضے میں کرلوں اور اس تنظیم سے جس نے عمران کو ہماری تحویل سے نکالا ہے اور ہماری لیبارٹری تباہ کر کے فارمولا حاصل کیا ہے تباہ و برباد کردوں اور فارمولا بھی اسی سے واپس حاصل کرلوں ورنہ یہ لوگ عمران کو لے کر فوراً واپس پاکیشیا چلے جائیں گے اور ہو سکتا ہے یہ اس بار فارمولا بھی ساتھ لے جائیں"۔ مادام ڈیسی

نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام۔ آپ نے سنا ہو گا کہ عمران کا اگر فوری علاج نہ ہوا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے اور ہمیں اس علاج کے بارے میں تو کوئی علم نہیں ہے اس لئے کیوں نہ اس میکملن کو اغوا کرلیا جائے اور اس سے اس سنٹر کے بارے میں معلوم کر کے وہاں خود قبضہ کر کے عمران کو ٹریس کیا جائے اور پھر اس میکملن کی مدد سے عمران کا علاج کرایا جائے اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس میکملن کی واپسی کا انتظار کرتی رہ جائے گی اور ہم اپنا کام مکمل بھی کرلیں گے"---- آر نلڈ نے کہا۔

"گڈ۔ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم خود ہی سارا کام کرلیں گے۔ میکملن اس وقت کہاں ہے"---- مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"وہ اس وقت ایئر پورٹ پر موجود ہے اور چارٹرڈ طیارے سے کارمن جانے والا ہے"---- آر نلڈ نے کہا۔

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ اور جس طیارے سے وہ روانہ ہو رہا ہے اس کا نمبراور وقت روانگی بھی"---- مادام ڈیسی نے کہا تو آر نلڈ نے اس کی مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ تم اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کرو۔ ہمارے آدمی میکملن کو وہیں کار میں ہی کور کرلیں گے"---- مادام ڈیسی نے کہا۔

"یس مادام"---- آر نلڈ نے جواب دیا اور مادام ڈیسی نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب ٹون آ گئی تو اس نے

تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہیڈ کوارٹر"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیسی بول رہی ہوں۔ جاگر سے بات کراؤ"---- مادام ڈیسی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"جاگر بول رہا ہوں مادام"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"جاگر میری ہدایات غور سے سنو اور ان پر فوری عمل کرو"۔ مادام ڈیسی نے کہا اور پھر اس نے میکملن کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا جو اسے آرنلڈ نے بتایا تھا اور ساتھ ہی برسبن سے کارمن جانے والے چارٹرڈ طیارے کا نمبر اور دیگر تفصیلات بھی بتا دیں۔

"یہ آدمی میکملن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا برسبن میں فارن ایجنٹ ہے یہ کارمن سے کوئی خصوصی ریز حاصل کرنے گیا ہے یہ ریز حاصل کر کے اس نے واپس برسبن آنا ہے تاکہ یہاں اپنے کسی جدید ترین اور خفیہ سنٹر میں ان ریز کی مدد سے عمران کو ٹریس کر کے اسے وہاں سے برآمد کر سکے لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ سارا کام ہماری اپنی نگرانی میں ہو تاکہ ہم خود اس عمران کو ٹریس کر کے حاصل کر سکیں اور اس کے ساتھ ہی جس تنظیم کے قبضے میں عمران ہے وہاں سے فارمولا

بھی حاصل کر سکیں اور ان لوگوں کو عبرتناک سزا بھی دی جا سکے جنہوں نے موت کے جزیرے سے عمران کو نکال کر اپنی تحویل میں لیا ہے اور ایکریمیا کی اہم ترین لیبارٹری تباہ کر کے وہاں سے فارمولا بھی حاصل کر لیا ہے اس لئے تم فوراً کارمن میں اپنے سیکشن کو حرکت میں لے آؤ میکملن کو ٹریس کرو اور جب وہ ریز حاصل کر لے تو اسے اغوا کر کے یہاں برسبن میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں منگواؤ اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں سارا کام خود اپنی نگرانی میں مکمل کرانا چاہتی ہوں"---- مادام ڈیسی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے جاگر نے کہا اور مادام ڈیسی نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب جاگر کی کال تقریباً سترہ یا اٹھارہ گھنٹوں بعد آئے گی اس لئے وہ مطمئن تھی۔ پھر ڈیسی کے اندازے کے مطابق تقریباً سترہ گھنٹوں بعد جاگر کا فون آیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"---- مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے مادام۔ میکملن ان ریز سمیت اس وقت ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"---- جاگر نے جواب دیا۔

"کسی کو اس بارے میں معلوم تو نہیں ہو سکا"---- مادام نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ ہم نے ہر طرح خیال رکھا ہے"---- جاگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ سپیشل مشین کے ذریعے اس کا ذہن ٹٹولو اور اس

سنٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرو جہاں یہ ریز استعمال ہوتی ہیں پھر اس سنٹر پر ریڈ کر کے اس پر قبضہ کر لو اس کے بعد میکملن کو وہاں پہنچا دو اور مجھے بھی اطلاع کرو"---- مادام ڈیسی نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ڈیسی نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں موجود تھی اس نے کال وہیں رسیو کی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جاگر کو اس نے جو ہدایات دی ہیں اس کی تکمیل میں ڈیڑھ دو گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا وہ اس دوران وہاں جانے کے لئے تیار ہو جانا چاہتی تھی پھر واقعی دو گھنٹوں بعد جاگر کی کال آ گئی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"---- مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"مادام آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے سائنسی سنٹر پر اس وقت ہمارا قبضہ ہے اور میکملن بھی وہاں موجود ہے میں وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"---- جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ سنٹر۔ تفصیل بتاؤ"---- مادام ڈیسی نے پوچھا تو جاگر نے اس کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہی ہوں"---- مادام ڈیسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز پر ہی رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈیسی کالنگ۔ اوور"---- ڈیسی نے فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"آرنلڈ اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آرنلڈ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا پوزیشن ہے آرنلڈ۔ اوور"۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"وہ لوگ اسی رہائشی کوٹھی میں موجود ہیں مادام۔ اوور"۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تم نے خیال رکھنا ہے کہ ان کی بھرپور نگرانی ہوتی رہے اور میں بعد میں پھر کال کروں گی۔ اوور اینڈ آل"---- مادام ڈیسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھی ایک مصروف سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان تھا جبکہ مادام ڈیسی خود عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ رات گہری ہو جانے کے باوجود سڑک پر اس وقت خاصی ٹریفک موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار نواحی نو آباد کالونی میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔

"جاگر اندر ہو گا"---- مادام نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور گیٹ کی

طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر کسی قسم کی کوئی نیم پلیٹ موجود نہ تھی البتہ کوٹھی کا نمبر نمایاں طور پر لکھا گیا تھا۔ ڈرائیور نے ڈور فون کے ساتھ لگی ہوئی گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"---- ایک بھاری آواز ڈور فون سے سنائی دی۔

"میں ٹونی ہوں مادام کا ڈرائیور۔ جاگر سے بات کرائیں"۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"جاگر بول رہا ہوں ٹونی۔ کیا مادام آ گئی ہیں"---- جاگر نے پوچھا۔

"یس۔ وہ گیٹ پر کار میں موجود ہیں"---- ڈرائیور نے جواب دیا۔

"میں پھاٹک کھول رہا ہوں۔ انہیں اندر لے آؤ"---- جاگر کی آواز سنائی دی تو ڈرائیور تیزی سے مڑا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے موجود تھی اس کے ساتھ ہی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بھی کھڑا تھا اس سے مزید پیچھے ہٹ کر چار مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے ہوئے تھے ڈرائیور نے کار پورچ میں پہلے سے موجود کار کے پیچھے لے جا کر روک دی تو مادام ڈیسی دروازہ کھول کر خود ہی نیچے اتر آئی۔

"کہاں ہے وہ سنٹر اور میکملن۔ جاگر"---- مادام نے اس لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نیچے تہہ خانوں میں سنٹر قائم کیا گیا ہے مادام اور میکملن بھی وہیں موجود ہے"---- جاگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں کتنے افراد تھے اور ان کی کیا پوزیشن ہے"---- مادام نے پوچھا۔

"ہم نے پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلائی تھی پھر اس پر قبضہ کیا تھا یہاں چار محافظ تھے اس کے علاوہ نیچے سنٹر میں کام کرنے والے افراد بھی چار تھے وہ سب اس وقت بے ہوش ہیں"---- جاگر نے کہا۔

"گڈ۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کی ضرورت پڑ جائے۔ چلو سنٹر میں"۔ مادام نے کہا۔

"آیئے مادام"---- جاگر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مادام جاگر کی رہنمائی میں ایک وسیع و عریض تہہ خانے میں پہنچ گئی جہاں دیواروں کے ساتھ جدید ترین مشینری موجود تھی۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی دیواروں کے ساتھ نصب مشینوں کی تعداد تین تھی جبکہ ہر مشین کے سامنے ایک ایک اونچا سٹول بھی رکھا ہوا تھا مستطیل مشین والی میز کے سامنے ایک بڑی سی ریوالونگ کرسی بھی موجود تھی ایک طرف نو افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"ان میں سے میکملن یہ ہے"---- مادام نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے اس کا حلیہ معلوم تھا۔

"یس مادام" ---- جاگر نے جواب دیا۔

"اور محافظ کون سے ہیں" ---- مادام نے کہا تو جاگر نے اکٹھے پڑے ہوئے چار لمبے تڑنگے آدمیوں کی طرف اشارہ کر دیا۔

"ان چاروں کو یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ اور گولی مار کر ان کی لاشیں ایک کمرے میں ڈلوا دو" ---- مادام نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ---- جاگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیچھے آنے والے چار مسلح افراد کو اشارہ کیا تو انہوں نے آگے بڑھ کر ان چاروں محافظوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ جاگر بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا مادام خاموش بیٹھی مشینری کو دیکھتی رہی۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے مادام" ---- تھوڑی دیر بعد جاگر نے واپس آ کر کہا۔

"یہاں کام کرنے والے اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ جو اس کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا ملا ہو گا" ---- مادام نے اپنی کرسی کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ---- جاگر نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر بے ہوش پڑے ہوئے افراد میں سے کونے میں پڑے ہوئے ایک دبلے پتلے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور جھک کر اس دبلے پتلے آدمی کے ناک سے شیشی کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد

اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ مادام ڈیبی خاموش بیٹھی ہوئی اسے ہوش میں آتے ہوئے دیکھتی رہی۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھلیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ۔ مم۔ میں۔ یہ میں" ---- اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کے منہ پر تھپڑ مارو تاکہ اسے پوری طرح ہوش آ سکے"۔ مادام نے کرخت لہجے میں کہا تو جاگر نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا اس کے ساتھ ہی کمرہ زوردار تھپڑ اور اس آدمی کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"اب تمہیں ہوش جلدی آ جائے گا" ---- مادام ڈیبی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار خون تھوکنے لگا۔

"تم۔ تم کون ہو" ---- اس نے اس بار انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اس کے منہ کے کناروں سے خون رسنے لگا تھا اور گال پر جاگر کی انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے اس کا چہرہ خوف اور حیرت سے سکڑ سا گیا تھا۔

"سٹول لے آؤ اور اسے اس پر بٹھاؤ" ---- مادام ڈیبی نے ایک مسلح آدمی سے کہا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ایک

مشین کے سامنے رکھا ہوا سٹول اٹھایا اور مادام سے کچھ فاصلے پر رکھ دیا تو جاگر نے اس آدمی کو کھینچ کر ایک لحاظ سے جبراً اس سٹول پر بٹھا دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"--- مادام ڈیلی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سام۔ میرا نام سام ہے"--- اس آدمی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم اس سنٹر کے انچارج ہو"--- مادام نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں انچارج ہوں۔ مگر"--- سام نے کچھ کہنا چاہا۔

"اب اگر تمہارے منہ سے مگر یا اس سے ملتا جلتا ہوا لفظ نکلا تو گردن تڑوا دوں گی سمجھے۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو جو میں پوچھوں اس کا جواب دو اور جو میں کہوں اس پر عمل کرو"--- مادام ڈیلی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس مادام"--- سام نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ظاہر ہے وہ صرف ٹیکنیشن تھا سیکرٹ ایجنٹ نہ تھا۔ اس لئے اس کی حالت بری طرح تباہ دکھائی دے رہی تھی۔

"میکملن کارمن گیا تھا تاکہ وہاں سے کوئی خصوصی ریز حاصل کر کے اس سنٹر سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کو ٹریس کر سکے۔ کیا اس نے تمہیں بریف کیا تھا"--- مادام ڈیلی نے پوچھا۔

"الیگزینڈر میکملن۔ نہیں مادام۔ وہ تو مجھے ملا ہی نہیں"۔ سام نے جواب دیا۔

"وہ دیکھو۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے"--- مادام ڈیلی نے کہا تو سام نے گردن موڑ کر دیکھا اور اس کے چہرے پر مزید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب تم بتاؤ کہ تم اس عمران کو ٹریس کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہو یا تمہیں گولی مار کر ہم یہ کام کسی اور سے کرا لیں"--- مادام ڈیلی نے کہا۔

"لیکن مادام۔ میں تو کسی علی عمران کو جانتا بھی نہیں۔ مجھے تو اس سنٹر کا انچارج بنے ہوئے ابھی چار ماہ ہوئے ہیں۔ مجھ سے پہلے گیری یہاں کا انچارج تھا وہ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو میں یہاں آ گیا"--- سام نے کہا۔

"میکملن کو ہوش میں لے آؤ جاگر۔ لیکن خیال رکھنا کہ وہ کوئی غلط حرکت نہ کرے"--- مادام ڈیلی نے جاگر سے کہا۔

"یس مادام"--- جاگر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا ڈبے کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کے اندر سے محلول بھری ہوئی ایک سرنج نکالی اور پھر سرنج کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے جھک کر سوئی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے میکملن کے بازو میں گھونپ دی اور تھوڑا سا محلول انجیکٹ کر کے اس نے سوئی واپس کھینچی اور اس پر کیپ چڑھا کر اس نے اسے دوبارہ ڈبے میں رکھ کر

ڈبے کا ڈھکن بند کر کے اس نے ڈبہ واپس جیب میں رکھ لیا۔ اتنی دیر میں میکملن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔

"اسے اٹھا کر کھڑا کرا دو"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا تو جاگر نے آگے بڑھ کر سام کی طرح اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ میکملن مندھی مندھی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پہچانتے ہو میکملن"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا تو میکملن نے چونک کر مادام ڈیسی کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم مادام ڈیسی ہو شاید"۔۔۔۔ میکملن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ میں مادام ڈیسی ہوں۔ اس وقت تمہارے اس سنٹر پر میرا قبضہ ہے اور میرے آدمیوں نے تمہیں کارمن سے اغوا کیا ہے۔ تم عمران کو ٹریس کرنے کے لئے کارمن سے سپیشل ریز لینے گئے تھے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کو خود برآمد کروں اور جن لوگوں نے اسے ایکریمیا کے جزیرے سے نکالا ہے انہیں عبرت کا نشان بنا دوں۔ اگر تم میرے ساتھ تعاون کا وعدہ کرو تو میرا وعدہ کہ تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو کچھ نہیں کہوں گی ورنہ وہ جس کوٹھی میں موجود ہیں اس کے گرد میرے آدمیوں کا گھیرا ہے اور ایک لمحے میں وہ اس کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"عمران کون ہے"۔۔۔۔ میکملن نے حیران ہو کر کہا تو مادام ڈیسی

مسکرا دی۔

"پرنس آف ڈھمپ کا دوسرا نام عمران ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا"۔۔۔۔ میکملن نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"جب تم مجھے جانتے ہو تو تمہیں یہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو کور اس لئے کیا تھا تاکہ ان کے ذریعے عمران تک پہنچ سکوں۔ مجھے عمران چاہئے تاکہ میں اس تنظیم سے انتقام لے سکوں جس نے عمران کو ایکریمیا کی تحویل سے نکالا ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"عمران کو برآمد کر کے تم کیا کرو گی۔ کیا اسے ہلاک کر دو گی"۔ میکملن نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ مارشل نے اسے صرف اس لئے قید کر رکھا تھا کہ شاید فارمولے پر کام کے دوران اس سے کام لینے کی ضرورت پڑے لیکن یہ مارشل کی سوچ تھی میری نہیں۔ میں عمران کو اچھی طرح جانتی ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ پہلے بھی عمران نے وی آئی پی اور دوسری تنظیم کو سائنسی الجھن کا حل خود ہی بتا دیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر اسے دلچسپی ہوتی تو پھر یہ دونوں تنظیمیں بھی اس

سے اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کرا سکتیں اس لئے عمران کو روکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کبھی اس کی ضرورت پڑی تو عمران رضاکارانہ طور پر بھی یہ کام کردے گا“ ---- مادام ڈیسی نے کہا۔

”میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم جو وعدہ کرتی ہو اسے ہر حالت میں پورا کرتی ہو۔ اگر تم باقاعدہ وعدہ کرو کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو ویسے ہی کرو گی تو میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پاکیشیا کو فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اسے صرف عمران کی ذات سے دلچسپی ہے اور بس“ ---- میکملن نے کہا تو مادام ڈیسی نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر باقاعدہ وعدہ کیا۔

”کیا ایسا ممکن ہے کہ عمران کے ٹریس ہو جانے پر ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اراکین کو اس کا اطلاع کر دیں“ ---- میکملن نے کہا۔

”نہیں۔ میں عمران کو خود برآمد کروں گی پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گی۔ اس کے بعد تم اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ ملا دینا مجھے ان لوگوں کو سزا دینی ہے اور فارمولا حاصل کرنا ہے اور بس“۔ مادام ڈیسی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے“ ---- میکملن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سٹول پر بیٹھے ہوئے سام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”سام ہم نے پرنس آف ڈھمپ کو سپیشل ایکس زیرو ون سے ٹریس کرنا ہے۔ پرنس آف ڈھمپ کا کمپیوٹر گرافک فوٹو گراف سٹور میں موجود ہے اس کا نمبر ون ہے“ ---- میکملن نے سام سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرے ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ تاکہ کام کیا جا سکے۔ میں اکیلا تو کچھ نہیں کر سکتا“ ---- سام نے کہا۔

”اس کے ساتھوں کو ہوش میں لے آؤ اور تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر تمہیں معمولی سا بھی شبہ ہو جائے کہ یہ کوئی غلط حرکت کر رہے ہیں تو میری اجازت کے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دینا“۔ مادام ڈیسی نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ لیکن آپ جا رہی ہیں“ ---- جاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میرے لئے کسی اور کمرے سے کرسی لے آؤ۔ میں نے یہ کرسی اس لئے چھوڑی ہے کہ سام اطمینان سے کام کر سکے۔ اب جبکہ یہ ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں تو انہیں اطمینان سے کام کرنے کا موقع ملنا چاہئے“ ---- مادام ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس مادام“ ---- جاگر نے کہا اور پھر اس نے اپنے ایک ساتھی کو کرسی لانے کا کہا اور خود وہ بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے باری باری بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی ناک سے لگانا شروع کر دی۔ پھر اس نے ڈھکن بند کر کے شیشی جیب میں ڈالی اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ مادام کے لئے اس دوران کرسی لائی جا چکی تھی اور

مادام اس پر بیٹھ گئی تھی۔ جب سب ہوش میں آ گئے تو سام نے انہیں تمام سچویشن بتائی اور پھر انہیں اپنی اپنی مشینوں پر پہنچ جانے کا حکم دے دیا۔

"میں سٹور سے پرنس کا کمپیوٹر گرافک فوٹو گراف لے آؤں"۔۔۔۔ سام نے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے اجازت طلب لہجے میں کہا۔

"جاگر تم ساتھ جاؤ"۔۔۔۔ مادام نے جاگر سے کہا اور جاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سام کے ساتھ چلتا ہوا ایک دیوار میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میکملن خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سام اور جاگر واپس آ گئے۔ سام کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"ون ون ہے ناں یہ"۔۔۔۔ میکملن نے سام سے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ دیکھیں"۔۔۔۔ سام نے پیکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس پر ون ون کے ہندسے لکھے ہوئے صاف پڑھے جا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی ہمارے پاس ایک کاپی ہے اس لئے خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ضائع ہو جائے اس لئے اسے احتیاطاً تھری ایکس کے ساتھ استعمال کرنا"۔۔۔۔ میکملن نے کہا۔

"یس سر۔ میں خیال رکھوں گا"۔۔۔۔ سام نے جواب دیا۔

"مادام جو سپیشل ریز میں لے آیا تھا وہ کہاں ہیں"۔۔۔۔ میکملن

نے مادام کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور جاگر نے جیب سے ایک سفید رنگ کا دھات کا بڑا سا ڈبہ نکال کر میکملن کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ سام کو دے دو"۔۔۔۔ میکملن نے کہا تو جاگر نے ڈبہ سام کی طرف بڑھا دیا اور سام ڈبہ لئے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام ڈیبی کو معلوم تو ہو گا کہ پرنس آف ڈھمپ کو برآمد فوری کرانا پڑے گا تاکہ اس کا بروقت علاج کیا جا سکے ورنہ وہ ہلاک ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ میکملن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھے سب معلوم ہے۔ میں نے تمہاری اور تمہارے چیف کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن رکھی ہے لیکن تم عمران کا علاج کہاں کراؤ گے"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"انہیں فوری طور پر کسی ہسپتال پہنچانا پڑے گا اور انٹی ریز انجکشن لگانے پڑیں گے۔ ان کا پیکٹ بھی میں ان ریز کے ساتھ ہی لے آیا تھا"۔۔۔۔ میکملن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ پیکٹ بھی موجود ہے"۔۔۔۔ جاگر نے کہا اور جیب سے گتے کا بنا ہوا ایک پیکٹ نکال لیا۔

"ابھی اسے اپنے پاس رکھو۔ جب عمران برآمد ہو گا تو اس وقت یہ اسے دینا"۔۔۔۔ مادام نے جاگر سے کہا تو جاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیکٹ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب مشینیں آن ہو چکی تھیں اور مادام ان مشینوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ میز پر رکھی ہوئی مستطیل مشین کے درمیان بنی ہوئی سکرین پر بر بن اور اس کے گرد و

نواح کا تفصیلی نقشہ روشن نظر آ رہا تھا اور سام اس مشین کے ساتھ بیٹھا ہوا مسلسل مشین کے مختلف بٹن آن کرنے میں مصروف تھا۔

"سوئچ آن کروں باس"——— ایک مشین کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے مڑ کر سام سے کہا۔

"ہاں"——— سام نے جواب دیا اور پھر اس مشین سے تیز گونج کی آواز نکلی جس کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے سام سے بات کی تھی۔ پھر باری باری باقی مشینوں سے بھی گونج کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اسی لمحے سام والی مشین کی سکرین پر ایک جگہ سرخ رنگ کا روشنی کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"یہ۔ یہ یہاں موجود ہے پرنس۔ یہ پیگاس قصبے میں واقع مڈلینڈ پنسل فیکٹری کے نیچے تہہ خانے میں"——— سام نے انتہائی جذباتی انداز میں اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا اور مادام ڈیبی اٹھ کر تیزی سے مشین کے قریب پہنچ گئی۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی پیگاس قصبے میں واقع مڈ لینڈ پنسل فیکٹری کا ایریا ہے۔ لیکن تم نے تہہ خانے کا اندازہ کیسے لگایا"——— مادام نے پوچھا۔

"مادام سرخ نقطے کے گرد سیاہ رنگ کا حاشیہ نظر آ رہا ہے یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ٹارگٹ زمین کی سطح سے نیچے ہے۔ اگر یہ حاشیہ نہ ہوتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ ٹارگٹ زمین کی سطح سے اوپر موجود ہے اور زمین کی سطح کے نیچے ظاہر ہے تہہ خانے ہی ہو سکتے

ہیں"——— سام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ او کے"——— مادام نے کہا اور پیچھے ہٹ گئی اور سام نے مشین آف کرنے کا حکم دے دیا اور پھر تہہ خانے میں گونجنے والی آوازیں یکلخت بند ہو گئیں۔ مادام نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈیبی کالنگ۔ اوور"——— ڈیبی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"فلپ اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"——— اس آلے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"فلپ۔ کیا تم اور تمہارا گروپ ہر لحاظ سے مشن کے لئے تیار ہے۔ اوور"——— مادام ڈیبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہم آپ کی طرف سے کال کے شدت سے منتظر تھے۔ اوور"——— فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو۔ عمران اس وقت بربن کے نواحی قصبے پیگاس میں واقع مڈلینڈ پنسل فیکٹری میں بنے ہوئے تہہ خانوں میں موجود ہے تم وہاں ریڈ کرو اور عمران کو وہاں سے برآمد کرو۔ یہ جگہ جس تنظیم کی ہے اس کے جتنے بھی آدمی وہاں موجود ہوں ان میں سے صرف ایک کو زندہ رکھو اور باقی سب کو ہلاک کر دو۔ میں خود وہاں پہنچ رہی ہوں لیکن تم نے میرا انتظار نہیں کرنا۔ میرے پہنچنے سے پہلے تم نے وہاں مشن مکمل کر لینا ہے۔ اوور"——— مادام نے کہا۔

”یس مادام۔ اوور“——— فلپ نے کہا تو مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسیٹر آف کر دیا۔

”جاگر میکملن میرے ساتھ جائے گا۔ تم لوگ اس وقت تک یہیں رہو گے جب تک میں تمہیں کال نہ کروں“——— مادام نے جاگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”یس مادام“——— جاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آؤ میکملن“——— مادام نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ میکملن خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورچ میں پہنچ گئے۔ وہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

”سوری میکملن۔ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے“——— مادام نے یکلخت مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نظر آنے والے پسٹل سے شعلہ سا نکلا اور میکملن چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا لیکن وہ زیادہ دیر تڑپ بھی نہ سکا۔ دل کے اندر اتر جانے والی خاموش گولی نے چند لمحوں میں ہی اسے موت کی وادی میں دھکیل دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جاگر اپنے چاروں مسلح ساتھیوں کے ساتھ پورچ میں آگیا۔

”سب ختم ہو گئے“——— مادام نے جاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے“——— جاگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”مشینری تباہ کر دی ہے یا نہیں“——— مادام نے پوچھا۔

”یس مادام۔ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے۔ میں آپ کے کوڈ اچھی طرح سمجھتا ہوں مادام“——— جاگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”او کے۔ اب چلو ہم نے اب پیکاس چلنا ہے۔ جلدی کرو“۔ مادام نے اپنی کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جاگر نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

بلاشر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا جوزف اور جوانا دونوں اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ دونوں ابھی روزویلی سے سیدھے بلاشر کی رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔ بلاشر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"خیریت تو ہے اس طرح تمہاری اچانک آمد"---- بلاشر نے رسمی سلام دعا کے بعد حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم نے ماسٹر کا کھوج لگایا ہے یا نہیں"---- جوانا نے کہا۔

"میرے آدمی ہر طرف کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک تو کسی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی"---- بلاشر نے کہا۔

"یہاں کوئی تنظیم بلیک شیڈو نام کی بھی ہے"---- جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں ہے لیکن تمہیں اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا"۔ بلاشر

کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا سوسن نام کی کوئی عورت بھی بلیک شیڈو سے متعلق ہے"---- جوانا نے کہا تو بلاشر اس طرح جوانا کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات جوانا نے کی ہے۔

"ہاں ہے۔ اس کی سیکنڈ چیف ہے۔ انتہائی خطرناک عورت ہے لیکن یہ تو انتہائی خفیہ باوسائل اور طاقتور تنظیم ہے۔ تمہیں اس کے بارے میں یہ سب کچھ کہاں سے معلوم ہوا ہے"---- بلاشر نے انتہائی حیرت سے پر لہجے میں کہا۔

"ماسٹر اس وقت بلیک شیڈو کی تحویل میں ہے اور سوسن نامی عورت اس جگہ کی انچارج ہے اور یہ جگہ بھی برسن کے نواح میں ہے۔ اب بتاؤ کہ بلیک شیڈو کا اڈہ کہاں ہے"---- جوانا نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ۔ مجھے تو بتاؤ۔ بلیک شیڈو نے تو کبھی ایسے معاملات میں ہاتھ نہیں ڈالا"---- بلاشر نے کہا۔

"تم فی الحال اس بات کو رہنے دو۔ تمہیں اس بات پر یقین ہی نہیں آئے گا۔ مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ جوزف میں کچھ پراسرار صلاحیتیں ہیں اور اس نے اپنی انہی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے ماسٹر کا کھوج نکالا ہے ورنہ ہمیں تو نہ ہی بلیک شیڈو کا علم تھا اور نہ سوسن کا"---- جوانا نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا کہ سوسن اس وقت کہاں ہے"---- بلاشر نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے

نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس تھری سٹار ہوٹل"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ مینجر راسن سے میری بات کراؤ۔ میں بلاشر بول رہا ہوں"---- بلاشر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راسن بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں بلاشر بول رہا ہوں راسن۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"۔ بلاشر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم پانچ منٹ بعد الیون زیرو پر رنگ کرنا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بلاشر نے کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ جوانا اور جوزف خاموش بیٹھے رہے۔ پھر پانچ منٹ بعد بلاشر نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی راسن کی آواز سنائی دی۔

"بلاشر بول رہا ہوں"---- بلاشر نے کہا۔

"ہاں۔ اب اطمینان سے بات کرو۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے لئے کام ہے۔ بھاری رقم مل سکتی ہے لیکن معلومات فوراً اور حتمی چاہئیں"---- بلاشر نے کہا۔

"اچھا شکریہ۔ مجھے ویسے بھی ان دنوں بھاری رقم کی اشد ضرورت ہے"---- راسن کی آواز سنائی دی۔ چونکہ بلاشر نے نمبر ڈائل کرنے کے بعد فون پیس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جوانا اور جوزف بھی بخوبی سن رہے تھے۔

"بلیک شیڈو کی اسسٹنٹ چیف سوسن اس وقت کہاں موجود ہے"---- بلاشر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو میری اپنی تنظیم کی بات ہوئی"---- راسن نے چونک کر کہا۔

"اس لئے تو بھاری رقم کی بات کی ہے میں نے"---- بلاشر نے جواب دیا۔

"کتنی رقم دو گے"---- راسن نے کہا۔

"دس ہزار ڈالر۔ لیکن معلومات فوری اور حتمی چاہئیں"۔ بلاشر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ رقم کم ہے۔ اگر تنظیم کو علم ہو گیا تو میں بے موت مارا جاؤں گا۔ تم جانتے تو ہو کہ ہماری تنظیم کے اصول کس قدر سخت ہیں۔ پچاس ہزار ڈالر دو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ سوری"---- راسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اتنی رقم نہیں مل سکتی۔ پندرہ ہزار ڈالر مل جائیں گے یہ آخری بات ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ اور بھی ذرائع ہیں جہاں سے بہت کم رقم میں معلومات مل سکتی ہیں"---- بلاشر نے باقاعدہ سودے

بازی کرتے ہوئے کہا۔

"تم ان معاملات میں سخت آدمی ہو۔ بہرحال بیس ہزار ڈالر سے کم بات نہیں ہو سکتی"——— راسن نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے لیکن شرط وہی کہ معلومات حتمی اور فوری چاہئیں اور دوسری بات یہ کہ اس بارے میں کوئی بات تمہاری طرف سے سامنے نہ آئے"——— بلاشر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تم میرے اصول جانتے ہو۔ مادام سوسن اس وقت پیگاس اڈے میں موجود ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مادام سوسن نے کسی ایکریمین اڈے سے کسی ایشیائی کو اغوا کیا ہے اور اسے اس اڈے پر رکھا ہوا ہے اور وہ خود بھی وہاں موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب مادام سوسن سیکنڈ چیف نہیں رہی بلکہ چیف بن چکی ہے"——— راسن نے جواب دیا۔

"پیگاس میں یہ اڈہ کہاں ہے۔ تفصیل بتاؤ"——— بلاشر نے مادام سوسن کے چیف بننے پر توجہ دیئے بغیر پوچھا۔

"یہ بلیک شیڈو کا سب سے خاص اور خفیہ اڈہ ہے۔ پیگاس میں ڈلینڈ پنسل فیکٹری ہے یہ اڈہ اس فیکٹری کے نیچے تہہ خانوں میں ہے"——— راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خود کبھی اس اڈے پر گئے ہو"——— بلاشر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں کبھی نہیں گیا"——— راسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ تمہیں رقم پہنچ جائے گی۔ شکریہ"——— بلاشر نے کہا

اور رسیور رکھ دیا۔

"رقم لے لو"——— جوانا نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات تو واقعی کنفرم ہو گئی ہے کہ تمہارا ماسٹر وہاں موجود ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ جوزف نے کیسے معلوم کر لیا"——— بلاشر نے گڈی لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے ناں کہ اس میں کچھ پراسرار صلاحیتیں ہیں"۔ جوانا نے کہا۔

"تو اب تم کیا کرو گے۔ وہ اڈہ تو ظاہر ہے ناقابل تسخیر ہو گا"۔ بلاشر نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ تم نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے میں اس کے لئے تمہارا احسان مند ہوں اور کبھی موقع ملا تو تمہارے اس احسان کا بدلہ ضرور چکاؤں گا"——— جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ بات نہیں۔ لیکن مجھے بتاؤ کہ تمہارا اب کیا پروگرام ہے۔ بلیک شیڈو بیحد طاقتور تنظیم ہے۔ تمہارے تصور سے بھی زیادہ طاقتور اور مضبوط"——— بلاشر نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ ہم نے وہاں فوری ریڈ کرنا ہے اور ماسٹر کو ان کے قبضے سے نکالنا ہے اور بس"——— جوانا نے کہا۔

"لیکن وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں مسلح پہرے دار بھی ہوں گے۔ تم اکیلے وہاں کیا کر

سکتے ہو"---- بلاشر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ جوانا اپنے ماسٹر کے لئے پہاڑ سے بھی ٹکرا سکتا ہے"---- جوانا نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں تمہیں گروپ ہائر کرا دوں کیونکہ میں خود تو سامنے نہیں آ سکتا اور اکیلا میں بھی کچھ نہیں کر سکتا"---- بلاشر نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے لئے تمہارے مشکور ہیں۔ گڈ بائی"---- جوانا نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے بلاشر کی رہائش گاہ سے باہر آ چکے تھے۔

"صفدر اور مس جولیا کو تو اطلاع دینی ہی پڑے گی"---- جوزف نے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں آیا"---- جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فون کر لیں کسی پبلک فون بوتھ سے"---- جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے ایک پبلک فون بوتھ کے سامنے کار روکی اور پھر کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک سکہ نکال کر فون پیس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جوانا بول رہا ہوں"---- جوانا نے کہا۔

"اوہ جوانا تم۔ صفدر بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات"---- صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم نے ماسٹر کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ بربن کے ایک نواحی قصبے میں ایک تنظیم کی قید میں ہیں۔ ہم اب اسے چھڑوانے کے لئے جا رہے تھے مگر چونکہ چیف نے حکم دیا تھا کہ ایسی صورت میں آپ کو بھی اطلاع کی جائے اس لئے اطلاع دے رہا ہوں"---- جوانا نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ہمارے پاس آ جاؤ"---- یہ بیحد اہم بات ہے اور اس کا فیصلہ بھی ہمیں مل کر کرنا ہو گا ورنہ عمران صاحب کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آ جاتے ہیں۔ کیا آپ ابھی تک اسی کوٹھی میں ہیں"---- جوانا نے کہا۔

"ہاں"---- صفدر نے جواب دیا۔

"او کے"---- جوانا نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر وہ بوتھ سے باہر آیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"---- جوزف نے کہا تو جوانا نے صفدر سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ جوانا نے اتر کر ڈور

فون پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن کو پریس کر دیا۔

”کون ہے“ ---- ڈور فون سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

”جوانا“ ---- جوانا نے جواب دیا۔

”او کے۔ میں پھاٹک کھلواتا ہوں“ ---- صفدر نے کہا اور جوانا واپس آ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور جوانا کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ہی صفدر موجود تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سب ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

”کس طرح عمران صاحب کا علم ہوا“ ---- جولیا نے پوچھا تو جوانا نے جوزف سمیت روزویلی جانے سے لے کر واپس بلاشر کے پاس پہنچنے اور پھر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”حیرت انگیز صلاحیتیں ہیں جوزف میں۔ ہم تو یہاں انتظار کر رہے تھے میکملن کا تاکہ وہ کارمن سے ریز لے کر واپس آئے اور عمران کو ٹریس کیا جا سکے“ ---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔ کیا میکملن کی واپسی کا انتظار کیا جائے“ ---- صفدر نے کہا۔

”وہ کیوں“ ---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”تاکہ اطلاع کنفرم ہو سکے“ ---- صفدر نے جواب دیا۔

”ہاں۔ یہ بات تو ہے بہرحال میکملن نے سائنسی طریقہ استعمال کرنا ہے“ ---- جولیا نے کہا۔

”مس جولیا آپ بے شک میکملن کا انتظار کریں ہمیں اجازت دیں۔ ہم نے صرف آپ کو اطلاع دینی تھی“ ---- جوانا نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

”تم دونوں وہاں کیا کرو گے۔ کیا عمران وہاں سڑک پر بیٹھا ہوا ہو گا۔ وہ اس تنظیم کی قید میں ہے جس نے ایکریمیا کے ہاتھ سے اسے نکالا ہے۔ اسی بات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بلیک شیڈو کس قدر مضبوط تنظیم ہے“ ---- جولیا نے کہا۔

”یہ سوچنا آپ کا کام نہیں ہے مس جولیا“ ---- جوانا نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف سے بات کر لینی چاہئے۔ اگر چیف اجازت دے دے تو ہمیں پھر میکملن کا انتظار ختم کر دینا چاہئے اور اگر وہ کہے تو پھر اس کا انتظار کیا جائے گا“ ---- کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے پہلے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو“ ---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”جولیا بول رہی ہوں چیف“ ---- جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے“ ---- ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں پوچھا تو جولیا نے پوری تفصیل بتا دی۔

”میں تمہیں ٹرانسمیٹر کال کرنے ہی والا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع

ملی ہے کہ میکملن کو کارمن میں اغوا کر لیا گیا ہے اور اسے اغوا کرنے والے ایکریمین ایجنٹ ہیں جن کا تعلق مادام ڈیسی سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام ڈیسی کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میکملن کس طرح عمران کو ٹریس کرنا چاہتا ہے اور اب وہ خود میکملن کے ذریعے عمران کو ٹریس کر کے اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کرے گی۔ جوزف کی اطلاع درست ہے کیونکہ تمہاری رپورٹ کے مطابق بلاشر نے جس آدمی سے سوسن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اس نے بھی عمران کی وہاں موجودگی کا اقرار کیا ہے اس لئے تم اب میکملن کے ٹریس کرنے سے پہلے عمران کو وہاں سے نکال لو۔ اس طرح عمران ریز کے اثرات سے بھی بچ جائے گا اور ایکریمین ایجنٹوں کے ہاتھ بھی نہیں لگے گا"۔۔۔۔ چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میکملن کو برآمد نہیں کیا جا سکتا یا اس سنٹر کو کور نہیں کیا جا سکتا جس کے ذریعے عمران کو اس نے ٹریس کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عمران کی برآمدگی میں کچھ وقت لگ جائے اور وہ اس دوران اس پر ریز فائر کر دیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس سنٹر کے بارے میں صرف میکملن کو ہی علم ہے۔ وہی اس کا انچارج ہے اور میکملن کی برآمدگی فوری طور پر ممکن نہیں ہے"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"بلیک شیڈو کے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تمہیں مخصوص اسلحہ

بھی چاہئے ہو گا اور اس کے بارے میں تفصیلات بھی۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو"۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یہ بربن میں سپرنگ بورڈ ٹریڈنگ کارپوریشن کا نمبر ہے۔ وہاں اسسٹنٹ مینجر ہے لورا سٹرانگ۔ تم نے اس سے بات کرنی ہے اور میرا حوالہ دینا ہے۔ وہ اس سلسلے میں تمہاری مکمل رہنمائی کرے گی۔ تم نے پانچ منٹ بعد اسے فون کرنا ہے۔ میں اس دوران اسے براہ راست ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہوا کہ چیف سے بات ہو گئی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر پانچ منٹ بعد جولیا نے رسیور اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے چیف کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"سپرنگ بورڈ ٹریڈنگ کارپوریشن"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ مینجر لورا سٹرانگ سے بات کرائیں۔ میرا نام جولیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لورا سٹرانگ بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک

نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں جولیا بول رہی ہوں۔ آپ کو چیف نے فون کیا ہو گا“۔ جولیا نے کہا۔

”اوہ یس۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ساتھیوں سمیت ویسٹرن روڈ پر واقع لاسٹ ہیون ہوٹل میں پہنچ جائیں۔ سپیشل روم نمبر بارہ۔ آپ نے وہاں کاؤنٹر پر صرف میرا نام بتانا ہے۔ آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے گا۔ باقی باتیں وہیں ہوں گی اور مس جولیا آپ کو یہ بات کہنی تو نہیں چاہئے لیکن کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ نگرانی کی طرف سے محتاط رہیں کیونکہ میں کسی کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی“—— لورا سٹرانگ نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ ہم پوری طرح محتاط رہیں گے“—— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

”ان نگرانی کرنے والوں کا کیا کریں۔ کیا انہیں ختم کر دیں“۔ صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا یہاں نگرانی ہو رہی ہے“—— جوانا نے بھی اٹھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ مادام ڈیسی کے آدمی باہر موجود ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا تھا لیکن ہم انہیں اس وقت تک چھیڑنا نہیں چاہتے تھے جب تک میکملن سے رابطہ نہ ہو جائے“—— جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب“—— جوانا نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ ساتھ والی کوٹھی خالی ہے۔ میں نے اس کا دروازہ کھول رکھا ہے ہم اطمینان سے نکل جائیں گے“—— جولیا نے کہا۔

”لیکن مس جولیا۔ کاریں تو پھر ہمیں چھوڑنا پڑیں گی“—— صفدر نے کہا۔

”اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لورا سٹرانگ جہاں اسلحہ مہیا کرے گی وہاں کاریں بھی مہیا کر دے گی اور پھر یہ ضروری بھی ہے تاکہ ان کاروں کی وجہ سے ہمیں شناخت نہ کر لیا جائے“—— جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی سوسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"----- سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارک بول رہا ہوں مادام"----- دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"مارک تم۔ کیا بات ہے کیسے کال کی ہے"----- سوسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مادام۔ راسن نے وی آئی پی کے بلاشر کو آپ کے بارے میں معلومات بھاری قیمت پر فروخت کی ہیں"----- مارک نے کہا تو سوسن اچھل کر سیدھی ہو گئی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ راسن اپنی ہی تنظیم کے بارے میں کیسے معلومات فروخت کر سکتا ہے"----- سوسن نے چیختے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"ایسا ہوا ہے مادام۔ راسن کو ہوٹل میں فون آیا تو وہ بات کرنے کی بجائے اس فون کو چھوڑ کر اپنے خاص اڈے پر چلا گیا مجھے اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ وہ کسی پارٹی سے بات کرنے گیا ہے کیونکہ وہ اپنے مخصوص اڈے کو ہمیشہ پارٹی سے بات کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ بلاشر کا فون تھا اور آپ جانتی ہیں کہ بلاشر کا تعلق وی آئی پی سے ہے اس لئے میں چونکا۔ میں نے وہاں چیکنگ کی تو بلاشر اور راسن کے درمیان ہونے والی گفتگو سامنے آگئی اور یہ آپ کے متعلق ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے"----- مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہوئی ہے"----- سوسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے آپ کے لئے خصوصی طور پر ٹیپ کرائی ہے وہ میں آپ کو سنوا دیتا ہوں"----- مارک نے کہا۔

"سنواؤ"----- سوسن نے کہا تو چند لمحوں کے وقفے کے بعد بلاشر اور راسن کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی پہلے تو ان کے درمیان رقم طے ہوتی رہی پھر اصل بات سامنے آئی۔ سوسن کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا ہے مادام"----- مارک نے کہا۔

"تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے مارک۔ تم فوری طور پر

راسن کو ہلاک کرو اور اس کے سیکشن کا چارج تم خود سنبھال لو اس کے ساتھ ہی بلاشر کو پکڑ کر اس سے معلوم کرو کہ اس نے کس کے لئے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور پھر مجھے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ کیونکہ میں فوری طور پر یہ اڈا سیل کر کے دوسری جگہ شفٹ ہو رہی ہوں"---- سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"---- مارک نے جواب دیا اور سوسن نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"---- ایک مردانہ آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

"ڈیوڈ۔ ہمارا یہ اڈا مخالف تنظیم کی نظروں میں آگیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ عمران کو بے ہوش کر کے فوری طور پر یہاں سے نکال کر ایجنٹ بارکی والے اڈے پر پہنچا دو اور اس کے ساتھ ہی اس اڈے سے تمام لوگوں کو بھی واپس بھجوا دو اور اڈے کو مکمل طور پر سیل کر کے بیرونی طرف آدمیوں کو پھیلا دو۔ پھر جو بھی اس اڈے پر ریڈ کرے ان سب کو گولی مار کر ہلاک کر دو"---- سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"---- ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"میں بھی ایجنٹ بارکی والے اڈے پر پہنچ رہی ہوں۔ تم فوری طور پر عمران کو یہاں سے نکال کر وہاں شفٹ کرو فوری۔ لیکن پہلے اسے بے ہوش کر دینا"---- سوسن نے کہا۔

"یس مادام"---- ڈیوڈ نے کہا تو سوسن نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پیگاس قصبے سے نکل کر برسن کے ایک اور نواحی علاقے ایجنٹ بارکی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تیز اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایجنٹ بارکی کے علاقے میں اپنے دوسرے انتہائی مضبوط زیر زمین اڈے پر پہنچ گئی یہاں موجود اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سٹوگ اٹنڈنگ"---- ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں"---- سوسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ آپ کی آمد کی اطلاع مجھے مل چکی ہے"۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

" پیگاس اڈے سے ڈیوڈ نے پاکیشیائی عمران کو یہاں شفٹ کرنا تھا وہ پہنچ گیا ہے"---- سوسن نے پوچھا۔

"یس مادام۔ وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں لایا گیا ہے اور اس وقت وہ زیرو روم میں بے ہوش پڑا ہوا ہے"---- سٹوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈیوڈ کہاں ہے"---- سوسن نے پوچھا۔

”وہ واپس چلا گیا ہے اسی ہیلی کاپٹر پر جس پر پاکیشیائی عمران کو لایا گیا تھا۔ اسی نے آپ کی آمد کی اطلاع دی تھی“۔۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

”اس عمران کا خیال رکھنا۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اس کی ٹانگیں مفلوج ہیں اس لئے یہ وہیل چیئر پر ہی رہے گا البتہ تم اسے سٹرانگ پورشن میں پہنچا دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ لیکن اس کے ہوش میں آنے سے پہلے تم نے باہر آ جانا ہے اور پھر سٹرانگ پورشن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دینا ہے“۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

”یس مادام“۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سوسن نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر دیوار میں موجود ایک الماری کے پٹ کھول کر اس کے اندر موجود ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ سوسن کالنگ۔ اوور“۔۔۔۔ سوسن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”مارک بول رہا ہوں مادام۔ اوور“۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مارک کی آواز سنائی دی۔

”کیا رہا اس راسن اور بلاشر کا۔ اوور“۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

”راسن کو آپ کے حکم کے مطابق ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے سیکشن کا چارج میں نے سنبھال لیا ہے۔ بلاشر کو فوری طور پر اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا۔ اس نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے

تعلق رکھنے والے افراد جس میں اس کا کوئی دوست جوانا بھی ہے برسبن میں موجود ہیں اور جوانا کے کہنے پر اس نے راسن سے معلومات خریدی تھیں یہ سب اپنے ساتھی عمران کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اوور“۔۔۔۔ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔ اوہ ویری بیڈ۔ ان کا خاتمہ تو ضروری ہونا چاہئے لیکن انہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ عمران ہمارے پاس ہے اور پیگاس والے اڈے پر موجود ہے۔ اوور“۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

”اس نے بتایا ہے کہ سیکرٹ سروس کے ساتھ کوئی افریقی جوزف نامی آدمی ہے اس کے پاس پراسرار صلاحیتیں ہیں اس نے یہ کھوج لگایا ہے کہ عمران بلیک شیڈو کے قبضے میں ہے اور بلیک شیڈو کی چیف کی صورت میں آپ کا نام اس نے لیا اس پر بلاشر نے راسن کو فون کر کے اس سے معلومات خریدیں۔ اوور“۔۔۔۔ مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بکواس ہے۔ یہ پراسرار صلاحیتیں کیا ہوتی ہیں۔ اس سائنسی دور میں ایسی بات کرنا ہی حماقت ہے۔ بہرحال تم نے ان سیکرٹ سروس والوں کا کیا کیا ہے۔ اوور“۔۔۔۔ سوسن نے پوچھا۔

”بلاشر کو ان کی رہائش گاہ کا علم تھا اور میں نے اپنے آدمی وہاں چیکنگ کے لئے بھیجے اور ابھی ابھی مجھے ایک حیرت انگیز اطلاع ملی ہے۔ میں آپ سے اس بارے میں بات بھی کرنا چاہتا تھا۔ اوور“۔

مارک نے کہا۔

"کیسی اطلاع"---- سوسن نے چونک کر پوچھا۔

"اس کوٹھی کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے اور نگرانی کرنے والے مادام ڈیسی کے گروپ کے آدمی ہیں۔ اوور"---- مارک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مادام ڈیسی بھی ہمارے پیچھے ہے اور وہ ان لوگوں کی نگرانی کر کے ہم تک پہنچنا چاہتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان نگرانی کرنے والوں کے لیڈر کو اغوا کر لو اور باقی سب کا خاتمہ کر دو اور پھر اس کوٹھی کو بھی میزائلوں سے اڑا دو اس لیڈر سے مادام ڈیسی کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو اور پھر وہ جہاں بھی ہو مجھے اطلاع کرو۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"---- مارک نے جواب دیا تو سوسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تاکہ جب مارک کال کرے تو وہ اس کی کال اٹنڈ کر سکے۔ چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں چیف آف بلیک شیڈو۔ ڈاکٹر کلیمنٹ سے بات کراؤ"---- سوسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں جواب دیا

گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر کلیمنٹ بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد دوسری آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ بولنے والا بوڑھا آدمی ہے۔

"سوسن بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ فارمولے پر کام شروع کر دیا گیا ہے یا نہیں"---- سوسن نے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے طویل غور و خوض کے بعد یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ یہ فارمولا عملی طور پر ناقابل عمل ہے"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا تو مادام سوسن بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس میں جو سائنسی الجھن تھی وہ تو پاکیشیا کے علی عمران نے دور کر دی تھی پھر"---- سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے اور ہم بھی مطمئن ہو گئے تھے لیکن جب اس کا گہرائی میں تجزیہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ سائنسی الجھن دور کرنے کی بجائے مزید بڑھ گئی ہے۔ یا تو اس سائنس دان عمران کو اس کی حقیقتاً سمجھ نہیں آئی یا پھر اس نے جان بوجھ کر اس میں گڑبڑ کر دی ہے بہرحال موجودہ صورت میں فارمولا ناقابل عمل ہے"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے خود اس عمران سے اس بارے میں ڈسکس کرنا چاہتے ہیں تاکہ حتمی طور پر یہ بات طے ہو سکے کہ کیا عمران نے جان

بوجھ کر یہ گڑبڑ کی ہوئی ہے یا وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا"----- مادام سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس طرح میں کسی نتیجے پر پہنچ سکتا ہوں"----- ڈاکٹر کلیمٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو لیبارٹری سے میرے ایجنٹ بارکی والے اڈے پر آنا پڑے گا"---- مادام سوسن نے کہا۔

"نہیں مادام۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں مخصوص ٹمپریچر سے باہر نہیں آ سکتا۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤں گا اس لئے آپ کو اس عمران کو یہاں میرے پاس بھیجنا پڑے گا"---- ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے تو اس کا خیال نہ رہا تھا۔ آپ کو ڈسکشن میں کتنی دیر لگے گی"---- مادام سوسن نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ چند منٹ بھی لگ سکتے ہیں اور کئی گھنٹے بھی"---- ڈاکٹر کلیمٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں عمران کو آپ کی لیبارٹری تک پہنچانے کے انتظامات کرتی ہوں"---- مادام سوسن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ میں سوسن بول رہی ہوں"---- مادام نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ کے احکامات کی تکمیل کر دی گئی ہے۔ پیگاس اڈے کو سیلڈ کر دیا گیا ہے اور باہر ہمارے آدمی پوری طرح چوکنا حالت

میں موجود ہیں"---- ڈیوڈ نے خود ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب ایک اور مسئلہ سامنے آ گیا اس کا کیا حل کیا جائے"---- مادام نے کہا۔

"کیسا مسئلہ مادام"----- ڈیوڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میری ابھی ڈاکٹر کلیمٹ سے بات ہوئی ہے۔ فارمولے میں سائنسی گڑبڑ ہے جس کے لئے عمران کو لیبارٹری پہنچانا ضروری ہے تاکہ ڈاکٹر کلیمٹ اس سے ڈسکس کر سکے۔ ڈاکٹر کلیمٹ لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا کیونکہ اسے جو بیماری لاحق ہے اس کے لئے اس کا مخصوص ٹمپریچر میں رہنا لازمی ہے ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ لیبارٹری پیگاس اڈے کے نیچے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور مادام ڈیسی وہاں حملہ کریں اس صورت میں عمران کی وہاں موجودگی نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے"---- مادام نے کہا۔

"مادام آپ قطعاً فکر مت کریں۔ ایکریمیا کی پوری فوج بھی اگر ہمارے اس اڈے پر حملہ کر دے تب بھی وہ اسے نہ تباہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ آپ بے فکر ہو کر عمران کو یہاں بھیج دیں میں اسے لیبارٹری میں بھجوا دوں گا"---- ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں عمران کے ساتھ ہی وہاں آ جاتی ہوں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"----- مادام نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"---- ڈیوڈ نے کہا تو مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات بہرحال نمایاں تھے۔

لاسٹ ہیون ہوٹل کے سپیشل روم نمبر بارہ میں جولیا اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھی۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے دس منٹ گزر گئے تھے لیکن ابھی تک لورا سٹرانگ نہ آئی تھی۔

"عجیب بات ہے کہ مہمان موجود ہیں اور میزبان غائب ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا' دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔

"میرا نام لوراسٹرانگ ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو انتظار کرنا پڑی"---- آنے والی عورت نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو سب اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بہرحال اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی۔ میرا نام جولیانا ہے"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کا بھی تعارف کرا دیا۔

"تشریف رکھیں۔ مجھے بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"---- لورا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پینے پلانے کی بات رہنے دیں۔ ہم نے تیز رفتاری سے کام کرنا ہے ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"---- جولیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے دیر اس لئے ہو گئی تھی کہ میں نے بلیک شیڈو کے پیگاس اڈے میں موجود اپنے ایک خاص آدمی سے رابطہ کرنا تھا تاکہ وہاں کی موجودہ صورت حال معلوم کر کے اس کے مطابق آپ کے لئے انتظامات کر سکوں اور جو مجھے رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق مادام سوسن کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ آپ نے اس اڈے کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس کے آدمیوں نے بلاشر کو بھی اغوا کر لیا ہے اور اپنے آدمی راسن کو بھی ہلاک کر دیا ہے جس سے بلاشر نے معلومات خریدی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اہم بات یہ کہ اب عمران اس اڈے پر موجود نہیں ہے اور نہ ہی سوسن وہاں موجود ہے اس اڈے کو سیل کر دیا گیا ہے اور باہر انہوں نے مسلح محافظ بٹھا دیئے ہیں"۔ لورا نے کہا تو جولیا' صفدر اور جوزف کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ جوانا کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے شاید بلاشر کے بارے میں سن کر اس کی یہ حالت ہوئی تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

"اس اڈے کے انچارج ڈیوڈ نے عمران کو ہیلی کاپٹر میں بے ہوشی کے عالم میں سوار کر کے کسی اور اڈے میں بھجوا دیا ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ اب کہاں ہے۔ اب آپ اگر اس اڈے پر ریڈ کرنا چاہیں تو میں نے بہرحال چیف کے حکم کے مطابق تمام انتظامات کر لئے ہیں"---- لورا نے کہا۔

"کیا ڈیوڈ اس اڈے پر موجود ہے"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اڈا چونکہ سیلڈ ہو چکا ہے اس لئے آپ لوگ اندر کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے البتہ باہر موجود افراد کا خاتمہ کر کے اس پر بیرونی قبضہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس اڈے کو تباہ کیا جا سکتا ہے"---- لورا نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں جا کر ہم کیا کریں گے۔ مس جولیا کا مقصد تو یہ تھا کہ ڈیوڈ ہاتھ لگ جائے تو اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس نے عمران صاحب کو کہاں بھجوایا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں مس جولیا کی بات سمجھ گئی تھی لیکن جو حقیقت ہے وہ میں نے بتا دی ہے اب آپ جیسے حکم کریں میرا کام بہرحال آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے"---- لورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہم وہاں نہ جائیں تو پھر عمران صاحب کو کہاں ٹریس کریں۔ کیا آپ اس سلسلے میں کام نہیں کر سکتیں۔ بلیک شیڈو کے کسی اہم آدمی سے بہرحال معلومات مل سکتی ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں نے اپنے خاص آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی اطلاع مل

گئی تو پتہ لگ جائے گا۔ بلیک شیڈو انتہائی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے۔ وہاں سے سراغ لگانا کافی مشکل ہے"---- لورا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے میں سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔ یہ آواز لورا کے کوٹ کی جیب سے آ رہی تھی۔ اس نے سکرٹ کے اوپر باقاعدہ لیڈیز کوٹ پہنا ہوا تھا لورا نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا اس نے اس کا بٹن آن کیا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

"کالنگ لیڈی ون۔ اوور"---- ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ لیڈی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- لورا نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی صاحبہ۔ آپ کا مال آر پی سٹور میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا یہ بات حتمی ہے۔ اوور"---- لورا نے کہا۔

"یس لیڈی صاحبہ۔ ورنہ ظاہر ہے آپ کو رپورٹ نہیں دے سکتا تھا۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا چیف مینجر بھی وہاں موجود ہے یا صرف سٹور کیپر اور ماتحت عملہ ہے وہاں۔ اوور"---- لورا نے کہا۔

"چیف مینجر موجود ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"---- لورا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب بلیک شیڈو کے ایجنٹ بارکی والے اڈے میں ہیں اور سوسن بھی وہاں موجود ہے"---- لورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کچھ پتہ تو چلا"---- جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس اڈے کے بارے میں تفصیلات مل سکتی ہیں"---- صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں معلوم کرتی ہوں"---- لورا نے کہا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"لیڈی ون کالنگ۔ اوور"---- لورا بار بار کال دے رہی تھی۔

"ایس۔ اے اٹنڈنگ۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بی ایس کے آر پی سٹور کے بارے میں تازہ ترین تفصیلی معلومات اور اگر ہو سکے تو اس کا نقشہ چاہیے۔ کیا تمہارے پاس موجود ہے۔ اوور"---- لورا نے کہا۔

"نقشہ تو سٹور میں موجود ہے لیڈی صاحبہ۔ لیکن تازہ ترین معلومات حاصل کرنا پڑیں گے۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"کتنی دیر لگے گی تمہیں۔ اوور"---- لورا نے کہا۔

"صرف آدھا گھنٹہ۔ وہاں میرا آدمی کام کرتا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ نقشہ فوری طور پر پوائنٹ سپیشل پر بھجوا دو۔ میں وہیں موجود ہوں اور معلومات ٹرانسمیٹر پر دو۔ لیکن معلومات حتمی اور جلد از جلد ملنی چاہئیں۔ اوور"---- لورا نے کہا۔

"لیس لیڈی صاحبہ۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور لورا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کام ہو رہا ہے"---- لورا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ معلومات فروخت کرتی ہیں یہاں"---- جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں۔ میری چھوٹی سی سراغ رساں ایجنسی ہے۔ سٹرانگ کے نام سے۔ میرا مرحوم خاوند اس کا چیف تھا وہ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تو میں نے اس کا چارج سنبھال لیا"---- لورا نے جواب دیا۔

"چیف سے آپ کا رابطہ کیسے ہوا"---- جولیا نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب نے ایک بار برسن میں کام کیا تھا کافی طویل عرصہ پہلے کی بات ہے اور کسی ٹپ کی بنا پر انہوں نے میرے خاوند کی مدد

حاصل کی تھی پھر ان کے ساتھ ہمارے ایسے تعلقات ہو گئے جیسے وہ ہمارے خاندان کے فرد ہوں انہوں نے ہمارا رابطہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے کرایا تھا"---- لورا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس نے ایک سرسری نظر سب پر ڈالی اور پھر لورا کو سلام کر کے اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر بڑے مودبانہ انداز میں لورا کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"---- لورا نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو نوجوان سلام کر کے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ لورا نے لفافے میں موجود تہہ شدہ کاغذ باہر نکالا اور پھر اسے پھیلا کر میز پر رکھ دیا۔ جولیا' صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں اس پر جھک گئے۔

"یہ تو خاصا تفصیلی نقشہ ہے"---- صفدر نے کہا۔

"ہاں"---- لورا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی سی ڈسکشن کے بعد انہوں نے نقشے کو اچھی طرح جانچ لیا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو لورا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایس اے کالنگ۔ اوور"---- ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"لیس۔ لیڈی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- لورا نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"نقشہ آپ کے پاس پہنچ چکا ہو گا۔ وہاں چیف مینجر کے ساتھ ایک ایشیائی بھی موجود ہے جو بے ہوش ہے اس کے علاوہ بیس مسلح افراد ہیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شاک چیکنگ کیسے ہو سکتی ہے۔ اوور"---- لورا نے پوچھا۔

"کمپیوٹر فیڈنگ کے ذریعے لیڈی صاحبہ۔ اوور"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"---- لورا نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھ کر وہ نقشے پر جھک گئی۔

"یہ دیکھئے۔ یہ ہے اڈے میں جانے کے لئے تازہ ہوا کا راستہ۔ اس کے ذریعے بے ہوش کرنے والی گیس اندر فائر کی جا سکتی ہے اور پھر اس اڈے پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا ہے"---- لورا نے کہا۔

"کیا آپ کے آدمی نے آپ کو یہ بتایا ہے"---- جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہمارے خصوصی کوڈ ہیں۔ شاک چیکنگ کا مطلب ہے کہ پہلے اندر موجود لوگوں کو بے ہوش کرنا مقصود ہے۔ چنانچہ اس نے کمپیوٹر کا بتا دیا۔ کمپیوٹر کا مطلب تازہ ہوا کا راستہ۔ جو اس نقشے میں موجود ہے"---- لورا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سامان اور کار وغیرہ۔ ان کا کیا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ۔ اس ہوٹل کی عقبی طرف آپ کو سب کچھ مل جائے گا"---- لورا نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ سب اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہوٹل کی عقبی طرف واقعی ایک بڑی لینڈ روور جیپ موجود تھی جس کے عقبی حصے میں ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا بیگ بھی پڑا ہوا تھا لورا نے اس بیگ کو کھول کر اس میں موجود سامان کی تفصیل انہیں بتا دی اور پھر جولیا سے اجازت لے کر وہ واپس چلی گئی۔ جبکہ جولیا اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر عقبی طرف مین روڈ پر پہنچے اور پھر تیزی سے نواحی علاقے بارکی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل کے ساتھ جوزف اور جوانا موجود تھے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کا شعور بھی جاگ اٹھا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت وہیل چیئر پر ہی بیٹھا ہوا تھا لیکن یہ وہ کمرہ نہ تھا جس میں وہ بے ہوش ہوا تھا۔ وہ وہیل چیئر پر بیٹھا آنکھیں بند کئے سوچنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی ناک میں نامانوس سی بو محسوس ہوئی۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں لیکن پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی اور اب اسے ہوش آیا تھا تو اس نئے کمرے میں تھا لیکن بیٹھا وہ اسی وہیل چیئر پر ہی تھا۔ ابھی عمران سوچ رہا تھا کہ اسے کس نے اور کیوں بے ہوش کیا اور اس کا مقصد کیا تھا کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور چھوٹے قد کا بوڑھا سا آدمی جس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا فریم تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ضخیم فائل تھی۔

"میرا نام ڈاکٹر کلیمنٹ ہے"---- بوڑھے نے اندر داخل ہو کر

سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران کے سامنے موجود میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو کیا آپ میری بے حس و حرکت ٹانگوں کا علاج کرنے آئے ہیں۔ پھر تو بیحد شکریہ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا حالانکہ وہ اس بوڑھے کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ طب کا ڈاکٹر نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی سائنس دان ہی ہو سکتا ہے۔

"میں سائنس کا ڈاکٹر ہوں اور میں یہ فارمولا لے کر آیا ہوں۔ اس میں جو سائنسی الجھن تھی اور جسے تم نے ٹھیک کر دیا تھا اس کا ہم نے انتہائی گہرائی میں تجزیہ کیا ہے اور ہمارے تجزیے کے مطابق یا تو تم اس الجھن کو سمجھ نہیں سکے یا پھر تم نے جان بوجھ کر اس میں گڑبڑ کی ہے تاکہ فارمولا ناقابل عمل ہو جائے"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ سائنس دان ہیں۔ میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔ یونیورسٹی میں کچھ سائنس پڑھی تھی اور ڈگریاں لے لی تھیں اور بس۔ اب تو میرے پاس صرف ڈگریاں ہی ڈگریاں ہیں۔ آپ خود ہی اس سائنسی الجھن کو دور کر لیں"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ ہم سے دور ہو سکتی تو مجھے پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ تمہیں یہاں لیبارٹری میں منگواتا اور تم سے ملاقات کرنے میں اپنا وقت ضائع کرتا"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے روکھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”میں نے تو جو کچھ کرنا تھا وہ میں نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ اب آپ جانیں اور آپ کا فارمولا“---- عمران نے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اب مزید تم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے“---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں کر سکتا۔ اگر میں پہلے کر سکتا تھا تو اب بھی کر سکتا ہوں۔ میرے لئے یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن کیوں کروں۔ مجھے آپ سے یا آپ کی لیبارٹری سے کیا دلچسپی ہے“---- عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس کے ذہن میں فوراً ہی یہ خیال آگیا کہ اگر اس نے ڈاکٹر کلیمنٹ کو مایوس کر دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ سوسن اسے بیکار سمجھ کر گولی سے اڑا دے کیونکہ معذوری کی وجہ سے فی الحال بے بس تھا اس لئے اس نے اپنی بات کو بدل دیا تھا۔

”اگر نہیں کرو گے تو مارے جاؤ گے“---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے منہ بناتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

”مرنا تو ایک روز سب نے ہے لیکن پھر دنیا کا کوئی سائنس دان ایسا فارمولا نہ بنا سکے گا۔ میں نے یہ کام اس لئے کر لیا ہے اور کر سکتا ہوں کہ میں نے اس موضوع پر یونیورسٹی میں پیپر لکھا تھا“۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس موضوع پر۔ لیکن یہ تو انتہائی جدید فارمولا ہے“--- ڈاکٹر کلیمنٹ نے چونک کر کہا۔

”میں فارمولے کی بات نہیں کر رہا بلکہ اس سائنسی الجھن کی بات کر رہا ہوں جو اس فارمولے میں پیش آئی ہے اور جس کی وجہ سے میں خوار ہوتا پھر رہا ہوں“---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے تم نے اس پر کام کر لیا تھا جبکہ نجانے کتنے سائنس دان اس پر ٹکریں مار چکے ہیں“---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

”آپ ڈاکٹر پیٹر ہوانگ سے تو واقف ہوں گے“---- عمران نے کہا۔

”ہاں وہ دنیا کے عظیم ترین سائنس دان گزرے ہیں۔ انہیں کون نہیں جانتا“---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

”وہ میرے اس ریسرچ پیپر کے نگران تھے اور مجھے فخر ہے کہ میں ان کا شاگرد ہوں اور وہ اس موضوع پر اتھارٹی تھے“---- عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر کلیمنٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی اس الجھن کو دور کر سکتے ہو۔ لیکن تم نے پہلے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ غلط کام کیوں کیا تھا“۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

”اس لئے کہ میں اس وی آئی پی تنظیم اور اس کے بعد دوسری تنظیم کے قبضے میں تھا۔ میں نے انہیں ٹالنے کے لئے یہ کام کیا تھا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی کہ اس پر محنت کرتا“---- عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اب تمہیں یہ کام کرنا ہو گا“---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

"آپ کا تعلق بلیک شیڈو سے ہے"---- عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر کلیمنٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بلیک شیڈو کی چیف سوسن نے مجھے سی سی ایم انجکشن لگا کر ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو کیا آپ یہ کام کرتے"---- عمران نے کہا۔

"سی سی ایم۔ لیکن مجھے تو مادام سوسن نے کچھ اور بتایا ہے"۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے چونک کر کہا۔

"وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے اور وہ مجھے بلیک میل کر کے مجھ سے کام کرا لے گی"---- عمران نے جواب دیا۔

"اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر تو واقعی اب تمہارا ٹھیک ہونا ناممکن ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس کا توڑ تو اب تک سامنے نہیں آیا۔ صرف اس کے اثرات کو محدود کیا جا سکتا ہے اور بس"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

"میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں اور میرا یہ ماٹو ہے کہ ناامید کبھی اور کسی صورت نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے اس دوران اس بارے میں بہت سوچا ہے اس لئے اگر آپ اس سائنسی الجھن کو واقعی دور کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو میرے ساتھ تعاون کرنا ہو گا ورنہ آپ بے شک مجھے گولی مار دیں مجھے کوئی پرواہ نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کس قسم کا تعاون"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

"میں سی سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں چند لوگوں سے فون پر بات کرنا چاہتا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"لیکن جب اس کا توڑ ہی نہیں ہے تو پھر بات کر کے کیا کرو گے اور اگر بات کرنے کے باوجود تمہیں مایوسی ہوئی تو پھر"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا۔

"پھر میرا وعدہ کہ میں آپ کا مسئلہ حل کر دوں گا"---- عمران نے کہا۔

"او کے۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا اور فائل اٹھائے وہ تیزی سے مڑے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دروازے سے باہر جا چکے تھے اور ان کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ڈاکٹر کلیمنٹ کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"یہ لو۔ میں نے بہرحال مادام سوسن کو قائل کر لیا ہے"۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے کارڈلیس فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ لیکن یہ بتائیں کہ یہ لیبارٹری جس میں اس وقت میں موجود ہوں کہاں ہے"---- عمران نے فون لیتے ہوئے کہا۔

"برسن میں ہے اور کہاں ہو سکتی ہے"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے فون ہاتھ میں لے کر اس طرح

خوشی ہو رہی تھی جیسے زندگی میں پہلی بار اسے فون کرنے کا موقع ملا ہو۔ اس کی یہ کیفیت اس لئے تھی کہ پاکیشیا سے اغوا ہونے سے لے کر اب تک واقعی وہ اس سے محروم رہا تھا۔ اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا برسن سے رابطہ نمبر کیا ہے"---- عمران نے پوچھا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے فون آف کیا اور دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- اس کے کانوں میں سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران بیٹے تم۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے سرداور کی بے تکلف سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں ایک مشن کے سلسلے میں مصروف رہا ہوں اور اس وقت بھی میں برسن سے بات کر رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اتنے طویل فاصلے سے۔ بہرحال کیا بات ہے"۔ سرداور نے پوچھا۔

"مجھے ایک پارٹی نے بے ہوشی کے دوران کریگ کونلی ماٹن یعنی

سی سی ایم فل ڈوز کا انجکشن لگا دیا ہے جس سے میری دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔ بظاہر تو سی سی ایم کا کوئی توڑ نہیں ہے لیکن میں نے اس پر بہت سوچا ہے۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے ایک بار کارمن کے سائنس دان ڈاکٹر وارڈ کا ایک ریسرچ پیپر اس پر پڑھا تھا جس میں انہوں نے حوصلہ افزا بات کی تھی لیکن مجھے اس کی تفصیل یاد نہیں"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وری سیڈ۔ لیکن تم نے کہا ہے کہ تمہیں بے ہوشی کے دوران یہ انجکشن لگایا گیا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے"---- سرداور نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ آپ نے خاص طور پر یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے کل ہی ڈاکٹر وارڈ کا تازہ ترین ریسرچ پیپر پڑھا ہے۔ تمہیں تو خود معلوم ہے کہ ان کی ساری زندگی سی سی ایم پر ریسرچ میں ہی گزری ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر بے ہوشی کے دوران اس کا انجکشن لگایا جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں اور اگر خون میں اس کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر دی جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اثرات ختم بھی ہو جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں پھر بھی خاصا طویل عرصہ لگ جاتا ہے"---- سرداور نے جواب دیا۔

"قوت مدافعت کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس بارے میں

انھوں نے کچھ لکھا ہے"---- عمران نے کہا۔

"ہاں اس کے لئے انھوں نے ٹاکسم اور میکم کا محلول تجویز کیا تھا۔ برابر مقدار میں"---- سرداور نے جواب دیا۔

"کیا آپ کا رابطہ ڈاکٹر وارڈ سے براہ راست ہو سکتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اگر کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"آپ ان سے میری بات کرا سکتے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"تم کس نمبر پر بات کر رہے ہو"---- سرداور نے پوچھا۔

"مجھے نمبر معلوم نہیں۔ آپ ان سے بات کر کے میرے متعلق بتا دیں اور پھر ان کا نمبر مجھے دے دیں میں خود ان سے بات کر لوں گا"---- عمران نے کہا۔

"لیکن میں تمہیں کیسے اطلاع دوں گا"---- سرداور نے کہا۔

"میں دس منٹ بعد پھر فون کروں گا"---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سامنے کرسی پر ڈاکٹر کلیمنٹ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ سرداور کون ہیں"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے پوچھا۔

"پاکیشیا کے سائنس دان ہیں"---- عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"دس منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر فون پیس آن کیا اور نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کام ہو گیا ہے یا نہیں"---- عمران نے کہا۔

"ہاں ہو گیا ہے۔ تمہاری حالت کے پیش نظر ظاہر ہے مجھے ہر صورت میں یہ کام کرنا تھا لیکن ڈاکٹر وارڈ سے بات کرنے کا جو نتیجہ نکلے وہ مجھے ضرور بتانا۔ تم نے اپنے متعلق جو کچھ بتایا ہے مجھے اس سے بیحد فکر لاحق ہو گئی ہے اور اب جب تک تمہاری طرف سے اطمینان نہیں ہو گا مجھے چین نہیں آئے گا"---- سرداور نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"آپ کے خلوص کا شکریہ۔ آپ میرے لئے دعا کریں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا بٹن پریس کر کے اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر اسے آن کر کے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کارمن کا رابطہ نمبر اور کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اس کے مطلوبہ نمبر بتا دیئے گئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”نیشنل لیبارٹری“---- ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر وارڈ سے پاکیشیا کے سائنس دان سرداور نے ابھی میرے متعلق بات کی تھی اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ڈاکٹر وارڈ صاحب سے بات کر لوں۔ کیا آپ ڈاکٹر وارڈ صاحب سے میری بات کرا دیں گی“---- عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن کیجئے“---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر وارڈ بول رہا ہوں“---- چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ بولنے والا کافی ضعیف آدمی ہے۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ ابھی پاکیشیا سے سرداور نے آپ سے بات کی تھی“---- عمران نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ سرداور نے مجھے تمہارے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تو تم سے بات کرنی میرے لئے اعزاز ہے۔ بتاؤ کیا بات ہے“---- ڈاکٹر وارڈ نے کہا۔

”یہ تو آپ کی محبت اور خلوص ہے ڈاکٹر صاحب ورنہ حقیقتاً آپ جیسے عظیم سائنس دان سے مجھ جیسے سائنس کے طالب علم کی ہم کلامی میرے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ ایک سرکاری مشن کے دوران بے ہوشی کے عالم میں مجھے سی سی ایم کا انجکشن لگا دیا گیا ہے جس سے میری دونوں ٹانگیں بیکار اور بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔ مجھے اب

تک تو یہی معلوم تھا کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے لیکن سرداور نے بتایا ہے کہ آپ نے اپنے حالیہ ریسرچ پیپر میں لکھا ہے کہ اگر بے ہوشی کے دوران انجکشن لگایا جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں اور اگر خون میں ٹاکسم اور میکم کے محلول کی مدد سے قوت مدافعت بڑھا دی جائے تو اس کے اثرات کو آہستہ آہستہ ختم کیا جا سکتا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے یہ لکھا ہے اور یہ تجربہ شدہ ہے لیکن اس کے اثرات بہت طویل مدت میں جا کر ختم ہوتے ہیں لیکن بہرحال ختم ہو جاتے ہیں اور یہی سب سے اہم بات ہے ورنہ آج تک اس کے علاوہ اور کوئی توڑ اس کا سامنے نہیں آیا تھا“---- ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس محلول کا کمپی نیشن کیا ہے“---- عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر وارڈ نے کمپی نیشن بتا دیا۔

”ڈاکٹر صاحب اگر میکم کی جگہ ارنیم استعمال کی جائے تو قوت بڑھ نہیں جائے گی“---- عمران نے کہا۔

”ہاں۔ بڑھ تو جائے گی لیکن ارنیم خون کے سرخ خلیات کو پھاڑ دے گی اس طرح آدمی ہلاک ہو جائے گا“---- ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارنیم کی اس خصوصیت کو سٹیم ساکس کے استعمال سے روکا نہیں جا سکتا“---- عمران نے جواب دیا۔

"خصوصیت تو رک جائے گی لیکن سٹیم ساکس کی وجہ سے ٹاکسم اپنا اثر کھو دے گی اور نتیجہ صفر ہو جائے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر سٹیم ساکس کو موریلم ایکس ڈی کے ساتھ استعمال کیا جائے تب"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا۔ کیا کہا ہے تم نے۔ دوبارہ کہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے چونک کر پوچھا تو عمران کے چہرے پر امید کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے اپنی بات دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا تجربہ کرنا ہو گا۔ ویسے نہیں۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ"۔۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب آپ کے ساتھ ہمکلامی کا نتیجہ ہے ڈاکٹر صاحب۔ ورنہ میری آپ کے سامنے کیا حیثیت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا اپنے اوپر تجربہ کرلوں"۔۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کا فوری مشورہ نہیں دے سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بھیانک سائیڈ ایفیکٹ سامنے آ جائیں۔ پہلے اس کا لیبارٹی تجربہ ہو جائے پھر"۔۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیا۔

"اس میں تو بڑا طویل عرصہ لگ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے دو تین ماہ تو لگ ہی جائیں گے پوری طرح نتیجہ نکلنے

میں"۔۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ آپ ضرور تجربہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی دے۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے جس طرح ڈاکٹر وارڈ سے بات چیت کی ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی اس فارمولے کو قابل عمل بنا سکتے ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔ اب اس کے لہجے میں عمران کے لئے احترام کا عنصر نمایاں تھا۔

"پہلے یہ تجربہ کر لوں۔ اگر میں ٹھیک ہو گیا تو آپ کا کام ہو جائے گا۔ میں نے وعدہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ یہ تجربہ اس سے پہلے نہیں ہو سکتا جب تک ہمارا فارمولا مکمل نہیں ہو جاتا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسی تکلیف ہو جائے کہ تم کام کرنے سے معذور ہو جاؤ"۔۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا تکلیف ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ میں نے تمہاری بات کرا دی ہے۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرو"۔۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب یہ فارمولا مکمل ہوتے ہی مادام سوسن نے مجھے گولی مار دینی ہے۔ یہ بات میں جانتا ہوں۔ پہلے میں ٹھیک ہو جاؤں پھر فارمولے پر کام ہو گا ورنہ نہیں۔ آپ جا کر سوسن سے کہہ دیں کہ وہ

بے شک مجھے گولی مار دے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے"---- عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کلیمنٹ کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور سوسن اندر داخل ہوئی۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا ڈاکٹر کلیمنٹ کہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے لیکن آپ نے ضد کی۔ اب آپ نے دیکھا کہ وہ کس طرح اپنے وعدے سے صاف مکر گیا ہے"---- سوسن نے ڈاکٹر کلیمنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اپنی زندگی کا تحفظ ہر انسان کا فرض ہے سمجھیں مادام سوسن۔ تم نے مجھے سی سی ایم انجکشن لگا کر ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے پھر ضروری نہیں ہے کہ جو فارمولا اب میرے اور ڈاکٹر وارڈ کے درمیان ڈسکس ہوا ہے اس کے اثرات ویسے ہی ظاہر ہوں جیسے ہم سوچ رہے ہیں لیکن بہرحال میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور کوئی صورت نہیں ہے۔ تم جو چاہو کر سکتی ہو"---- عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تک ہم کامیاب نہیں ہو جاتے تب تک یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں سی سی ایم انجکشن لگایا تھا کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو اور اب میں اس تجربے کی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ اگر تم ٹھیک ہو گئے تو پھر خطرناک ثابت ہو سکتے ہو البتہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم نے فارمولا درست کر دیا اور تجربے سے بھی یہ ثابت ہو گیا کہ فارمولا قابل عمل ہو گیا ہے تو پھر تم اپنے اوپر تجربہ کر

سکتے ہو۔ پہلے نہیں"---- سوسن نے خشک لہجے میں کہا۔

"اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تم ہی ضدی ہو تو پھر یہ بھی سن لو کہ میں بھی اگر ضد پر آ جاؤں تو میری ضد کوئی نہیں توڑ سکتا۔ البتہ درمیانی راستہ نکالا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ میری ٹانگوں نے نہ ہی فوری طور پر درست ہو جانا ہے اور نہ ہی فوری سائیڈ ایفیکٹ ہونا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ میرے ٹھیک ہونے سے پہلے تم فارمولے کا تجزیہ کر کے کسی نتیجہ پر پہنچ جاؤ گے"---- عمران نے کہا۔

"مادام سوسن۔ عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میں بھی سائنس دان ہوں مجھے بھی معلوم ہے کہ سی سی ایم کے اثرات اتنی جلد ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ جو نسخہ عمران اور ڈاکٹر وارڈ نے مل کر تجویز کیا ہے وہ کامیاب بھی ہو گیا تب بھی عمران کو ٹھیک ہونے میں کم از کم ایک ماہ تو ضرور لگ جائے گا اور اتنا وقفہ ہمارے لئے کافی ہے"---- ڈاکٹر کلیمنٹ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ کم از کم ایک ماہ لگ جائے گا تب ٹھیک ہے لیکن عمران کو کام فوری شروع کر دینا ہو گا"---- سوسن نے کہا۔

"مجھے اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے اپنی معذوری دور کرنے میں دلچسپی ہے اس لئے تم فکر نہ کرو۔ تمہارا کام ہو جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے پھر میری طرف سے اجازت ہے ڈاکٹر کلیمنٹ

اب آپ خود ڈیل کرلیں۔ میں اوپر آفس میں جا رہی ہوں کیونکہ مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ ڈاکٹر کلیمٹ۔ آپ بے فکر رہیں آپ سے وعدہ بہرحال میں پورا کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر کلیمٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں جو کچھ چاہئے مجھے بتا دو۔ میں تمہیں سپلائی کر دیتا ہوں۔ اگر میری ضرورت ہو تو میں بھی ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"مجھے ایک کاغذ دیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے کیا کیا چاہئے۔ یہ ساری سائنسی چیزیں تو آپ کی لیبارٹری میں موجود ہوں گی البتہ ایک سرنج مجھے درکار ہو گی جو شاید آپ کے پاس نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ بھی مل جائے گی۔ لیبارٹری میں ایک ڈاکٹر بھی موجود ہے اور باقاعدہ ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی"۔۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی اچھا ہے۔ آپ یہ چیزیں مجھے سپلائی کر دیں پھر میں آپ کے فارمولے پر کام شروع کر دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر کلیمٹ نے فائل میں سے ایک سفید کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھایا اور ساتھ ہی ایک بال پوائنٹ بھی۔ عمران نے کاغذ پر چیزوں کی فہرست بنائی اور کاغذ اور بال پوائنٹ دونوں ہی ڈاکٹر کلیمٹ کی طرف بڑھا دیئے۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے ایک نظر کاغذ پر ڈالی اور پھر کاغذ کو فائل میں رکھ کر اس نے فائل اٹھائی اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت بلیک شیڈو کے ایجنٹ بارکی کے اڈے میں موجود تھی ان کے لئے اندر داخل ہونا مشکل ثابت نہ ہوا تھا نقشہ ان کے پاس تھا اور لورا نے جو سامان دیا تھا وہ اس قدر جدید تھا کہ انہوں نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کی اور پھر سائنسی آلات کو آف کر کے وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن پورا اڈا گھوم لینے کے باوجود انہیں نہ ہی یہاں عمران ملا تھا اور نہ ہی کوئی عورت یہی وجہ تھی کہ ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"ایک آدمی کو ہوش میں لے آنا پڑے گا۔ تب معلوم ہو گا کہ عمران یہاں کیوں موجود نہیں ہے"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ادھر آفس میں چلیں۔ اس کی کرسی پر موجود آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ مجھے وہی یہاں کا انچارج لگ رہا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اسے وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی اور خطرناک آلہ موجود ہو۔ جس کا ہمیں علم نہ ہو سکا ہو"---- جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں لے آتا ہوں"---- جوانا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس بڑے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"لورا کے آدمی کی اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے لیکن اس نے غلط اطلاع کیوں دی میں یہی بات سوچ رہی ہوں"---- جولیا نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"---- صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے کاندھے پر ایک آدمی موجود تھا اس نے اسے لا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"میں رسی تلاش کر لاؤں"---- جوانا نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا رسی کا گچھا اٹھائے ہال میں داخل ہوا اور پھر صفدر اور جوانا دونوں نے مل کر اس آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔

"جوزف۔ یہ تھیلا مجھے دکھاؤ۔ اس کی بے ہوشی کا توڑ اس میں موجود ہے"---- صفدر نے جوزف سے کہا جس نے اپنی پشت سے بڑا سا سیاہ رنگ کا تھیلا لٹکایا ہوا تھا جس میں سامان تھا جوزف نے تھیلا اتارا اور صفدر کے سامنے رکھ دیا۔ صفدر نے اسے کھولا اور پھر اس میں سے ایک بڑی سی بوتل نکال کر اس نے اسے تھوڑا سا ہلایا اور اس کا ڈھکن کھول کر بوتل کا دہانہ کرسی پر بندھے ہوئے آدمی کی ناک

سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے تھیلے میں ڈال دیا تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔ آہستہ آہستہ دھند صاف ہوتی گئی اور اس نے چونک کر اٹھنا چاہا لیکن رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم۔ کون ہو۔ اور یہاں۔ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑی ہوئی جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"سٹوگ۔ میرا نام سٹوگ ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم بلیک شیڈو کے اس اڈے کے انچارج ہو"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا تو سٹوگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن تم کون ہو۔ یہاں داخل کیسے ہو گئے"۔۔۔۔ سٹوگ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے اب باہر آ چکا تھا۔

"ہم نے اس راستے پر جہاں سے تازہ ہوا داخل ہوتی ہے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر یہاں کے حفاظتی انتظامات بے کار کئے اور اندر داخل ہو گئے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم کون ہو۔ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے۔ تمہیں اس مخصوص اور خفیہ راستے کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

"یہ سب کچھ بعد میں بتائیں گے۔ میں نے تمہیں پہلی بات بھی اس لئے بتا دی ہے تاکہ تم مزید سوالات کرنے سے بچ جاؤ۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہاری چیف مادام سوسن کہاں ہے اور جس پاکیشیائی عمران کو پیگاس اڈے سے یہاں لایا گیا تھا وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سٹوگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم بھی اس ایشیائی کے پیچھے آئے ہو۔ لیکن تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"۔۔۔۔ سٹوگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ایکریمین ایجنسی سے ہے اور تمہارے لئے اتنا جان لینا کافی ہے۔ تمہاری مادام سوسن نے اس ایشیائی کو ایکریمیا کی تحویل سے نکال لیا تھا اور ہم نے اسے واپس لے جانا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"مادام سوسن اس ایشیائی کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں لے آئی تھی لیکن پھر آدھے گھنٹے بعد اسے لے کر واپس چلی گئی اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئی ہیں"۔۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

"کس چیز پر لے گئی ہے وہ اسے"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"کار پر"۔۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

"تم اسے ٹرانسمیٹر کال کرو اور یہ معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے اور ایشیائی کہاں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”میرے پاس اس کی فریکونسی نہیں ہے۔ وہ خود ہی رابطہ کرتی ہے“---- سٹوگ نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم سیدھے ہاتھوں جواب نہیں دینا چاہتے۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے تم سے سوائے معلومات کے کچھ لینا ہے اس لئے تمہیں کوئی تکلیف نہ دی جائے لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ وہی سلوک ہو جو مجرموں سے ہوتا ہے تو تمہاری مرضی“۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے“۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

”جوانا آگے آؤ اور اس کی زبان کھلواؤ“---- جولیا نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

”ابھی لو مس“---- جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں“---- سٹوگ نے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ جوانا نے انگلی اکڑا کر نیزے کی طرح اس کی بائیں آنکھ میں اتار دی اور ہال کمرہ سٹوگ کے حلق سے نکلنے والی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انگلی باہر نکالی اور اس طرح اطمینان سے خون اور مواد سے لتھڑی ہوئی انگلی سٹوگ کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دی جیسے اس نے کسی انسان کی آنکھ ختم کرنے کی بجائے کسی دیوار کے

سوراخ میں انگلی ڈالی ہو۔ سٹوگ کے حلق سے پے در پے کئی چیخیں نکلیں اس کا جسم کچھ دیر تک کانپتا رہا اور وہ دائیں بائیں سر پٹختا رہا پھر اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

”اسے ہوش میں لے آؤ“---- جولیا نے کہا تو جوانا نے اس کو تھپڑ جڑ دیا اور دوسرے تھپڑ پر سٹوگ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

”پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی“---- سٹوگ نے نیم بے ہوشی کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔

”مل جائے گا پانی۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی ختم ہو جائے گی اور تم جانتے ہو کہ اندھا ہونے کے بعد تمہاری مادام سوسن نے ہی تمہیں گولی مار دینی ہے“---- جولیا نے سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

”مم۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے پانی دو۔ پانی دو۔ بتاتا ہوں“۔ سٹوگ نے چیختے ہوئے کہا تو جولیا نے صفدر کی طرف دیکھا اور صفدر ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب کی بوتلیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں اس نے ایک بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو سٹوگ کے منہ سے لگا دیا سٹوگ اس طرح غٹاغٹ شراب پینے لگا جیسے صدیوں کا پیاسا ہو جب ایک چوتھائی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو صفدر نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے ایک طرف رکھ دیا۔ سٹوگ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کی بچ جانے والی آنکھ کا رنگ گہرا سرخ ہو گیا تھا اور چہرے پر شدید تکلیف

کے آثار موجود تھے۔

"تت۔ تت۔ بے حد سفاک اور ظالم ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں بتاتا ہوں۔ میں اندھا نہیں ہونا چاہتا۔ لیکن تم وعدہ کرو کہ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو زندہ چھوڑ دو گے"---- سٹوگ نے کہا۔

"اس صورت میں وعدہ کہ تم جو کچھ بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کراؤ گے"---- جولیا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ میں کنفرم بھی کراؤں گا"---- سٹوگ نے کہا۔

"اوکے۔ پھر بتاؤں۔ میرا وعدہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے گا"---- جولیا نے کہا۔

"مادام سوسن ایشیائی کو یہاں لے آئی تھی ایشیائی کو پیگاس اڈے کا انچارج ڈیوڈ ہیلی کاپٹر پر پہنچا کر واپس چلا گیا تھا جبکہ مادام سوسن کار میں آئی تھی مجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو پیگاس اڈے کا پتہ چل گیا ہے اور وہ وہاں ریڈ کرنے والے ہیں اس لئے ایشیائی کو یہاں شفٹ کر دیا گیا ہے اور مادام بھی یہاں آ گئی ہے لیکن پھر مادام نے یہاں سے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر کلیمٹ کو فون کیا ڈاکٹر کلیمٹ نے اسے بتایا کہ جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے اور عمران اس کو قابل عمل بنا سکتا ہے اس پر مادام نے کہا کہ ڈاکٹر کلیمٹ یہاں آ جائے لیکن ڈاکٹر کلیمٹ کو ایک ایسی بیماری ہے کہ وہ مخصوص ٹمپریچر سے باہر نہیں آ سکتا اس لئے مجبوراً مادام کو اس ایشیائی کو واپس پیگاس اڈے پر لے جانا پڑا کیونکہ لیبارٹری اس

اڈے کے نیچے بنی ہوئی ہے مادام نے ہیلی کاپٹر منگوایا اور اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں اس ایشیائی کو ہیلی کاپٹر پر سوار کر کے خود بھی ساتھ بیٹھ کر چلی گئی"---- سٹوگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ایشیائی عمران اور مادام سوسن دونوں اب پیگاس اڈے پر ہی ہیں"---- جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اڈے کے نیچے لیبارٹری میں ہوں گے"---- سٹوگ نے کہا۔

"اب تم اس بات کو کنفرم کیسے کراؤ گے"---- جولیا نے پوچھا۔

"میں مادام کو ٹرانسمیٹر کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ میرے اڈے کے گرد مشکوک افراد موجود ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے اس طرح تمہیں کنفرم ہو جائے گا کہ مادام وہاں ہے"---- سٹوگ نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کال سے ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم نے پیگاس اڈے پر ہی بات کی ہے"---- جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر۔ تو پھر تم جس طرح کہو"---- سٹوگ نے چونکتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کی ذہانت پر حیرت ہو رہی تھی۔

"وہاں اڈے پر فون تو ہو گا"---- جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ فون ہے لیکن وہ اڈے میں ہو گا۔ نیچے لیبارٹری میں تو نہیں ہو گا لیبارٹری میں تو انٹرکام ہو گا اس اڈے سے منسلک"۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

"تم وہاں فون کرو اور اس انداز میں بات کرو کہ یہ بات کنفرم ہو

جائے کہ مادام بھی پیگاس اڈے میں ہے اور ایشیائی بھی۔ بات جو جی چاہے کرو“۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”نمبر بتاؤ“۔۔۔۔ جولیا نے ایک کونے میں تپائی پر رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”میں اٹھا دیتا ہوں“۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فون پیس اٹھا کر جولیا کو دے دیا۔ اس دوران سٹوگ نے نمبر بتایا تو جولیا نے وہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور جولیا نے فون پیس سٹوگ کے کان سے لگا دیا۔

”ہیلو“۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈیوڈ میں سٹوگ بول رہا ہوں“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”اوہ تم۔ خیریت کیسے کال کی ہے“۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”مادام سوسن کہاں ہیں۔ میں نے ان سے ایک ضروری بات کرنی ہے“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”وہ تو نیچے لیبارٹری میں ہیں۔ کیا بات ہو گئی ہے“۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”وہ ایشیائی بھی لیبارٹری میں ہے جسے مادام یہاں سے ساتھ لے گئی تھیں“۔۔۔۔ سٹوگ نے پوچھا۔

”ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا بات ہے“۔۔۔۔ اس بار ڈیوڈ کا لہجہ سخت تھا۔

”میں نے اپنے اڈے کے گرد دو ایشیائیوں اور دو افریقیوں کو چیک کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن سے اس ایشیائی کو بچانے کے لئے مادام اسے پیگاس سے یہاں میرے اڈے پر لائی تھی میں اس سلسلے میں مادام سے بات کرنا چاہتا ہوں“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ آن کرو“۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو سٹوگ۔ میں ڈیوڈ بول رہا ہوں“۔۔۔۔ ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”یس“۔۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام کا حکم ہے کہ ان پاکیشیائی سیکرٹ سروس والوں کو گولیوں سے اڑا دو“۔۔۔۔ ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

”مادام نے خود بات کیوں نہیں کی“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”وہ لیبارٹری میں اس ایشیائی عمران کے سلسلے میں مصروف ہیں“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

”اب تو تمہیں یقین آ گیا“۔۔۔۔ سٹوگ نے کہا۔

”ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ پیگاس کے اڈے اور لیبارٹری کی کیا تفصیل

ہے"---- جولیا نے سٹوگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا"---- سٹوگ نے جواب دیا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم ایک ہی تنظیم کے مختلف سیکشنز کے چیف ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے اڈے پر نہ جاؤ اور پہلے تم نے بتایا تھا کہ ڈیوڈ عمران کو ہیلی کاپٹر میں لے کر خود یہاں آیا تھا"---- جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"---- سٹوگ نے کہا۔

"جوانا اس سے سچ اگلواؤ"---- جولیا نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کیوں یہاں وقت ضائع کر رہی ہیں مس جولیا۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہئے"---- صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ہم جا رہے ہیں البتہ تم یہیں رکو گے"---- جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا باقی ساتھیوں سمیت اس ہال کمرے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر بھی آ گیا۔

"کیا ہوا"---- جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہی کچھ۔ جو کچھ آپ نے کہا تھا۔ سٹوگ سمیت سب کو آف کر دیا ہے"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مادام ڈیسی کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں موجود تین افراد نے بڑے مودبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ سامنے ایک وہیل چیئر پر عمران بے ہوشی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ عمران وہیل چیئر پر۔ کیا مطلب۔ یہ وہیل چیئر پر کیوں ہے"---- مادام ڈیسی نے چونک کر حیرت اور پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہ اسی طرح کمرے میں موجود تھا مادام۔ کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا جسے ہم نے کھولا ہے"---- ایک آدمی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اسے بے ہوش کس نے کیا ہے"---- مادام ڈیسی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا کہا جا سکتا ہے مادام“ ---- اس آدمی نے جواب دیا۔

”وہ مادام سوسن کہاں ہے۔ اس فارمولے کے بارے میں کچھ پتہ چلا“ ---- مادام ڈیسی نے کہا۔

”مادام سوسن شدید زخمی حالت میں ہاتھ آئی ہے جبکہ باقی افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہمارے بھی چھ آدمی مارے گئے ہیں۔ انتہائی سخت لڑائی ہوئی ہے تب جا کر اس اڈے پر ہم نے قبضہ کیا ہے۔ اگر آپ کا حکم نہ ہوتا کہ اس عمران کو زندہ پکڑنا ہے اور فارمولا بھی حاصل کرنا ہے تو پھر تو ہم اس اڈے اور لیبارٹری کو میزائلوں سے اڑا دیتے“ ---- اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مشینری تو تباہ نہیں ہوئی“ ---- مادم ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

”مشینری ہم نے خود تباہ کر دی ہے کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ کہیں اس مشینری کی وجہ سے ہم مارے نہ جائیں“ ---- اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام سوسن کہاں ہے“ ---- مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”وہ ساتھ والے کمرے میں موجود ہے مادام“ ---- اسی آدمی نے جواب دیا۔ مادام ڈیسی کے ساتھ وہی بات کر رہا تھا۔ باقی افراد مودبانہ انداز میں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

”ٹھیک ہے۔ آؤ اب اسی سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ فارمولا کہاں ہے“ ---- مادام ڈیسی نے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس عمران کا کیا کرنا ہے“ ---- اس آدمی نے پوچھا۔

”ابھی اسے یہیں اسی حالت میں رہنے دو البتہ تمہارے یہ دونوں آدمی یہیں رکیں گے۔ تم میرے ساتھ آؤ“ ---- مادام ڈیسی نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے آدمیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے وہ مادام ڈیسی کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ ایک جوان عورت ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی۔ اس کے سر اور گردن سے خون بہہ کر جم گیا تھا۔ باقی جسم بھی زخمی تھا لیکن خون باہر نہیں نکل رہا تھا۔

”یہ مر تو نہیں گئی۔ خون کیسے جم گیا“ ---- مادام ڈیسی نے چونک کر کہا۔

”یہ زندہ ہے مادام۔ یہ ہمیں شدید زخمی حالت میں ملی تھی۔ میں نے سوچا کہ کہیں آپ کے آنے سے پہلے یہ مر نہ جائے اس لئے میں نے اس کے زخموں پر فاگم سپرے کر دی ہے اس سے خون بھی بہنا بند ہو گیا اور یہ باہر موجود خون بھی جم گیا اور یہ بے ہوش ہو گئی“ ---- اس آدمی نے جواب دیا۔

”اسے ہوش میں لے آؤ“ ---- مادام ڈیسی نے غور سے اس عورت کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ مادام ڈیسی نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی کھسکائی اور اسے اس عورت کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ کر

اس پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ سوسن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد سوسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی۔

”تمہیں ہوش آگیا سوسن“---- مادام ڈیسی نے کرخت لہجے میں کہا تو سوسن کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن مادام ڈیسی کے ساتھی نے اسے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے نہ دیا۔

”تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے“---- سوسن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا۔

”میرا نام مادام ڈیسی ہے اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ تم نے یقیناً میرا نام سنا ہو گا۔ تم بلیک شیڈو کی چیف بنی ہوئی ہو اور تم نے عمران اور فارمولا ایکریمیا سے چھین کر یہ سمجھ لیا تھا کہ ایکریمیا تمہاری اس معمولی سی تنظیم کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گا“۔ مادام ڈیسی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ تو لیبارٹری ہے اس سے اوپر اڈا ہے اور وہ تو ناقابل تسخیر تھا“---- سوسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا اڈا اور تمہاری لیبارٹری سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور اب تمہاری باری ہے۔ لیکن تمہارے پاس اپنی زندگی بچانے کا بہرحال ایک چانس موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو اپنی زندگی بچا سکتی ہو“۔ مادام ڈیسی نے کہا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔

”کیسا چانس“---- سوسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”عمران کو تو ہم نے زندہ بچا لیا ہے۔ اسے تو ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے لیکن مجھے فارمولا چاہئے۔ وہ کہاں ہے“---- مادام ڈیسی نے کہا۔

”فارمولا تو ڈاکٹر کلیمنٹ کے پاس تھا۔ وہ اور عمران مل کر اس پر کام کر رہے تھے۔ کہاں ہے ڈاکٹر کلیمنٹ“---- سوسن نے کہا تو مادام ڈیسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ سوسن درست کہہ رہی ہے لیکن اس کے ساتھی نے بتایا تھا کہ عمران کے علاوہ یہاں موجود سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر کلیمنٹ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گا۔

”ریالٹو“---- مادام ڈیسی نے اپنے ساتھی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”یس مادام“---- ریالٹو نے چونک کر جواب دیا۔

”اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر عمران والے کمرے اور پوری لیبارٹری کی تلاشی لو۔ فارمولا ایک فائل میں بند کاغذات کی شکل میں ہے۔ اس فائل پر وی آئی پی کے حروف لکھے ہوئے ہوں گے۔ اسے تلاش کر کے لے آؤ۔ فارمولا ظاہر ہے یہاں سے باہر تو نہیں جا

سکتا"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"مادام عمران کے کمرے کے ایک کونے میں کاغذوں کی راکھ کا ڈھیر بھی نظر آیا ہے۔ ہم نے تو خیال نہیں کیا تھا یوں لگتا ہے جیسے کسی نے کاغذوں کو آگ لگائی ہے"۔۔۔۔ ریالٹو نے جواب دیا تو مادام ڈیسی کے ساتھ ساتھ سوسن بھی چونک پڑی۔

"عمران تو بے ہوش ہے۔ تم جا کر تلاشی لو"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ریالٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران کو بے ہوش تم نے کیا تھا"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے سوسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ سوسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

"مجھے حملے کی اطلاع ملی تو میں اپنے آفس میں تھی۔ میں نے ڈاکٹر کلیمٹ کو کہا کہ وہ عمران کو فوری طور پر بے ہوش کر دے تاکہ میں اسے خفیہ راستے سے نکال کر لے جاؤں لیکن پھر ڈاکٹر کلیمٹ کی واپسی کی اطلاع ملنے سے پہلے یہاں دھماکے ہوئے۔ میں دفتر سے باہر آئی ہی تھی کہ مجھے یوں لگا جیسے کسی نے مجھ پر فائرنگ کھول دی ہے۔ پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اب یہاں تمہارے سامنے ہوش آیا ہے۔ اگر عمران بے ہوش ہے تو ڈاکٹر کلیمٹ نے ہی اسے میرے کہنے پر بے ہوش کیا ہو گا"۔۔۔۔ سوسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران وہیل چیئر پر کیوں بیٹھا ہوا ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"میں نے اسے سی سی ایم کا انجکشن لگا دیا تھا اس طرح اس کی دونوں ٹانگیں ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔ اب وہ ساری زندگی اسی طرح رہے گا کیونکہ سی سی ایم کا کوئی توڑ ابھی تک تلاش نہیں کیا جا سکا۔ مجھے خطرہ تھا کہ عمران میری گرفت سے نکل جائے گا اس لئے میں نے ایسا کیا تھا"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"تم نے اس پر ظلم کیا ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ اسے گولی مار دیتی"۔۔۔۔ ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا پروگرام تو یہی تھا کہ جب کام ہو جائے گا تو پھر اسے گولی مار دوں گی"۔۔۔۔ سوسن نے بڑے سفاک سے لہجے میں جواب دیا۔

"کام ہو جائے گا۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے تو میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر عمران کو رکھا ہوا تھا لیکن پھر ڈاکٹر کلیمٹ نے بتایا کہ فارمولا ناقابل عمل ہے۔ عمران نے اس سے قبل جو سائنسی الجھن دور کی تھی وہ درست نہ تھی۔ پھر اس پر ڈاکٹر کلیمٹ نے میرے حکم پر عمران سے بات کی تو عمران نے تسلیم کر لیا کہ واقعی اس نے جان بوجھ کر سائنسی الجھن دور نہ کی تھی۔ اس نے ڈاکٹر کلیمٹ کو بتایا تھا کہ وہ اسے ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ اس موضوع پر اس نے یونیورسٹی میں ریسرچ پیپر لکھا ہوا ہے لیکن اس نے

شرط لگا دی کہ پہلے اسے فون مہیا کیا جائے تاکہ وہ اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرے ورنہ وہ فارمولے کو کبھی ٹھیک نہیں کرے گا۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اس کی بات ماننا پڑی۔ اس نے فون پر پہلے کسی سرداور سے اور پھر کسی ڈاکٹر وارڈ سے بات کی اور سی سی ایم کا توڑ معلوم کیا۔ پھر اس کے کہنے پر ڈاکٹر کلیمنٹ نے اسے اس کی مطلوبہ چیزیں مہیا کر دیں اور اس نے ڈاکٹر سے انجکشن لگوایا اور پھر اس نے فارمولے پر کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے اسے فارمولا دے دیا اور اس نے کام شروع کر دیا۔ اچانک ڈاکٹر کلیمنٹ کو حملے کی اطلاع ملی۔ وہ کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے مجھے کال کر کے بتایا جس پر میں نے اسے عمران کو بے ہوش کرنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد کی باتیں میں تمہیں بتا چکی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہیں اس عمران نے فارمولا ہی نہ جلا دیا ہو"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے چونکتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"وہ کیوں جلائے گا۔ اس سے اسے کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔ اسی لمحے ریالٹو اندر داخل ہوا۔

"مادام۔ کہیں بھی وی آئی پی فائل موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ ریالٹو نے کہا۔

"تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ریالٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر عمران کو ہوش میں لانا پڑے گا۔ کس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اسے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے سوسن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ ڈاکٹر کلیمنٹ نے کون سی گیس استعمال کی تھی"۔۔۔۔ سوسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کوٹ کی جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں جھوٹ بولوں گی۔ جب میں شکست کھا چکی ہوں تو پھر جھوٹ بولنے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں"۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گی کیونکہ میں تمہارے متعلق سب کچھ جانتی ہوں۔ بہرحال جس کام سے میں اور تم متعلق ہیں اس میں یہ وقت آ ہی جاتا ہے۔ آج اگر مجھ پر آ گیا ہے تو کل تم پر بھی آ جائے گا"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"تم واقعی باحوصلہ عورت ہو۔ مجھے تمہاری یہ دلیری اور حوصلہ پسند آیا ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہیں ایکریمین ایجنسی میں شامل کرایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں کبھی غداری نہیں کروں گی۔ غداری میری سرشت میں ہی نہیں ہے"۔

سوسن نے کہا۔

"او کے۔ تم اپنے آپ کو میری ایجنسی میں شامل سمجھو۔ اب تم میری نائب ہو"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"شکریہ مادام۔ سوسن سے تمہیں کبھی شکایت نہ ہو گی"۔ سوسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریالٹو اپنے آدمیوں کو بلاؤ۔ یہاں لازماً فرسٹ ایڈ باکس ہو گا۔ اس کی مرہم پٹی کراؤ میں اس دوران اس عمران کو ہوش میں لے آنے کی کوشش کرتی ہوں"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک اسے دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ چونک کر تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن تیز گھومتے ہوئے لٹو پر رکھ دیا گیا ہو اور پھر اس کے احساسات یکلخت تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا پیکاس میں واقع پنسل فیکٹری سے کچھ فاصلے پر ایک زیر تعمیر عمارت کی دیوار کے قریب بے چینی کے عالم میں فیکٹری کی طرف دیکھ رہی تھی۔ پنسل فیکٹری خاصے بڑے احاطے میں بنی ہوئی تھی اور اس کا بڑا سا گیٹ جولیا کو یہاں سے سامنے نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔ وہ سب ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایجنٹ بارکی سے یہاں پہنچے تھے اور پھر جولیا کی پلاننگ کے مطابق اس کے سارے ساتھی عقبی طرف سے دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے تھے۔ جولیا نے یہاں بھی وہی ترکیب استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو اس نے ایجنٹ بارکی میں استعمال کی تھی کہ پہلے انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھیلائی جائے اس کے بعد ریڈ کیا جائے کیونکہ عمران اڈے یا لیبارٹری میں موجود ہو گا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ حملے کی صورت میں اڈے کا انچارج یا وہ سوسن عمران کو کوئی نقصان پہنچا دے یا ریڈ کی صورت میں اسے کوئی نقصان

پہنچے۔ گو جولیا نے خود اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن صفدر نے اسے سمجھا دیا تھا کہ باہر کسی نہ کسی کی موجودگی ضروری ہے تاکہ اچانک ان پر باہر سے حملہ نہ کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو وہ اندر بری طرح پھنس سکتے تھے اور جولیا کو بھی بات سمجھ آ گئی تھی اس لئے وہ پھاٹک کی طرف آ کر اس زیر تعمیر عمارت کی دیوار کی اوٹ میں رک گئی تھی۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں موجود تھی۔ وہ پھاٹک کی طرف اس لئے آ گئی تھی کیونکہ جس نے بھی باہر سے آنا تھا اس نے اس طرف سے ہی آنا تھا۔ اس کے ساتھیوں کو اندر گئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اندر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیاں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرا گئی ہوں۔ جولیا یہ آوازیں سن کر بے چین ہو گئی لیکن اسے بہرحال یہ اطمینان تھا کہ اس کے ساتھی انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے وہ آسانی سے مار نہ کھا سکیں گے۔ چند لمحوں بعد احاطے کے اندر ایک دھماکہ ہوا اور پھر اس دھماکے کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ جولیا خاموش کھڑی تھی۔ کچھ دیر بعد پھاٹک کھلا اور صفدر اسے نظر آیا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ صفدر کو دیکھ کر اس کی ساری بے چینی ختم ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا صفدر۔ سب ٹھیک ہے ناں"---- جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سب ٹھیک ہے۔ باہر آٹھ افراد تھے ان کی طرف سے

فائرنگ ہوئی تھی۔ یہ دھماکہ بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔ آئیے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کہاں ہے۔ وہ زندہ تو ہے۔ بخیریت ہے ناں"---- جولیا نے اس بار انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"باقی ساتھی اسے اندر تلاش کر رہے ہیں۔ میں آپ کو لینے آ گیا تھا۔ ویسے فکر نہ کریں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو گا"---- صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے احاطے میں داخل ہو گئے۔ خاصے بڑے احاطے کے درمیان فیکٹری کی عمارت تھی لیکن جولیا صفدر کے ساتھ دائیں طرف کو بڑھی جا رہی تھی۔ اس طرف ایک چھوٹی سی عمارت علیحدہ بنی ہوئی تھی اور انہیں یہی بتایا گیا تھا کہ اس عمارت سے ہی اڈے اور لیبارٹری کا راستہ جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے قریب پہنچے ہی تھے کہ جوانا تیزی سے باہر آ گیا۔

"عمران صاحب زندہ ہیں لیکن وہ وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں"۔ جوانا نے کہا تو جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"وہیل چیئر پر۔ وہ کیوں"---- جولیا نے بدحواس سے لہجے میں کہا۔

"جوزف نے بھی یہی بتایا تھا کہ سوسن نے عمران صاحب کو ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے۔ شاید ایسا ہی ہو"---- جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم باہر ٹھہرو تاکہ باہر سے اچانک کوئی نہ آ جائے"---- جولیا

نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا صفدر کے ساتھ پہلے اڈے میں اور پھر وہاں سے سیدھی نیچے لیبارٹری میں پہنچ گئی۔ اب کمرے میں جوزف' کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں موجود تھے۔ کمرے میں واقعی وہیل چیئر پر عمران بے ہوشی کے عالم میں بیٹھا نظر آ رہا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ صفدر۔ جلدی کرو۔ عمران کو اس طرح وہیل چیئر پر دیکھ کر میرا تو دل ڈوبتا جا رہا ہے"---- جولیا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹالی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا مطلب۔ اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا"---- جولیا نے چند لمحوں بعد اور زیادہ بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تک آثار تو شروع ہو جانے چاہئیں تھے"---- صفدر کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب پہلے سے ہی بے ہوش تھے"۔ کیپٹن شکیل نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ اگر یہ اس گیس سے بے ہوش ہوتے تو اب تک ہوش میں آ جاتے۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ پہلے ہی کسی

گیس سے بے ہوش تھے اس لئے ہوش میں نہیں آ رہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پھر۔ پھر کیا ہو گا"---- جولیا نے کہا۔

"اب اور کوئی صورت نہیں کہ عمران کے حرام مغز والی جانب سے خون نکالا جائے اس طرح وہ جس گیس سے بھی بے ہوش ہوئے ہوں گے ہوش میں آ جائیں گے"---- صفدر نے کہا۔

"پہلے عمران صاحب کو پانی پلاؤ۔ آج کل جدید ترین بے ہوش کر دینے والی گیس اس نظریے کے تحت بنائی جاتی ہیں کہ ان کے اثرات عام سادہ پانی سے بھی دور کئے جا سکتے ہیں"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں پانی"---- جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی بوتل موجود تھی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور خود ہی عمران کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچ کر اس نے بوتل کا پانی عمران کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی حلق سے نیچے اترتے ہی عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"باقی لوگوں کو چیک کرو۔ کیا پوزیشن ہے"---- اس بار جولیا نے مطمئن لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل' صفدر اور تنویر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ صرف جوزف وہیں رہ گیا تھا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی اور پھر عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔

"عمران۔ عمران میں جولیا ہوں جولیا" ---- اچانک عمران کے ذہن سے جولیا کی آواز ٹکرائی اور عمران کے ذہن پر باقی ماندہ تاریکی ایک ہی جھٹکے سے روشنی میں تبدیل ہو گئی اور اسے اپنے سامنے کھڑی جولیا نظر آنے لگ گئی۔

"شکر ہے عمران کہ تمہیں ہوش آ گیا۔ خدا کا شکر ہے"۔ جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک گاڈ۔ باس کو ہوش آ گیا" ---- اچانک عمران کے کانوں میں دائیں طرف سے جوزف کی آواز پڑی اور اس نے بے اختیار گردن موڑی تو جوزف کا مسرت سے تمتماتا ہوا چہرہ اسے نظر آ گیا اور اس کے لبوں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تم بول کیوں نہیں رہے عمران۔ بولو۔ کیوں نہیں بول رہے تم"۔ اچانک جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ تم ابھی تک جولیا ہی ہو" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں جولیا سے عمران بن جاؤں" -- جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید عمران کے بولنے اور اس کے مخصوص فقرے نے جولیا کو یقین دلا دیا تھا کہ عمران ذہنی طور پر تندرست ہے۔

"باس کیا اس عورت سوسن نے آپ کو معذور کر دیا ہے"۔ یکلخت جوزف نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"ہاں۔ یہ۔ یہ وہیل چیئر۔ کیا مطلب۔ اٹھو تم بیٹھے ہوئے کیوں ہو" ---- جولیا نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے چیئر تو بہرحال چیئر ہی ہوتی ہے اور پھر موجودہ تیز رفتار دور میں تو ایک جگہ جمی ہوئی کرسی زمانے کا ساتھ کہاں دے سکتی ہے اس لئے وہیل چیئر ہی چاہئے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ اٹھو اس سے۔ اٹھو میرے دل میں ہول اٹھ رہے ہیں" ---- جولیا نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ خدایا تیرا شکر ہے"۔۔۔۔ سب کی زبان سے بیک وقت نکلا اور ان سب کے چہرے عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھے تھے۔

"مجھے تمہارے چہرے دیکھنے سے جو مسرت مل رہی ہے میں اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس بار تو میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس سے مجھے پہلی بار ہجرو فراق کے الفاظ کا مطلب سمجھ میں آیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ کی تلاش واقعی ہمارے لئے مسئلہ بن گئی تھی۔ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہم سراب کے پیچھے دوڑ رہے ہوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ زندہ سلامت ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر تو خوش ہو گا کہ چلو راستے کا کانٹا ہٹ گیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کبھی کانٹا سمجھا ہی نہیں"۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو پھر کیا سمجھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ پتا جو پھول کو خوشنما بنا دیتا ہے"۔۔۔۔ تنویر کے بولنے سے پہلے ہی کیپٹن شکیل بول پڑا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ میں تو سوسن کی قید میں تھا اور یہ وہی کمرہ ہے سوسن کے اڈے کا۔ تم لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے اور سوسن اور اس کا ڈاکٹر

کلیمنٹ کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"باقی تفصیل تو بعد میں بتائیں گے بہرحال اتنا بتا دیتے ہیں کہ جوزف نے اپنی پراسرار صلاحیتوں سے آپ کو اس اڈے پر ٹریس کر لیا اور پھر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ آپ یہاں موجود ہیں لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ سوسن آپ کو یہاں سے نکال کر ایجنٹ بارکی کے اڈے پر لے گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے وہاں ریڈ کیا۔ پھر وہاں سے پتہ چلا کہ کسی فارمولے کے چکر میں وہ آپ کو واپس اس اڈے کے نیچے بنی ہوئی لیبارٹری میں لے گئی ہے چنانچہ ہمیں وہاں سے یہاں آنا پڑا۔ یہاں آ کر ہم نے جب ریڈ کیا تو یہاں میدان خالی تھا۔ ہم سے پہلے ایکریمین ایجنٹ مادام ڈیسی یہاں چھاپہ مار چکی تھی اس لئے ہمیں یہاں زیادہ تردد نہ کرنا پڑا۔ ان کو شاید ہمارے یہاں آنے کی توقع ہی نہ تھی اس لئے بس ان کے چند آدمی تھے جو فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔ ہم نے اڈے میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی تھی اس لئے کسی قسم کی مزاحمت بھی نہ ہوئی اور اڈا بھی کھلا ہوا ملا۔ یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ یہاں اس کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ ایک عورت زخمی حالت میں کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ مادام ڈیسی کمرے کے باہر دروازے کے قریب فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ چھ مسلح افراد بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ باقی سب ہلاک ہو چکے تھے۔ لیبارٹری کی مشینری کو بھی تباہ کر دیا گیا تھا۔ ہم نے آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن آپ ہوش میں نہ آ رہے تھے۔ پھر

کیپٹن شکیل کے مشورے پر آپ کو پانی پلایا گیا تو آپ ہوش میں آ گئے"---- صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مجھے اس لئے بے ہوش کیا گیا تھا کہ انہیں مادام ڈیسی کے حملے کا پتہ چل گیا ہو گا۔ وہ ایک بار پھر مجھے یہاں سے نکال لے جانا چاہتے ہوں گے لیکن انہیں موقع نہیں مل سکا لیکن مادام ڈیسی نے مجھے ٹریس کر لیا اور صفدر نے میکملن اور ریز کے بارے میں تفصیل بتا دی"---- عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر۔ آپ اٹھتے کیوں نہیں۔ آپ وہیل چیئر پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں"---- اچانک جوانا نے کہا۔

"میں نے پوچھا ہے لیکن عمران کوئی جواب ہی نہیں دے رہا"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا جواب دوں۔ میں تمہاری خوشی میں رخنہ نہ ڈالنا چاہتا تھا۔ بہرحال اب بتانا ہی پڑے گا۔ جوزف کی بات درست ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسے کس طرح معلوم ہو گیا لیکن بہرحال یہ کام کیا سوسن نے ہی ہے۔ اس نے اس خوف کے پیش نظر کہ کہیں میں یہاں سے فرار نہ ہو جاؤں۔ میرے کولہے میں سی سی ایم کا انجکشن لگا دیا اس طرح میری دونوں ٹانگیں ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہو چکی ہیں اور سی سی ایم کا آج تک توڑ دریافت نہیں ہو سکا۔ میں نے ایک کوشش تو کی ہے لیکن شاید قدرت کو منظور نہیں ہے"---- عمران نے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار تاریک ہوتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ سوسن۔ میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گی"---- جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا۔ بہرحال زندگی میں نجانے کیا کیا ہوتا رہتا ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ میں زندہ تو ہوں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کیا کوشش کی ہے عمران صاحب"---- کیپٹن شکیل نے پوچھا تو عمران نے اسے سرداور سے بات چیت اور پھر ڈاکٹر وارڈ سے ہونے والی بات چیت بتا دی۔

"میں نے ڈاکٹر کلیمٹ سے وہ ادویات منگوا کر انجکشن لگوا لیا ہے لیکن اب تو اس انجکشن کو لگے ہوئے کافی وقت ہو چکا ہے اس کے کچھ نہ کچھ اثرات تو بہرحال سامنے آ ہی جاتے"---- عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم کیا کرو گے"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یاد ہے کہ خاور نے ایک بار اس سی سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں کسی ڈاکٹر رضوان کی بات کی تھی۔ یہ ڈاکٹر رضوان پاکیشیائی ہے اور خاور کا دوست ہے۔ خاور کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر رضوان نے سی سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں کوئی اہم کامیابی حاصل کر لی ہے اور ڈاکٹر رضوان اب اس انتظار میں ہے کہ کسی بین الاقوامی کانفرنس میں اس

کا انکشاف کرے۔ اس کا خیال ہے کہ اس نے ایک ایسی دریافت کر لی ہے جس پر اسے بین الاقوامی ایوارڈ ملے گا۔ میں نے یہ بات سن کر خاور سے سی سی ایم کی تفصیل پوچھی تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ ڈاکٹر رضوان نے اسے بتایا ہے کہ یہ انسانی اعصاب کو جامد کر دیتی ہے اور اس کا آج تک کوئی توڑ سامنے نہیں آ سکا۔ میں نے بھی اس وقت زیادہ پرواہ نہ کی تھی لیکن اب آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس پر مجھے یہ سب کچھ یاد آگیا ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص کرم ہو گا"---- عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی کیپٹن شکیل کی بات سن کر دلی مسرت ہوئی تھی۔

"میرے خیال میں پہلے ہمیں یہاں سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہئے۔ وہاں جا کر اطمینان سے بات ہو سکے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ کوئی اور یہاں حملہ کر دے"---- جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ فارمولا جس کے لئے آپ کو مسلسل اغوا کیا جاتا رہا ہے وہ کہاں ہو گا ویسے ہم نے تو یہاں ساری تلاشی لے لی ہے یہاں کوئی فارمولا نہیں ہے"---- صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے اس فارمولے کو جلا دیا تھا۔ ادھر کونے میں دیکھو اس

فارمولے کی راکھ کا ڈھیر پڑا ہوا تمہیں نظر آ جائے گا"---- عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ اس قدر اہم فارمولا تم نے کیوں جلا دیا۔ یہ پاکیشیا کے کام آتا"---- جولیا نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں نے وہ بنیاد ہی ختم کر دی ہے جس کی بنا پر مجھے اس طرح جگہ جگہ خوار ہونا پڑا ہے اور میرے پیچھے آپ سب کو بھی۔ ویسے جس وقت میں نے فارمولا جلایا اس وقت مجھے سو فیصد یقین تھا کہ ڈاکٹر وارڈ سے ڈسکس کیا ہوا نسخہ کام دے جائے گا اس لئے میرا خیال تھا کہ میں ٹھیک ہو کر یہاں سے خود ہی نکل جاؤں گا پہلے تو مجھے اس فارمولے سے دلچسپی نہ تھی لیکن جو کچھ سوسن نے میرے ساتھ کیا تھا اس پر میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گیا تھا"---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا نہ کرتے تو اچھا تھا"---- جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میری ٹانگیں منجمد ہو گئی ہیں دماغ تو منجمد نہیں ہوا فارمولے پر میں نے دو بار کام کیا ہے اور فارمولا اب میرے ذہن میں موجود ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اس سوسن۔ ڈیسی اور اس کے آدمیوں کا کیا کرنا ہے"۔ صفدر

نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنا کیا ہے گولیوں سے اڑا دو"---- جولیا نے سفاک لہجے میں کہا۔

"انہیں ساتھ لے چلو۔ وہاں جا کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ انہوں نے تمہارے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کے بعد یہ زندہ نہیں رہ سکتے"---- جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا کرتا مس جولیا۔ میں ان کے ذریعے ایک اور کام کرانا چاہتا ہوں اور وہ کام پاکیشیا کے فائدے کا ہو گا"---- عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ لیکن مجھے تم سے اتفاق نہیں ہے"---- جولیا نے کہا۔

"کیا معلوم ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں احمق ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم کیوں انہیں ساتھ لے جانا چاہتے ہو"---- جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ جولیا کیوں ان دونوں کا فوری خاتمہ چاہتی ہے۔

"جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے وہ میرا مقصد نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جو کچھ تم سمجھ رہے ہو یا یہ لوگ سمجھ کر مسکرا رہے ہیں میرا بھی وہ مقصد نہیں ہے کہ چونکہ یہ دونوں جوان عورتیں ہیں اور تم ان کے ساتھ رہے ہو اس لئے میں انہیں ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کی کبھی پرواہ نہیں رہی مجھے معلوم ہے کہ تم یہی چاہتے ہو کہ ان کے ذریعے ایکریمیا تک یہ پیغام پہنچا دو کہ فارمولا جل چکا ہے تاکہ ایکریمیا یا کوئی اور تنظیم اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا نہ آئے"۔ جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی میرے ذہن کی بات کی ہے میرا واقعی یہی مقصد تھا تم تو میری غیر حاضری میں خاصی عقل مند ہو گئی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مس جولیا دراصل آپ کے سامنے اپنی ذہانت کا استعمال نہیں کرتیں۔ شاید اس لئے کہ کہیں آپ انہیں اپنے سے زیادہ عقل مند سمجھ کر فرار نہ ہو جائیں ورنہ اس بار مس جولیا نے ٹیم کو واقعی انتہائی ذہانت سے لیڈ کیا ہے"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ذہین خاتون واقعی مردوں کو فرار ہونے پر مجبور کر دیتی ہے اس میں کیا شک ہے۔ بشرطیکہ وہ تنویر کی طرح عقل مند ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اس حالت کو پہنچ جانے کے باوجود تم اپنی باتوں سے باز نہیں

آئے"---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس حالت کو پہنچنے کے بعد ہی تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب صرف باتیں ہی ہو سکتی ہیں"---- عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اللہ فضل کرے گا۔ تم ناامیدی کی باتیں مت کرو۔ جاؤ صفدر جلدی کرو ہمیں یہاں جتنی دیر ہو رہی ہے اتنے ہی ہمارے لئے خطرات بڑھ رہے ہیں"---- جولیا نے صفدر سے کہا۔

"ویسے مس جولیا۔ اس سوسن کو بے شک ختم کر دیں لیکن ڈیسی کو واقعی زندہ چھوڑ دینا چاہئے۔ عمران صاحب کا خیال درست ہے ورنہ ایکریمیا اس قدر اہم فارمولے کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور عمران صاحب مستقل اس عذاب میں پھنس کر رہ جائیں گے"---- صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے اس سوسن کو تو ختم کرو۔ جلدی کرو"۔ جولیا نے کہا۔

"میں جاتا ہوں"---- تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہال نما کمرے میں ایک بڑی سی کرسی پر عمران دراز تھا جبکہ باقی ساتھی بھی کرسیوں پر موجود تھے۔ انہیں اڈے سے یہاں اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ سوسن کو تنویر نے وہیں اڈے میں ہی گولی مار دی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں جتنے بھی بے ہوش افراد تھے۔ سب کو اس نے گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ صرف مادام ڈیسی کو وہ بے ہوشی کے عالم میں ساتھ لے آئے تھے اور جولیا کے کہنے پر اس اڈے اور لیبارٹری میں انہوں نے ٹائم بم لگا دیا گیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ مادام ڈیسی ایک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی۔

"اب ڈیسی کو ہوش میں لایا جائے عمران صاحب"---- صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے خاور اور ڈاکٹر رضوان سے بات ہو جائے پھر"---- عمران

نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے چیف کو رپورٹ دے دی جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"میری بات کراؤ۔ اس بار چیف نے مجھ پر خاص مہربانی کی ہے کہ میری خاطر سیکرٹ سروس کو روانہ کیا ہے میں اس کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ چیف کو الزام دیتے رہتے ہو"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"---- رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ ہم اپنی تلاش میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ عمران کو ایک اڈے سے نکال لیا گیا ہے اور اس وقت عمران ہمارے پاس موجود ہے"---- جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نمبر پر اور کہاں سے بول رہی ہو"---- ایکسٹو نے پوچھا تو جولیا نے اسے نمبر اور رہائش کے بارے میں بتا دیا۔

"عمران سے بات کراؤ"---- چیف نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا جیسے عمران کا برآمد ہو جانا اس کے لئے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو اور جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا اور جولیا نے نمبر پریس کرنے کے بعد

لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب آسانی سے سن رہے تھے۔

"ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"---- عمران نے رسیور لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اپنی ڈگریاں بتانے کی عادت نے بھی تمہیں خراب کیا ہے اور تمہاری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پریشان ہونا پڑا ہے"۔ ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کا خصوصی شکریہ جناب کہ آپ نے مجھ جیسے حقیر فقیر پر تقصیر کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تکلیف دی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا تمہاری برآمدگی پر جو کچھ خرچ ہوا ہے اور جو کچھ تمہاری وجہ سے ہرج ہوا ہے اس کا سارا حساب کتاب تمہیں دینا ہو گا۔ سمجھے۔ یہ رقم تمہارے آئندہ مشنز کے چیکس میں سے کاٹ لی جائے گی"---- چیف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب اب تو آپ کو اس رقم کی وصولی کے لئے ڈیڈی کی جائیداد نیلام کرانا پڑے گی کیونکہ میں مستقل طور پر معذور ہو چکا ہوں اس لئے اب آئندہ مشن والا سلسلہ تو ختم ہی ہو گیا"---- عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"---- ایکسٹو کے لہجے میں یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

"آپ مس جولیا سے پوچھ لیں"---- عمران نے جواب دیا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"---- جولیا نے رسیور لے کر کہا۔

"کیا عمران نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"---- ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس باس"---- جولیا نے جواب دیا اور ساتھ ہی عمران کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی کہ اسے کس طرح معذور کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ سی سی ایم کا کوئی توڑ بھی نہیں ہے اور ساتھ ہی کیپٹن شکیل کی بتائی ہوئی تجویز بھی دوہرا دی۔

"پھر تو خوامخواہ عمران کے پیچھے تم لوگوں کا وقت ضائع ہوا۔ اب تم فوراً واپس آجاؤ"---- ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"بب۔ باس۔ یہ تو زیادتی ہے۔ عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کس قدر خدمت کی ہے کیا آپ اس معذوری کے عالم میں اسے اکیلا چھوڑ دیں گے"---- جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے جو کچھ کیا ہے اس کا معاوضہ بھی وہ وصول کرتا رہا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی خیراتی ادارہ نہیں ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی اس کی آنکھوں میں واقعی آنسو جھلملا رہے تھے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے چہرے بھی ستے

ہوئے تھے۔

"چیف کو اس قدر سفاک نہیں ہونا چاہئے۔ وہ واقعی پتھر ہے"---- تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ سفاکی اس کی مجبوری تھی۔ اسے دراصل خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اب عمران فلیڈ میں تو کام کرنے کے قابل نہیں رہا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اب ایکسٹو بن جائے اسی صورت میں چیف صاحب کو سیٹ چھوڑنی پڑتی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی معذور آدمی کو سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا جائے"---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ فون سننا اور احکامات دینے کا ہی تو وہ کام کرتا ہے اور اتنا کام تو میں بھی کر سکتا ہوں"---- عمران نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم خاور سے بات کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری امید ہے کہ عمران صاحب ٹھیک ہو جائیں گے"۔ صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چھوڑو کیپٹن شکیل۔ اب رہنے دو چیف نے واقعی میرا دل توڑ دیا ہے"---- عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ چیف اس قدر پتھر دل نہیں ہے جس قدر وہ ظاہر کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے ہی پاکیشیا پہنچیں گے چیف آپ کا باقاعدہ علاج کرائے گا"---- کیپٹن شکیل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رسیور

اٹھاتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیپٹن شکیل نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ یہاں کسی کے فون آنے کی انہیں تو توقع ہی نہ تھی۔

"خاور بول رہا ہوں"۔۔۔۔ خاور کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"خاور تم۔ تمہیں یہ نمبر کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے نمبر دیا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے عمران صاحب کی معذوری کے بارے میں بتایا ہے اور ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ میں فوراً ڈاکٹر رضوان سے رابطہ کر کے عمران صاحب سے ان کی بات کراؤں لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ ڈاکٹر رضوان ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا گئے ہیں اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہوں گے اور نجانے کب ان کی واپسی ہو اس پر چیف نے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر رضوان کو تلاش کر کے ان کی بات عمران سے کراتے ہیں میں تمہیں اطلاع کر دوں۔ ویسے مجھے عمران صاحب کی معذوری کا سن کر بے حد افسوس ہوا ہے"۔۔۔۔ خاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دعا کرو کہ عمران صاحب ٹھیک ہو جائیں۔ خدا حافظ"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جولیا جو اس دوران واپس کمرے میں آ چکی تھی اس کا ستا ہوا چہرہ اب کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"میں نے کہا نہیں تھا کہ چیف بظاہر پتھر بنتا ہے لیکن پتھر نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ ان کالوں کے اخراجات بھی مجھ سے وصول کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"مرو نہیں۔ ہم ادائیگی کر دیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب اس ڈیسی کو ہوش میں لایا جائے کیونکہ ڈاکٹر رضوان تو ٹریس ہو گا تو پھر بات ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اسے ہوش میں لانے سے پہلے کرسی سے باندھ دیا جائے۔ بہرحال یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے ویسے میں نے اس کی تلاشی تو لے لی ہے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے البتہ جوزف اور جوانا۔ تم دونوں دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ تاکہ مادام ڈیسی کسی غلط حرکت کا سوچ بھی نہ سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں اٹھے اور تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ صفدر نے اٹھ کر جیب سے شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام ڈیسی کی ناک سے لگایا اور چند لمحوں بعد شیشی ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن لگایا اور شیشی جیب میں ڈال لی اور پھر وہ واپس اپنی کرسی

پر آ کر بیٹھ گی۔ مادام ڈیسی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی وہ اب حیرت سے کمرے اور سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ میں کہاں ہوں"۔۔۔۔ مادام ڈیسی کے منہ سے الفاظ ایسے نکلے جیسے زبان سے خود بخود پھسل کر باہر آ گئے ہوں۔

"فی الحال تو تم دوستوں میں ہو مادام ڈیسی۔ آئندہ کا انحصار تمہارے اپنے رویے پر ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن میں تو اس سوسن کے اڈے میں تھی پھر یہاں تمہارے پاس"۔۔۔۔ مادام ڈیسی شاید ابھی تک حیرت کے شدید جھٹکے سے باہر نہ آ سکی تھی۔

"تم نے سوسن کے اڈے پر ریڈ کیا۔ تمہارے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ریڈ کر دیا بس اتنی سی بات ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیسے ٹریس کر لیا کہ تم پیگاس کے اڈے میں ہو۔ تمہارا آدمی جس نے تمہیں خصوصی ریز کی مدد سے ٹریس کرنا تھا اسے تو میں نے ٹریپ کر لیا تھا اور اس کی مدد سے میں نے اس اڈے میں تمہاری موجودگی کو ٹریس کیا تھا"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے

کہا۔

"تم نے ریز کی مدد سے مجھے ٹریس کیا جبکہ جوزف پرنس آف افریقہ نے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے مجھے ٹریس کر لیا"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کے قریب کھڑے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پراسرار صاحیتوں کی مدد سے۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی اس لئے تم اس پر اپنا سر مت کھپاؤ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میکملن نے تو بتایا تھا کہ ریز کی مدد سے ٹریس کرنے کے بعد تمہارا فوری علاج ہونا ضروری ہے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے کیا تمہارا علاج ہو گیا ہے"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

"میرے ساتھی نے مجھے تفصیل بتائی ہے۔ میکملن کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس کے جسم میں سی سی ایم کے اثرات موجود ہوں اس پر یہ ریز اثر نہیں کر سکتیں ورنہ واقعی اگر میرا فوری علاج نہ ہوتا تو میں اب تک ہلاک ہو چکا ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے جو مادام ڈیسی کی بات سن کر ایک بار پھر تاریک ہو گئے تھے بے اختیار کھل اٹھے۔

"عمران صاحب۔ اس وقت آپ کی معذوری کی وجہ سے ہمیں بھی اس بات کا خیال نہیں رہا تھا میکملن اور چیف کے درمیان اس بات پر گفتگو ہوئی تھی اور چیف نے میکملن کو کارمن خصوصی ریز لینے کے

لئے بھیجا تھا تاکہ وقفہ طویل ہو سکے اب ڈیسی کے بات کرنے پر مجھے خیال آیا ہے یہ تو شکر ہے کہ آپ سی سی ایم کی وجہ سے بچ گئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"قدرت جو کچھ کرتی ہے بہتر ہی کرتی ہے۔ انسان اس کی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ سی سی ایم میرے لئے ہمیشہ کی معذوری کا باعث تو بن گئی ہے لیکن اب دیکھو اس کی وجہ سے میں ہلاکت سے بچ گیا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"مجھے سوسن نے جب بتایا تھا کہ تم ہمیشہ کے لئے معذور ہو چکے ہو تو مجھے دلی افسوس ہوا تھا"۔۔۔۔ ڈیسی نے کہا۔

"تمہارے جذبات کا شکریہ۔ لیکن تم نے میکملن سے کیا سلوک کیا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ۔ وہ تو ہلاک ہو چکا ہے میں اس کے لئے مجبور تھی"۔ ڈیسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور وہ سنٹر۔ جس میں ریز استعمال ہوئیں"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہ بھی تباہ ہو چکا ہے"۔۔۔۔ ڈیسی نے جواب دیا۔

"اب تم نے خود ہی اپنی موت کا سامان کر لیا ہے تمہیں اب تک اس لئے زندہ رکھا گیا تھا کہ میں تم سے ذاتی انتقام نہیں لینا چاہتا تھا لیکن تم نے پاکیشیا کے اہم آدمی میکملن کو ہلاک کر کے اور پاکیشیا کا سنٹر تباہ کر کے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے اس لئے اب تم جانو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جانے۔ میں مجبور ہوں"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو زندہ چھوڑ دیا تھا"۔۔۔۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ اگر تمہارے ذہن میں یہ بات نہ ہوتی کہ ہم عمران کو ٹریس کر لیں گے تو تم یقیناً ایسا نہ کرتی اور عمران درست کہہ رہا ہے تم نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کر کے پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے اور تمہیں بہرحال اس کی سزا ملنی چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میرے پاس عمران کی معذوری کا علاج موجود ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں عمران کو تندرست کر سکتی ہوں"۔ مادام ڈیسی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ایک ذہین اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہو مادام ڈیسی۔ تم نے واقعی ہماری کمزور رگ پر انگلی رکھ دی ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ مجھے تم سے زیادہ اس بارے میں معلومات ہیں۔ اس لئے تمہاری یہ ترکیب کامیاب نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو تم وہ فارمولا لے جاؤ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں یا ایکریمیا کی کوئی ایجنسی تمہارے پیچھے نہیں آئے گی ورنہ تم جانتے ہو کہ

ایکریمیا اس فارمولے کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور ایکریمیا کے پاس نہ ہی آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ایجنسیوں کی اور پھر یہ ضروری نہیں کہ میری موت کے بعد جو فارمولا لینے پاکیشیا جائے گا وہ میری طرح سوچے"۔۔۔۔ ڈیسی نے ایک اور پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے سوسن نے بتایا تھا کہ ہمارے ریڈ کی خبر سنتے ہی اس نے تمہیں بے ہوش کرایا۔ اس وقت تم فارمولے پر کام کر رہے تھے ہمیں فامولا کہیں سے نہیں ملا البتہ تمہاری تلاشی لینے کا مجھے موقع ہی نہیں مل سکا اس لئے ظاہر ہے فارمولا تمہارے پاس ہی ہو گا"۔۔۔۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کمرے کو چیک کیا تھا جس میں وہیل چیر پر میں بے ہوش پڑا ہوا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے میرے آدمیوں نے بتایا تھا کہ وہاں کاغذوں کی راکھ کا ڈھیر موجود ہے لیکن ظاہر ہے تم جیسا آدمی اس قدر اہم فارمولے کو جلا تو نہیں سکتا"۔۔۔۔ ڈیسی نے کہا۔

"وہ فامولا ناقابل عمل تھا اس میں موجود جس سائنسی الجھن کو دور کرنے کے لئے مجھے اغوا کیا گیا تھا وہ ناقابل حل تھی میں نے صرف اپنی جان چھڑانے کے لئے اس پر کام کیا تھا اس سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ فارمولا قابل عمل ہو گیا ہے لیکن بلیک شیڈو کی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کلیمٹ نے اسے چیک کر لیا تھا میں نے انہیں یہ تاثر دیا

کہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے اور میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں کیونکہ اگر میں انہیں بتا دیتا کہ یہ ناقابل عمل ہی رہے گا تو ظاہر ہے سوسن مجھے ہلاک کر دیتی میں چونکہ اس فارمولے کی وجہ سے خوار ہوتا رہا ہوں اس لئے میں نے اسے جلا دیا تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"سوری عمران۔ تمہاری بات غلط ہے۔ تم اس معذوری کے عالم میں فارمولا جلا ہی نہیں سکتے ورنہ وہ سوسن واقعی تمہیں ہلاک کر دیتی"۔۔۔۔ ڈیسی نے کہا۔

"میں اس وقت معذوری کو دور کرنے کا انجکشن لے چکا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس انجکشن کے بعد میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں نے فارمولا جلا دیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ انجکشن بے کار ثابت ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ جو سلوک چاہو تم میرے ساتھ کر سکتے ہو۔ میں نے بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ نیکی ہی کی تھی"۔۔۔۔ مادام ڈیسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں زند چھوڑ دیا جائے تو تمہارا ردعمل کیا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا ہونا ہے۔ فارمولا تو ختم ہو گیا میں جا کر حکومت کو رپورٹ دے دوں گی کہ فارمولا جل کر راکھ ہو چکا ہے اور راکھ کا ڈھیر میرے آدمیوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا اس لئے یہ مشن کلوز ہو

گیا ہے"---- مادام ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مادام ڈیسی۔ میں پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ تم اس وقت بے بس ہو اور تم نے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا ہے کہ ہم جو سلوک چاہیں تمہارے ساتھ کریں اور دوسری بات یہ کہ تم نے میکملن کی ہلاکت اور سنٹر کی تباہی اپنے مشن کے دوران کی ہے اور مشن کے دوران ہونے والی کارروائی بہرحال مشن کا ہی حصہ ہوتا ہے اور تیسری بات یہ کہ اب ویسے بھی مشن ختم ہو چکا ہے اب تمہاری جان لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مزید کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اس لئے میری طرف سے تم آزاد ہو اور جا سکتی ہو۔ رہی یہ بات کہ اگر تم نے یہاں سے جانے کے بعد ہمارے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر ہم خود ہی تم سے نمٹ لیں گے تم جا سکتی ہو"---- جولیا نے کہا تو ڈیسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی میں جا سکتی ہوں۔ کیوں عمران"---- ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا بااختیار ہیں میرا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس جولیا۔ آپ کا یہ احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گی"---- ڈیسی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم نے تمہارا احسان برابر کر دیا ہے آئندہ جو

کچھ ہو گا وہ تمہارے ردعمل پر مبنی ہو گا۔ میرا آدمی تمہیں باہر چھوڑ آئے گا"---- جولیا نے کہا تو ڈیسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ڈیسی کے ساتھ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا۔

"جوزف اور جوانا تم ٹرانسمیٹر لے کر باہر چلے جاؤ اور کوٹھی کی نگرانی کرو۔ ضروری اسلحہ بھی ساتھ لے لینا اور سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی کوٹھی کے اندر مختلف زاویوں پر پہرہ دیں۔ جوزف اور جوانا تم سے رابطہ رکھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیسی کو میری بات پر یقین نہ آیا ہو اور وہ اپنے آدمیوں سمیت ریڈ کرے"---- عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ کوٹھی ہی کیوں نہ فوری طور پر تبدیل کر دیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایک امکانی بات کی ہے اور ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہئے"---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سوائے جولیا کے سب ساتھی خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"---- دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ جولیا بول رہی ہوں"---- جولیا نے مودبانہ لہجے میں

کہا۔

”ایک نمبر نوٹ کرو۔ ڈاکٹر رضوان ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں اس نمبر پر موجود ہے۔ میں نے خاور کو کہہ دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر رضوان سے بات کر کے عمران کی اس سے بات کرا دے“۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

”دیکھا تم نے۔ چیف کو تمہارا کتنا خیال ہے“---- جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا اسے کوئی خیال نہیں ہے۔ اسے آئندہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عزت کا خیال ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میری معذوری کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کامیابی کا گراف فوراً ہی زیرو ہو جانا ہے“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تم احمق ہو نانسنس۔ ہمیشہ غلط بات ہی سوچتے ہو“---- جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران جس نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا چونکتے ہوئے منہ بند کر لیا اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“---- جولیا نے کہا۔

”خاور بول رہا ہوں“---- دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ جولیا بول رہی ہوں“---- جولیا نے کہا۔

”میری ڈاکٹر رضوان سے بات ہو گئی ہے۔ وہ عمران صاحب سے پہلے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ کو چیف نے اس کا نمبر دے دیا ہو گا آپ وہاں ان سے رابطہ کر لیں جو کچھ ان سے ہو گا وہ ہر قیمت پر کریں گے“---- خاور نے کہا۔

”او کے“---- جولیا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے پہلے انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

”یس انکوائری پلیز“---- دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ایکریمیا کا یہاں سے رابطہ نمبر اور پھر ولنگٹن کا رابطہ نمبر چاہئے“---- جولیا نے کہا۔

”ولنگٹن کا یہاں سے براہ راست رابطہ نمبر بھی ہے“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس پلیز“---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر رضوان صاحب سے علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں“---- جولیا نے کہا۔

”ہولڈ آن کیجئے“---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر رضوان بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے خاور نے آپ سے بات کی ہے۔ علی عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"ضرور کرائیے بات"---- دوسری طرف سے خوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ حقیر فقیر پر تقصیر۔ ٹانگوں سے معذور' بندہ مجبور سی سی ایم کا مسحور علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آپ کے حضور پیش کرتا ہے سلام بھرپور"---- عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ جیسے آدمی سے یہ معذور اور مجبور جیسے الفاظ کی توقع مجھے نہ تھی۔ آپ تو ہمیشہ زندگی سے بھرپور رہے ہیں اور انشاء اللہ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں"---- ڈاکٹر رضوان کی آواز سنائی دی اور عمران نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ پھر اس نے ڈاکٹر وارڈ سے ہونے والی بات چیت اور اس سے ڈسکس ہونے والا نسخہ اور اسے استعمال کرنے کی بھی ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"عمران صاحب۔ میں نے جو تحقیق کی ہے اور اسے بین الاقوامی ایوارڈ کے لئے بھجوایا ہوا ہے وہ میں آپ کو تفصیل سے بتا دیتا ہوں۔ اگر آپ اس سے ٹھیک ہو جائیں گے تو یہ میرے اور پاکیشیا دونوں کے لئے بین الاقوامی ایوارڈ سے بڑھ کر ہو گا"---- ڈاکٹر رضوان نے

بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ مخصوص سائنسی اصلاحات ظاہر ہے اسے سمجھ نہ آ سکتی تھیں۔ پھر عمران اور ڈاکٹر رضوان کے درمیان گفتگو کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ جولیا کے چہرے پر امید وبیم کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعا کر رہی تھی کہ کسی طرح عمران ٹھیک ہو جائے۔

"جو کچھ آپ نے بتایا ہے عمران صاحب اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ میری تحقیق ہی بنیادی طور پر غلط ہے۔ وری سیڈ۔ پھر آپ کس طرح ٹھیک ہوں گے"---- آخر کار ڈاکٹر رضوان نے انتہائی مایوسی بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا دل ڈوب سا گیا۔

"شاید اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ بہرحال آپ کا بیحد شکریہ۔ خدا حافظ"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا ڈاکٹر رضوان کی تحقیق غلط تھی۔ کیا اب تم ٹھیک نہ ہو سکو گے"---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب میرے ٹھیک ہونے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ اب صرف اللہ تعالیٰ اپنا کرم کر دے تو اور بات ہے ورنہ دنیاوی طور پر اب میرے لئے امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہی۔ میں بہرحال پھر بھی ناامید نہیں ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ تم اب واپسی کا پروگرام بناؤ۔ وہاں پاکیشیا پہنچ کر میں پھر کوشش کروا

گا"---- عمران نے جواب دیا تو جولیا کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو جھلملا اٹھے۔ وہ تیزی سے کرسی سے اٹھی اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور آگے کی طرف جھک کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیس علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"---- کیا تمہاری ڈاکٹر رضوان سے بات ہو گئی ہے"۔ ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ اس سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ اس نے جو تحقیق کی ہے وہ بنیادی طور پر ہی غلط ہے اس لئے اس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"---- عمران نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر"---- ایکسٹو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں جناب۔ اور اس کی رحمت سے بھی ناامید نہیں ہوں۔ میں نے جولیا سے کہہ دیا ہے کہ وہ اب واپسی کا پروگرام بنائے میں پاکیشیا پہنچ کر اس سلسلے میں دوبارہ کوشش کروں گا"---- عمران نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران جولیا اور دوسرے ساتھی کمرے میں داخل ہوئے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کس کا فون تھا"---- جولیا نے پوچھا۔

"چیف کا۔ وہ ڈاکٹر رضوان سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں پوچھ رہے تھے"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کہا انہوں نے"---- جولیا نے پوچھا۔

"کہنا کیا تھا۔ یہ بات سن کر اب میں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے رسیور رکھ دیا"---- عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب آج تک تو اس سی سی ایم کے بارے میں کبھی نہ سنا تھا۔ سائنس اس قدر ترقی کر چکی ہے پھر اس سی سی ایم کا توڑ آخر کیوں نہیں معلوم ہو سکا"---- صفدر نے کہا۔

"یہ نو دریافت شدہ عنصر ہے۔ اسے دریافت ہوئے زیادہ سے زیادہ آٹھ دس سال ہوئے ہوں گے اور اس کا توڑ کیوں نہیں سامنے آ رہا۔ اب اس سلسلے میں کیا کہا جا سکتا ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"کوئی نہ کوئی علاج تو بہرحال ہونا چاہئے"---- جولیا نے کہا۔

"فی الحال تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب میں نے سنا ہے کہ قدیم قبائلی جڑی بوٹیوں کی مدد سے ایسے ایسے علاج کر لیتے تھے جو ناممکن سمجھے جاتے تھے۔ کیا اس بارے میں کوئی کوشش نہیں ہو سکتی"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ جوزف کہاں ہے اسے بلاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا جوزف کو اس کا علاج معلوم ہے"---- جولیا نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم اسے بلاؤ تو سہی۔ کیپٹن شکیل کی بات سن کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کرم کر دے"---- عمران نے کہا تو جولیا خود اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑی۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔ ٹرانسمیٹر پر کال کر لو"---- عمران نے کہا تو جولیا جو دروازے تک پہنچ چکی تھی بے اختیار ٹھٹک کر رکی اور پھر واپس آ گئی۔ اس دوران صفدر نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ صفدر کالنگ جوزف۔ اوور"---- صفدر نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب تمہیں بلا رہے ہیں۔ فوراً آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ صفدر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"یس باس"---- جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹھو"---- عمران نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ آپ کے سامنے میں کرسی پر نہیں بیٹھ سکتا"۔ جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں بیٹھو"---- عمران نے کہا تو جوزف اس طرح کرسی پر ٹک گیا جیسے مجبوری کے عالم میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہو۔

"تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ افریقہ کے گھنے جنگلات میں سادونا نام کا ایک معبد ہے جہاں کا پجاری افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہوتا ہے اور یہ وچ ڈاکٹر ان بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے جن کا علاج ناممکن سمجھا جاتا ہے"---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"---- جوزف نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا اب بھی وہاں کوئی وچ ڈاکٹر ہو گا"---- عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایک وچ ڈاکٹر کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنا علم دوسرے کو منتقل کر دے تاکہ یہ سلسلہ چلتا رہے۔ اس لئے آج بھی وہاں کوئی نہ کوئی وچ ڈاکٹر بہرحال موجود ہو گا"---- جوزف نے جواب دیا۔

"یہ معبد افریقہ کے کس علاقے میں ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"وسطی افریقہ میں بناگون کے جنگلات میں یہ سب سے قدیم اور تاریک جنگلات کہلاتے ہیں۔ یہ جنگلات بیحد وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں اور آج بھی وہاں قدیم افریقی قبیلے رہتے ہیں اور یہ جنگلات ناقابل عبور سمجھے جاتے ہیں۔ سادونا کا معبد انہی جنگلات کے وسط میں

ہے"---- جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے وہاں تک لے جا سکتے ہو"---- عمران نے کہا۔

"آپ وہاں کس لئے جانا چاہتے ہیں"---- جوزف نے پوچھا۔

"اپنی ٹانگوں کے علاج کے لئے کیونکہ یہاں جدید دنیا میں ان کا اب کوئی علاج سامنے نہیں آ رہا اس لئے وہاں کوشش تو کی جا سکتی ہے"---- عمران نے کہا۔

"اس کے لئے ساودونا معبد جانے کی کیا ضرورت ہے باس۔ یہ کام تو کانگو کے شہر برازول میں بھی ہو سکتا ہے۔ برازول میں آج بھی ایک ایسا معبد موجود ہے جس کا پجاری افریقہ کے وچ ڈاکٹروں میں شمار ہوتا ہے۔ برازول میں ایئرپورٹ بھی ہے ہم وہاں آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اگر وہاں کا وچ ڈاکٹر خود علاج نہ کر سکا تو وہ کسی بھی بڑے وچ ڈاکٹر کی روح سے رابطہ کر کے بھی آپ کا علاج پوچھ سکتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ چاہے تو ساودونا کے وچ ڈاکٹر سے بھی وہیں بیٹھے بیٹھے رابطہ کر سکتا ہے"---- جوزف نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں زیادہ آسانی ہو جائے گی"---- عمران نے کہا۔

"جس کا توڑ سائنس نہیں کر سکتی کیا افریقہ میں رہنے والا کوئی جاہل آدمی اس کا توڑ تلاش کر لے گا"---- جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"افریقہ میں جڑی بوٹیوں کے خواص کا علم اس قدر ترقی یافتہ ہے

کہ ہمارے سائنس دان اب تک بھی وہاں نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے کوشش کرنے میں کیا حرج ہے کامیابی ہو گئی تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو گا اور ناکامی ہوئی تو پھر بھی میرا مزید کیا بگڑے گا۔ تم لوگ واپس پاکیشیا چلے جاؤ میں جوزف اور جوانا کے ساتھ برازول چلا جاتا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی"---- جولیا نے کہا۔

"ہم بھی ساتھ جائیں گے عمران صاحب"---- صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے بھی فوراً ہی اعلان کر دیا۔

"لیکن اگر تمہارے چیف نے اجازت نہ دی تب۔ وہ پہلے ہی میری تلاش میں تمہیں بھیج کر نالاں ہو رہا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ڈپٹی چیف ہوں۔ یہ میرا آرڈر ہے۔ چیف سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے"---- جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

برازول کی تنگ سی سڑک پر دو ٹیکسی کاریں تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بے حس و حرکت ٹانگیں نیچے لٹکی ہوئی تھیں جبکہ اس کے ساتھ کیپٹن شکیل اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ فرنٹ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ دوسری ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر جوانا اور تنویر موجود تھے۔ وہ برسن سے برازول ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے تھے اور برازول کے ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر اب اس علاقہ کی طرف جا رہے تھے جو برازول کے نواحی علاقے میں تھا۔ یہاں جوزف نے ہی ٹیکسی ڈرائیوروں سے بات کی تھی اور وہی انہیں وہاں لے کر جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف درخت ہی درخت تھے اور تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کاریں مین روڈ سے سائیڈ پر

مڑیں۔ یہ سائیڈ روڈ پہلے سے بھی زیادہ تنگ اور کچی تھی۔ کاریں ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد انہیں دور سے ایک بہت ہی پرانے اور خستہ حال معبد کی عمارت نظر آنے لگ گئی اور پھر ٹیکسی کاریں اس معبد کے پاس پہنچ کر رک گئیں۔ یہاں مقامی افریقی مردوں اور عورتوں کی کافی تعداد موجود تھی جو ایک طرف پیروں کے بل زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو لمبے لمبے بالوں اور بھاری جسم کے سیاہ فام پجاری ان کے سامنے اس طرح کھڑے تھے جیسے قدیم زمانے میں آقا اپنے غلاموں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ ٹیکسی کاریں رکتے ہی سب کی نظریں ان پر جم گئیں۔ جوزف تیزی سے نیچے اترا اور قدم بڑھاتا ہوا ان پجاریوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کچھ دیر ان سے باتیں کرتا رہا پھر واپس آ گیا۔

”آیئے باس“---- جوزف نے عمران سے کہا اور پھر اس نے ٹیکسی کار کا عقبی دروازہ کھول کر عمران کو کھینچ کر باہر نکالا اور پھر اسے کاندھوں پر اٹھایا باقی ساتھی بھی کاروں سے باہر آ گئے۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو وہیں رکنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی بھاری رقم انہیں پیشگی کے طور پر دے دی اور پھر وہ سب جوزف کی رہنمائی میں اس معبد کی طرف بڑھ گئے۔ ایک پجاری ان کے آگے آگے چل پڑا۔ معبد کی عمارت کے درمیان خاصا بڑا صحن تھا اور چاروں طرف ایک برآمدہ تھا جس کے پیچھے کمرے بنے ہوئے تھے۔ پجاری انہیں ایک کمرے میں لے آیا جس میں دری بچھی ہوئی تھی۔

"آپ یہاں بیٹھیں۔ مہا پجاری جب اجازت دیں گے تو آپ کو ان کے سامنے پیش کر دیا جائے گا"---- پجاری نے کہا۔

"اس وقت مہا پجاری کیا کر رہے ہیں اور کہاں ہے"---- عمران نے جو جوزف کے کاندھوں پر سوار تھا دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مہا پجاری کا نام عزت سے لینا ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ وہ اس وقت عبادت میں مصروف ہیں"---- اس پجاری نے مڑ کر انتہائی خشک لہجے میں عمران کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنے مہا پجاری کو جا کر کہو کہ توالا کا ویلاسو اس سے ملنے آیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"توالا کا ویلاسو۔ کہاں ہے"---- پجاری نے انتہائی حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جا کر کہو۔ جاؤ"---- عمران نے سخت لہجے میں کہا تو پجاری مڑ کر اس طرح تیزی سے باہر کی طرف لپکا جیسے چلنے کی بجائے اڑنے لگ گیا ہو۔

"مجھے دیوار کے ساتھ سہارا دے کر بٹھا دو جوزف"---- عمران نے کہا تو جوزف نے اسے دیوار کے سہارے دری پر بٹھا دیا۔ عمران کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بیٹھ گئے جبکہ جوزف ویسے ہی ایک طرف

کھڑا ہو گیا۔

"یہ توالا کا ویلاسو کا کیا مطلب ہوا۔ یہ کیسے الفاظ تھے"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ عمران کی خاص شعبدہ بازی ہے۔ یہ ایسے الفاظ یاد کر لیتا ہے اور پھر انہیں موقع کے مطابق استعمال بھی کر لیتا ہے ہو گا اس کا کوئی خاص مطلب۔ ان جاہل افریقیوں کی زبان میں"---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو"---- جولیا نے بے اختیار تنویر کو جھڑک دیا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ لہرا گئی۔

"جو مطلب لفظ تنویر کا ہے وہی مطلب ان الفاظ کا بھی ہے۔ توالا قدیم افریقی زبان میں سورج کو کہتے ہیں اور ویلاسو کا مطلب ہوتا ہے سورج کی روشنی۔ سورج کی کرن"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن اس سے اس پجاری پر کیا اثر ہو گا"---- جولیا نے کہا۔

"پجاریوں کے نزدیک توالا کے ویلاسو کا بڑا مقام ہوتا ہے جس طرح مسلمان کسی سید زادے کی بے پناہ عزت اور احترام کرتے ہیں اس طرح یہ لوگ بھی ایسے آدمیوں کا جو توالا کے ویلاسو ہوتے ہیں' کی بہت عزت کرتے ہیں تم دیکھنا ابھی پجاری یہاں آ جائے گا ورنہ نجانے

اس کا کتنا انتظار کرنا پڑتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ دروازے سے ایک بوڑھا آدمی جس کے جسم پر سرخ رنگ کا لبادہ تھا اندر داخل ہوا اس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور سر کے بال اس کی کمر تک لٹک رہے تھے لیکن اس کا چہرہ جوانوں کی طرح چمک رہا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی اس کے ہاتھ میں ایک عجیب شکل کی لکڑی تھی اس کے پیچھے وہی پجاری تھا جو انہیں اس کمرے میں پہنچا گیا تھا اور اب انتہائی مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی اس معبد کا مہا پجاری بھی ہے اور وچ ڈاکٹر بھی۔

"کہاں ہے، توالا کا ویلاسو"۔۔۔۔ اس بوڑھے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں ہوں توالا کا ویلاسو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ بوڑھا وچ ڈاکٹر اس کی طرف مڑا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ تم واقعی توالا کے ویلاسو ہو۔ خوش آمدید ویلاسو۔ خوش آمدید"۔ پجاری نے کہا۔

"میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خیال نہ کرنا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ کیا ہوا ہے تمہیں"۔۔۔۔ پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں بیٹھو اور پہلے اپنا نام بتاؤ اور پورا تعارف کراؤ"۔ عمران نے

کہا تو مہا پجاری اس کے سامنے دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ دوسرا پجاری اس کے پیچھے مودبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"ایک سائنسی دوا کی وجہ سے میری دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو چکی ہیں اور سائنسی دنیا میں ابھی تک اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ مجھے جوزف نے بتایا ہے کہ آپ بڑے وچ ڈاکٹر ہیں اور آپ اس کا علاج جڑی بوٹیوں سے کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جوزف۔ کون جوزف"۔۔۔۔ پجاری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جوزف ہے اور میں افریقہ کا پرنس ہوں اور وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر شمولی نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا"۔۔۔۔ جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو بوڑھا پجاری بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی عقیدت کے تاثرات ابھر آئے۔

"عظیم شمولی نے تمہارے سر پر ہاتھ رکھا تھا تو تم واقعی پرنس ہو اور میں بھی عظیم وچ ڈاکٹر شمولی کا شاگرد ہوں۔ آؤ بیٹھو"۔ پجاری نے جوزف کے سامنے سر جھکاتے ہوئے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جوزف کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہ ایک بار پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"یہ میرا آقا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے اس نے کہا تھا کہ سادونا کے معبد میں مجھے لے چلو لیکن میں نے انہیں بتایا کہ آپ بڑے وچ ڈاکٹر ہیں آپ کے پاس چلتے ہیں اس لئے میں اپنے آقا کو

یہاں لے آیا ہوں"---- جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ میں علاج کر سکتا ہوں لیکن پہلے مجھے دیکھنا ہو گا کہ توالا کے ویلاسو کی ٹانگوں کو کیا ہوا ہے"---- بوڑھے نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے عمران کی ایک ٹانگ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور آنکھیں بند کر لیں اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور پھر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"مجھے افسوس ہے توالا کے ویلاسو کہ تمہاری ٹانگوں کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اب تمہاری باقی عمر اسی حالت میں گزرے گی۔ افریقہ کی کوئی جڑی بوٹی ایسی نہیں ہے جو تمہیں ٹھیک کر سکے۔ میں نے اپنے سارے علم کو چھان پھٹک کر دیکھ لیا ہے"---- بوڑھے پجاری نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہرے مایوسی سے لٹک گئے۔

"چلو یہ کھاتہ بھی کلوز ہوا بہرحال شکریہ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وچ ڈاکٹر۔ کیا تم سادونا کے وچ ڈاکٹر سے رابطہ کر سکتے ہو"۔ جوزف نے کہا۔

"میں نے اس سے بھی رابطہ کیا ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ نہیں مل سکا۔ اس کے علاوہ اس وقت جتنے بھی بڑے وچ ڈاکٹر موجود ہیں میں نے ان سب سے رابطہ کیا ہے لیکن سب نے جواب دے دیا ہے"---- پجاری نے جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے افسوس ہے توالا کے ویلاسو کہ میں تمہارا علاج نہیں کر سکا لیکن میں مجبور ہوں۔ البتہ تم ٹھہرو۔ مجھے تمہاری خدمت کر کے خوشی ہو گی"---- پجاری نے کہا۔

"نہیں۔ اب یہاں رکنا بے کار ہے۔ باہر ہماری ٹیکسیاں موجود ہیں"---- عمران نے کہا تو پجاری نے سر ہلا دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسرا پجاری بھی اس کے پیچھے ہی باہر چلا گیا۔

"مجھے اٹھاؤ جوزف"---- عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر عمران کو اٹھایا اور کاندھوں پر لاد لیا اور پھر وہ سارے منہ لٹکائے اور اداس چہرے لئے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان سب کی آنکھیں عمران جیسے شخص کی یہ حالت دیکھ کر آنسوؤں سے لبریز ہوئی جا رہی تھیں۔

ٹائیگر نے کار ہوٹل میٹرو کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کو وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کی نظریں ایک طرف پارک کی گئی ایک کار پر پڑیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس کار کو پہچانتا تھا۔ یہ خاور کی کار تھی کار کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ خاور ہوٹل کے اندر ہے لیکن اسے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ ہوٹل میٹرو تو گھٹیا درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں کا گڑھ ہے وہاں خاور کیوں آیا ہے پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ خاور چونکہ فورسٹارز کا ممبر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں آیا ہو اور ٹائیگر نے سوچا کہ اگر خاور واقعی اس مقصد کے لئے آیا ہے تو پھر اسے اس کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ ہوٹل میٹرو میں اس کا اکثر آنا جانا تھا اور یہاں کا سارا عملہ اور مینجر رالف اسے اچھی طرح جانتا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ

ہال میں داخل ہوا تو ہال معمول کے مطابق گھٹیا درجے کے بدمعاشوں، غنڈوں اور اس ٹائپ کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ گھٹیا شراب اور منشیات کے دھوئیں نے فضا کو بری طرح آلودہ کر رکھا تھا۔ ٹائیگر نے دروازے میں رک کر ہال میں سرسری نظر ڈالی تاکہ اگر خاور ہال میں موجود ہو تو وہ اسے دیکھ لے لیکن پھر ایک کونے میں جب اس نے خاور، صدیقی، چوہان، اور نعمانی چاروں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ چاروں فورسٹارز کے سلسلے میں ہی یہاں موجود ہیں چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ چاروں جوس سامنے رکھے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹائیگر قریب پہنچ کر بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ ان چاروں کے چہروں پر اسے انتہائی ویرانی، پریشانی، افسردگی اور دکھ کے ملے جلے تاثرات اس حد تک نمایاں نظر آ رہے تھے کہ جیسے یہ چاروں اپنے کسی عزیز ترین شخص کو دفنا کر آئے ہوں۔

"السلام و علیکم"---- ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا تو چاروں نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ ٹائیگر بیٹھو"---- خاور نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا جبکہ باقیوں نے کچھ کہنے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"کیا بات ہے۔ آج آپ چاروں بیحد افسردہ نظر آ رہے ہیں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"---- ٹائیگر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اس کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"تو تمہیں اطلاع نہیں ملی ابھی تک"---- خاور نے کہا۔

"اطلاع۔ کیسی اطلاع۔ خیریت ہے"---- ٹائیگر نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا استاد اور ہمارا ساتھی اور پاکیشیا کا عظیم ترین آدمی علی عمران ہمیشہ کے لئے معذور ہو گیا ہے"---- خاور نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح پھڑپھڑانے لگے تھے جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ عمران صاحب معذور ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے انہیں۔ کب' کیسے اور کیوں"---- ٹائیگر نے بے اختیار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ قدرت کو جو منظور تھا ہو گیا۔ ویسے یقین نہیں آ رہا کہ عمران جیسی شخصیت کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال انسان انسان ہی ہے۔ بے بس اور لاچار"---- خاور نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ پلیز مجھے تفصیل تو بتائیں۔ ورنہ میرا دل ڈوب جائے گا پلیز"---- ٹائیگر نے اس بار کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ عمران صاحب کو ان کے فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا تھا"---- خاور نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اغوا کر لیا گیا تھا باس کو۔ کب۔ کیسے۔ کس نے کیا تھا اغوا اور کیوں۔ مجھے تو علم ہی نہیں ہے"---- ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"یہی وجہ ہے کہ تمہیں کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ بہرحال مختصر طور پر میں بتا دیتا ہوں"---- خاور نے کہا اور پھر عمران کے اغوا سے لے کر ڈاکٹر رضوان سے ہونے والی بات چیت تک اس نے تفصیل بتا دی۔

"سی سی ایم اوہ ویری سیڈ۔ سی سی ایم کا تو واقعی کوئی توڑ نہیں ہوتا۔ پھر ڈاکٹر رضوان کی تحقیق کا کیا ہوا"---- ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیف سے ڈاکٹر رضوان کا فون نمبر لے کر اس سے خود بات کی۔ ڈاکٹر رضوان خود بیحد شرمندہ تھا اس کی تحقیق جس پر وہ اس قدر خوش تھا بنیادی طور پر غلط ثابت ہوئی تھی۔ عمران صاحب نے اسے سمجھا دیا تھا اور ڈاکٹر رضوان کو جہاں اس بات پر افسوس تھا کہ عمران صاحب ٹھیک نہ ہو سکے وہاں وہ عمران صاحب کا ممنون بھی تھا کہ انہوں نے اسے بروقت اس کی تحقیق کی اصلیت بتا دی ورنہ وہ اگر اسے کسی بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کر دیتا تو اس کی اور پاکیشیا کی بے حد سبکی ہوتی۔ بہرحال اصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر رضوان کی تحقیق عمران کو ٹھیک نہ کر سکی۔ پھر میں نے چیف سے عمران صاحب کے بارے میں معلوم کیا تو چیف نے بتایا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ رہا ہے میں نے آج صبح لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر خود ٹرائی کی تو جولیا سے رابطہ ہو گیا اور جولیا نے بتایا کہ وہ عمران سمیت افریقہ کے

ایک ملک کانگو کے شہر برازول گئے تھے جہاں ایک قدیم معبد تھا اور عمران کا خیال تھا کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر جڑی بوٹیوں سے ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتے ہیں لیکن وہاں سے بھی وہ مایوس لوٹے ہیں اور آج کی فلائٹ سے پاکیشیا آ رہے ہیں۔ فلائٹ شام کو چار بجے پہنچے گی۔ میں نے چیف کو کال کیا تو چیف نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چار بجے پاکیشیا پہنچ رہا ہے لیکن عمران کا علاج کہیں نہیں ہو سکا۔ میں نے چیف سے درخواست کی کہ عمران صاحب کو علاج کے لئے ایکریمیا یا کارمن یا پھر گریٹ لینڈ بھجوایا جائے تو چیف نے مجھے بتایا کہ اس نے ہر جگہ کے ٹاپ ڈاکٹرز سے رابطہ کیا ہے سب نے یہی جواب دیا ہے کہ سی سی ایم کا کوئی علاج نہیں ہے۔ چیف نے بتایا ہے کہ انہوں نے سرداور سے بھی بات کی ہے اور سرداور نے دنیا کے مانے ہوئے سائنس دانوں سے رابطہ کیا ہے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی امید افزا خبر نہیں مل سکی۔ اس لئے اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ عمران صاحب کا علاج ناممکن ہے اور ان کی باقی زندگی اب اسی طرح معذوری میں گزرے گی۔ اس خبر نے مجھے اس قدر مایوس اور افسردہ کیا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ویرانوں میں نکل جاؤں۔ میں صدیقی کے پاس گیا تو وہاں چوہان اور نعمانی بھی موجود تھے۔ انہیں بھی تمہاری طرح اس بات کا علم نہ تھا میں نے جب انہیں تفصیل بتائی تو ان کی حالت بھی میرے جیسی ہو گئی۔ ہماری حالت چونکہ خراب ہوتی جا رہی تھی اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ یہاں اس گھٹیا ہوٹل میں آ کر بیٹھیں کہ شاید یہاں کے شور اور بے ہنگم ہنگامے سے ہمارے اوپر چھائی ہوئی پژمردگی دور ہو جائے لیکن تمہارے آنے سے پہلے ہم فیصلہ کر رہے تھے کہ اٹھ جائیں کیونکہ یہاں لوگوں کو زندگی سے بھرپور دیکھ کر اور زیادہ طبیعت خراب ہوتی ہے"۔۔۔۔ خاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سی سی ایم کا توڑ۔ سی سی ایم کا توڑ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ خاور نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی ٹائیگر کے اس طرح اٹھنے پر چونک پڑے تھے۔

"سی سی ایم کا توڑ۔ اب ملنا چاہئے۔ باس معذور نہیں رہ سکتا۔ نہیں رہ سکتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ الفاظ اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل رہے تھے ورنہ اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے جب سے اس نے یہ خبر سنی تھی اس کا ذہن مسلسل دھماکوں کی زد میں تھا وہ کبھی سوچ ہی نہ سکتا تھا کہ عمران صاحب کا یہ حال بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اسی طرح لاشعوری کی کیفیت میں پارکنگ پہنچا اور اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے ہوٹل سے باہر نکالا اور چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اس کے ہاتھ پیر میکانکی انداز میں چل رہے تھے اس کی آنکھیں تو کھلی ہوئی تھیں لیکن ذہن نجانے کس

طرف تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں کار کے ٹائروں کی طویل چیخ پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا تو یکلخت اسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ نیند سے جاگ گیا ہو۔ اسی لمحے اس نے لوگوں کو سڑک کے دونوں طرف سے اپنی کار کی طرف بھاگتے دیکھا تو اس کے ذہن پر جیسے فلم کا منظر ابھرنے لگا کہ اسے یاد آگیا کہ ایک بوڑھا آدمی اچانک فٹ پاتھ سے اتر کر سڑک کراس کرنے لگا تھا اور اس نے پوری قوت سے خود بخود بریک لگائے تھے اور پھر آخری منظر اس بوڑھے کے کار کے بونٹ سے ٹکرا کر گرنے کا منظر اس کے ذہن پر ابھرا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اسے پوری طرح ہوش آگیا اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر وہ کار کے سامنے کی طرف بڑھا تو اس نے بوڑھے کو کار کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو چوٹ تو نہیں آئی بزرگوار"---- ٹائیگر نے جلدی سے بوڑھے کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے بچا لیا ہے"---- بوڑھے نے آہستہ سے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے بے شمار لوگ وہاں پہنچ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر پروفیسر فاضل آپ۔ اوہ آپ۔ میں آپ کا کالج کا شاگرد ہوں عبدالعلی"---- ٹائیگر نے یکلخت اس بوڑھے کو پہچانتے ہوئے کا۔

"عبدالعلی۔ اوہ۔ اوہ۔ ہاں مجھے یاد آگیا۔ بہرحال تمہارا شکریہ عبدالعلی"---- بوڑھے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے بوڑھے کے کپڑے جھاڑنے شروع کر دیئے۔ لوگوں نے جب بوڑھے کو کھڑے اور ہوش و حواس میں دیکھا تو وہ سب واپس چلے گئے۔

"آیئے۔ کار میں آ جایئے۔ آپ جہاں جا رہے ہیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں"---- ٹائیگر نے کہا اور پھر بوڑھے کو بازو سے پکڑ کر اس نے فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا اور خود تیزی سے گھوم کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی بوڑھا پروفیسر نشست سے سر ٹکائے اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ ورنہ شاید آج میرا آخری وقت آگیا تھا۔ بہرحال وہ تو آنا ہی ہے لیکن انسان بہرحال موت سے ہر حالت میں بچنا چاہتا ہے"---- پروفیسر نے یکلخت سیدھے ہوتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"موت تو اپنے وقت پر ہی آنی ہے جناب۔ بہرحال شکر ہے کہ آپ بچ گئے۔ میرا ذہن ٹھیک نہ تھا مجھے تو معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ یہ تو لاشعوری طور پر بریکیں لگ گئیں"---- ٹائیگر نے کہا۔

"میں بھی چونکہ سوچ میں گم تھا اور اس سوچ میں نجانے کب میں سڑک پر اتر آیا۔ یہ تو مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نیچے گر کر اٹھ رہا تھا"---- پروفیسر نے کہا۔

"آپ نے کہاں تشریف لے جانا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"روز کالونی۔ وہاں میری رہائش ہے۔ یہاں سے قریب ہی ہے"۔ پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کیا کر رہے ہو آج کل۔ تمہارا یہ لباس تو بتا رہا ہے کہ تم کسی اچھے عہدے پر نہیں ہو"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ میرے لباس سے اندازہ نہ لگائیں محترم۔ آپ کا شاگرد غلط کام نہیں کر سکتا۔ میں ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے متعلق ہوں اور اس سلسلے میں ایسا لباس پہنا کرتا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو خدا کا شکر ہے۔ ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ میرا ہونہار شاگرد ضائع ہو چکا ہے۔ لیکن تم تو سائنس کے طالب علم تھے تو کیا اب سائنس دان بھی خفیہ ایجنسیوں میں کام کرنے لگے ہیں"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اسی لمحے ٹائیگر نے کار روز کالونی کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔

"جی ہاں سر۔ یوں ہی سمجھ لیجئے۔ سائنس تو اب ہر شعبے میں کام دکھا رہی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پروفیسر صاحب مجھے یاد ہے جب میں کالج کے آخری سال میں تھا تو آپ شاید یورپ کی کسی یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے تھے۔ کیا

ریٹائرمنٹ تک آپ وہیں رہے یا پھر واپس آ گئے تھے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں کارمن کی نیشنل یونیورسٹی سے منسلک ہو گیا تھا۔ ابھی آٹھ سال ہوئے ہیں ریٹائر ہوئے۔ اب میں نے اپنی کوٹھی میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ اب وہاں کام کرتا ہوں تاکہ شغل جاری رہے ورنہ بے کار آدمی تو کسی کام کا نہیں رہتا۔ میرا ایک بیٹا ہے وہ اس وقت کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں ہی پروفیسر ہے اور وہیں سیٹل ہے۔ میں اکیلا یہاں ایک ملازم کے ساتھ رہتا ہوں"۔ پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹی سی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر کو کار روکنے کا کہا اور ٹائیگر نے اس کوٹھی کے گیٹ پر لے جا کر کار روک دی۔ ستون پر پروفیسر فاضل کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"تمہارا وقت ضائع کیا ہے میں نے لیکن اب یہاں تک آ گئے ہو تو میری طرف سے ایک پیالی چائے ہی قبول کر لو۔ یقین کرو کہ جب کسی ہونہار شاگرد سے ملاقات ہوتی ہے تو مجھے بیحد خوشی ہوتی ہے"۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے لئے اعزاز ہو گا جناب۔ میں کال بیل دیتا ہوں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار سے نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھ گیا جس میں کال بیل کا بٹن نصب تھا۔ اس نے بٹن کو دو بار پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ

گیا۔

"اعظم پھاٹک کھولو"۔۔۔۔ پروفیسر نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"۔۔۔۔ آنے والے نے پروفیسر کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا تو دوسری طرف سے پروفیسر صاحب بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔

"آؤ بیٹے"۔۔۔۔ پروفیسر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ پروفیسر نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ان کا شکریہ ادا کر کے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ پروفیسر دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے اعظم اندر داخل ہوا۔

"اعظم۔ یہ میرا شاگرد ہے عبدالعلی۔ بڑا ہونہار شاگرد تھا۔ آج اس کی کار سے میں ٹکرا کر گرا تو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا بلکہ اس سے بھی ملوا دیا۔ جاؤ اور چائے بنا کر لے آؤ"۔۔۔۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو چوٹ تو نہیں آئی جناب"۔۔۔۔ اعظم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اللہ کا کرم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا تو اعظم سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"آپ نے لیبارٹری کا ذکر کیا تھا۔ کیا آپ باقاعدہ سائنس دان بن چکے ہیں پہلے تو آپ صرف تھیوری ہی پڑھاتے تھے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے اعظم کے جانے کے بعد بات چیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں پڑھاتے ہوئے اتفاق سے ایک عملی سائنس دان سے دوستی ہو گئی وہ کسی لیبارٹری میں کام کرتے تھے ان سے بات چیت ہوتی رہتی تھی اس پر مجھے بھی شوق ہو گیا اور میں بھی فارغ اوقات میں اس کے ساتھ ہی کام کرنے لگا بس اس طرح میں نے اس سلسلے میں کافی کچھ سیکھ لیا اب ریٹائرمنٹ کے بعد ظاہر ہے پڑھنے پڑھانے والا سلسلہ تو ختم ہو گیا ہے اس لئے اب صرف یہی کام ہے اس سے وقت اچھا گزر جاتا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج کل آپ کس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے دلچسپی لیتے ہوئے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"لیزر ٹائپ کی نو دریافت شدہ ریز ہیں جنہیں فارکوٹ ریز کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی دریافت کا سہرا پروفیسر فارکوٹ کے سر ہے اس لئے ان کے نام پر ان ریز کا نام رکھا گیا ہے میں ان ریز کو انسانی جسم میں پیدا ہونے والی پیچیدہ بیماریوں کے خلاف استعمال کرنے پر کام کر رہا ہوں۔ خاص طور پر کینسر کے علاج کے سلسلے میں"۔۔۔۔ پروفیسر فاضل نے

جواب دیا۔

"لیکن جہاں تک میرا علم ہے فارکوٹ ریز تو انسانی جسم کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ یہ تو دفاعی ہتھیاروں کے سلسلے میں استعمال کی جا رہی ہیں"---- ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سائنس تمہاری نہ صرف دلچسپی قائم ہے بلکہ اس پر جدید مطالعہ بھی کرتے رہتے ہو مجھے یہ سن کر واقعی خوشی ہوئی ہے ورنہ یہاں تو اچھے اچھے سائنس دانوں کو فارکوٹ ریز کا نام تک معلوم نہیں ہے۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے۔ بظاہر یہ ریز اپنی مخصوص نوعیت کی وجہ سے انسانی جسم پر انتہائی مضر اثرات چھوڑتی ہے لیکن ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ مضر بھی اور مفید بھی۔ فارکوٹ ریز جہاں انسانی جسم کے لئے مضر ہیں وہاں وہ بعض بیماریوں کے علاج کے لئے انتہائی مفید بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ بہرحال ابھی تو صرف ریسرچ ہے عملی طور اس سلسلے میں کسی نتیجے پر پہنچنے میں تو ابھی بہت وقت پڑا ہے"---- پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ کیا سی سی ایم کا توڑ بھی دریافت ہو سکا ہے"---- اچانک ٹائیگر نے پوچھا اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ پروفیسر سے بات تو کی جائے۔

"سی سی ایم کا توڑ۔ کس قسم کا توڑ"---- پروفیسر فاضل نے چونک کر پوچھا۔

"سی سی ایم کی صفت ہے کہ وہ انسانی اعصاب کو مکمل طور پر جلد

کر دیتی ہے اور آج تک اس کا کوئی توڑ دریافت نہیں ہو سکا میں جس خفیہ ایجنسی سے متعلق ہوں وہاں میرے ایک استاد ہیں ان پر ان کے دشمنوں نے سی سی ایم استعمال کر دی ہے جس کی وجہ سے وہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہو گئے ہیں میرے استاد جن کا نام علی عمران ہے بہت عظیم آدمی ہیں۔ میں اس سلسلے میں پریشان تھا کہ آپ سے کار ٹکرا گئی۔ کاش ان کا کوئی علاج ہو سکتا"---- ٹائیگر نے کہا۔

"سی سی ایم کا کوئی توڑ میں نے سنا نہیں ہے اور نہ ہی مجھے کبھی اس کا خیال آیا ہے۔ لیکن اب تمہارے کہنے کے بعد مجھے خیال آ رہا ہے کہ فارکوٹ ریز کو اس کے توڑ کے لئے آزمایا جا سکتا ہے"۔ پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے۔ محترم جلدی بتایئے۔ کس طرح"---- ٹائیگر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے طور پر فارکوٹ ریز پر اس قدر ریسرچ کر لی ہے کہ وہ انسانی جسم میں موجود کینسر سے مردہ ہو جانے والے خلیات میں تحریک پیدا کر لیتی ہے گو میں نے کبھی کسی انسان پر تو اس کا تجربہ نہیں کیا لیکن جانوروں پر میں اس کا کامیاب تجربہ کر چکا ہوں اور سی سی ایم کی بھی بالکل ویسی ہی خصوصیت ہے جیسی کینسر کی۔ کینسر خلیات اور اعصاب کو مردہ کر دیتا ہے جبکہ سی سی ایم اعصاب کو منجمد کر دیتی ہے۔ اگر کینسر کے مردہ خلیات میں تحریک پیدا کی جا سکتی ہے تو منجمد اعصاب میں تحریک زیادہ آسانی سے پیدا کی جا سکتی ہے"۔ پروفیسر نے

سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"لیکن اس کے مضر اثرات۔ وہ کیسے دور ہوں گے"---- ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ میں نے ایک ایسا محلول ایجاد کیا ہے جسے اگر خون میں شامل کر دیا جائے تو انسانی خون پر فار کوٹ ریز کے اثرات ایک محدود وقت تک نہیں ہوتے کیونکہ فار کوٹ ریز کے مضر اثرات خون پر ہی مرتب ہوتے ہیں اور خون میں ایسی مہلک کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان فوراً ہلاک ہو جاتا ہے لیکن یہ صرف میری سوچ ہے ہو سکتا ہے کہ درست ثابت نہ ہو"---- پروفیسر نے کہا اسی لمحے اعظم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں اور ایک پلیٹ میں بسکٹ رکھے ہوئے تھے اس نے ایک پیالی ٹائیگر کے سامنے اور دوسری پروفیسر کے سامنے رکھی اور پھر بسکٹوں والی پلیٹ درمیان میں رکھ کر وہ مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں چینی نہیں پیتا۔ اگر تم پیتے ہو تو منگوا لیتا ہوں"۔ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں ٹھیک ہے۔ آپ سی سی ایم والی بات کریں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے مجھ پر سی سی ایم استعمال کریں اور پھر فار کوٹ ریز۔ اس طرح تجربہ ہو جائے گا"---- ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تم پر۔ نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر میرا تجربہ ناکام رہا تو تم بھی معذور ہو سکتے ہو۔ نہیں۔ یہ ناممکن ہے"---- پروفیسر نے کہا۔

"پھر۔ پھر کس طرح تجربہ ہو سکتا ہے"---- ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تمہارے استاد پر ہو سکتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سی سی ایم کا شکار ہو چکے ہیں اگر فار کوٹ ریز نے کام دکھا دیا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ نہ بھی ہوا تو بہرحال وہ تو پہلے سے ہی شکار ہے"---- پروفیسر نے کہا۔

"نہیں پروفیسر صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ تجربہ ناکام ہونے سے کوئی اور اثرات پیدا ہو جائیں اور عمران صاحب کو میں معمولی سی تکلیف بھی نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے آپ مجھ پر ہی یہ تجربہ کریں"۔ ٹائیگر نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ اس دور میں بھی تم جیسے لوگ موجود ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ آفرین ہے تم پر۔ بہرحال جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ میں نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ میں جانور پر سی سی ایم استعمال کر کے پھر فار کوٹ ریز کا تجربہ کر دیکھوں۔ میرے پاس ایک بندر کا بچہ موجود ہے اس پر یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے گو وہ میرا پالتو ہے اور اس سے بے حد مانوس ہوں لیکن بہرحال وہ انسان سے زیادہ قیمتی نہیں ہے اور اگر تجربہ کامیاب ہو گیا تو یہ بہت بڑی دریافت ہو گی"---- پروفیسر نے کہا۔

"آپ کا شکریہ پروفیسر صاحب۔ آپ نے تجربہ کے لئے اپنے پالتو

بندر کا انتخاب کیا لیکن آپ اپنے پالتو بندر کی بجائے عام بندر پر تجربہ کریں میں آپ کو ابھی مارکیٹ سے بندر لا دیتا ہوں"—— ٹائیگر نے کہا۔

"مارکیٹ سے۔ تو کیا یہاں بندروں کی بھی کوئی مارکیٹ ہے"—— پروفیسر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا چیز نہیں بکتی۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے اجازت دیں میں بندر لے آتا ہوں۔ آپ اس دوران تجربے کی تیاری کریں"—— ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لے آؤ"—— پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کو نجانے کیوں امید سی لگ گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کے اس علاقے کی طرف خاصی تیز رفتاری سے بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں اس قسم کے جانور فروخت کئے جاتے تھے پھر اس کو واپس پروفیسر کی کوٹھی تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے اس نے مارکیٹ سے دو بندر اور دو خرگوش خرید لئے تھے اور پھر چاروں کے پنجرے اس نے کار کی عقبی سیٹ پر رکھے ہوئے تھے تاکہ اگر ایک جانور پر تجربے کے دوران گڑبڑ ہو جائے تو دوسرے پر کام کیا جا سکے۔ کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد اعظم باہر آ گیا۔

"آپ آ گئے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ پروفیسر صاحب نے مجھے

ہدایت دے دی ہے"—— اعظم نے کہا اور مڑ کر اندر چلا گیا۔ ٹائیگر واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر پورچ میں لے گیا پھر کار سے اتر کر اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بندروں اور خرگوشوں کے پنجرے باہر نکال کر رکھ لئے۔ اس دوران اعظم بھی پھاٹک بند کر کے آ گیا اور حیرت سے ان پنجروں کو وہ دیکھ رہا تھا۔

"پروفیسر صاحب کہاں ہیں"—— ٹائیگر نے اعظم سے پوچھا۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی آئیں تو میں آپ کو وہیں لے آؤں۔ کیا یہ پنجرے بھی وہیں لے جانے ہیں"—— اعظم نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پنجرہ تم اٹھا لو ایک میں اٹھا لیتا ہوں"—— ٹائیگر نے کہا تو اعظم نے خرگوشوں والا پنجرہ اٹھا لیا جب کہ بندروں والا پنجرہ ٹائیگر نے اٹھا لیا اور پھر اعظم کی رہنمائی میں وہ ایک چھوٹے سے تہہ خانے میں پہنچ گیا جسے واقعی سائنسی لیبارٹری کی شکل دے دی گئی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو تم کافی سارے جانور لے آئے ہو"—— پروفیسر نے پنجروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ اگر تجربے کے دوران گڑبڑ ہو جائے تو دوسرا تجربہ کرنے کے لئے موجود ہو۔ خرگوش اس لئے لے آیا ہوں کہ شاید آپ ان پر تجربہ کرنا چاہیں"—— ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ان پر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میں پہلے بندر پر تجربہ کروں گا اس میں اثرات واضح طور پر سامنے آ جائیں گے"---- پروفیسر نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا آپ تجربے کی تیاری کر چکے ہیں"---- ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں اور اس تجربے میں تم میری مدد کرو گے"---- پروفیسر نے کہا۔

"دل و جان سے پروفیسر صاحب"---- ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر پروفیسر نے پنجرے سے ایک بندر کو باہر نکالنے کے لئے کہا تو ٹائیگر نے ایک بندر کو باہر نکال لیا۔ بندر بری طرح پھڑک رہا تھا اور ساتھ ہی چیخ چیخ کر رہا تھا لیکن ٹائیگر نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا۔ پروفیسر نے میز پر موجود ایک سرنج اٹھائی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بندر کے کولہے میں اتار دی۔

"اوہ۔ مجھے راستے میں خیال آ رہا تھا کہ سی سی ایم تو آپ کے پاس موجود نہ ہو گا لیکن شکر ہے موجود ہے"---- ٹائیگر نے کہا۔

"بس یہ اتفاق ہی ہے۔ میرا وہ دوست جس سے میں ملنے گیا تھا اس کے پاس یہ تھا میں یہ لے آیا کہ شاید کبھی تجربہ میں کام آ جائے"---- پروفیسر نے انجکشن لگاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سرنج میں موجود محلول کی مخصوص تعداد انجکٹ کر کے پروفیسر نے سوئی باہر نکالی اور پھر اس سوئی پر کیپ چڑھا کر انہوں نے سرنج واپس میز پر رکھ دی۔ چند لمحوں بعد بندر کا نچلا دھڑ بے حس و

حرکت ہوتا چلا گیا البتہ اس کا اوپر والا دھڑ ٹھیک تھا۔

"اس کے دونوں ہاتھ رسی سے باندھ دو"---- پروفیسر نے کہا اور ایک دراز سے رسی نکال کر ٹائیگر کو دے دی تو ٹائیگر نے رسی لے کر بندر کے دونوں ہاتھ باندھ دیئے۔

"اب اسے اٹھا کر ادھر لے آؤ تاکہ اس پر فار کوٹ ریز کا تجربہ کیا جا سکے"---- پروفیسر نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف اشارہ کیا جس پر ایک عجیب سی ساخت کا لیمپ موجود تھا اس لیمپ پر ایسا شیشہ لگا ہوا تھا جیسے مکھیوں کا چھتہ ہو۔ ٹائیگر نے میز پر بندر کو لٹا دیا۔ پروفیسر نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑی سی بوتل نکالی اس میں سبز رنگ کا محلول تھا انہوں نے بوتل میز پر رکھی اور پھر دراز سے ایک سرنج نکال کر اسے کھولا اور پھر بوتل کا ڈھکن کھول کر انہوں نے تھوڑا سا محلول سرنج میں بھرا اور پھر بوتل کا ڈھکن لگا کر اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ سرنج پر انہوں نے سوئی لگا دی تھی واپس آ کر انہوں نے سرنج اٹھائی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر انہوں نے اسے بندر کے بازو میں اتار دیا اور پھر آہستہ آہستہ سرنج میں موجود محلول انجکٹ کرنے لگے۔ جیسے جیسے محلول انجکٹ ہو رہا تھا بندر کا جسم ڈھیلا پڑتا جا رہا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

"یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے"---- ٹائیگر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب یہ ایک گھنٹے تک بے ہوش رہے گا لیکن اس ایک

گھنٹے میں فارکوٹ ریز کے اثرات اس پر کوئی اثر نہ کریں گے"۔ پروفیسر نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ محلول انجکٹ کر کے پروفیسر صاحب نے سرنج ایک ٹوکری میں رکھ دی۔

"اب کتنی دیر بعد آپ ریز استعمال کریں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"دس منٹ بعد تاکہ محلول پوری طرح اثر کر لے"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور پھر وہ ایک اور الماری کی طرف بڑھ گئے انہوں نے الماری میں سے دو گہرے سبز رنگ کے شیشوں ولی عینکیں نکالیں اور ایک عینک انہوں نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لو۔ اسے پہن لو۔ فارکوٹ ریز آنکھوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے اس لئے یہ عینک ان کے استعمال کے دوران ضروری ہوتی ہے"۔ پروفیسر نے کہا اور دوسری عینک انہوں نے اپنی آنکھوں پر لگالی۔ ٹائیگر نے بھی عینک پہن لی لیکن اب اسے کمرہ گہرے سبز رنگ میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا تھا۔ دس منٹ بعد پروفیسر صاحب نے اس لیمپ کے سرے کو جو مکھیوں کے چھتے جیسا تھا بندر کے نچلے دھڑ پر ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر خاموش کھڑا ہوا تھا جب وہ اسے ایڈ جسٹ کر چکے تو انہوں نے لیمپ کے نچلے گول اور ابھرے ہوئے حصے پر لگے ہوئے ایک میٹر کے نیچے موجود ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ میٹر پر موجود سوئی نے حرکت کی اور جب وہ ایک ہندسہ آگے بڑھی تو پروفیسر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ تو اپنا خاص فضل کر دے"۔ پروفیسر

نے باقاعدہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار آمین نکلا۔ پروفیسر نے ہاتھ بڑھا کر میٹر کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو لیمپ کے سرے سے نارنجی رنگ کی تیز شعاعیں نکل کر بندر کے جسم پر پڑنے لگیں۔ پروفیسر آہستہ آہستہ لیمپ کو ساتھ ساتھ ایڈ جسٹ کرنے لگے پھر اچانک شعاعیں نکلنا بند ہو گئیں تو پروفیسر نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر عینک اتار دی۔ ٹائیگر نے بھی عینک اتار دی۔

"اب کس طرح پتہ چلے گا کہ تجربہ کامیاب ہوا ہے یا نہیں"۔ ٹائیگر نے کسی بچے کی طرح بے چین ہو کر پوچھا تو پروفیسر صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ایک گھنٹے بعد۔ آؤ"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ پھر وہ واپس اسی سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

"پروفیسر صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ فارکوٹ ریز تحریک ضرور پیدا کریں گی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بے چینی سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ تجربہ ہے۔ اس لئے کوئی حتمی رائے بھی نہیں دی جا سکتی۔ میرا خیال ہے کہ تحریک پیدا ہو گی۔ ہو سکتا ہے نہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارا کام صرف سوچنا اور پھر اس پر تجربہ کرنا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے عالمانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پروفیسر صاحب شاید زیادہ چائے

پینے کے عادی تھی اس لئے انہوں نے اعظم کو بلا کر دوبارہ چائے کا کہہ دیا۔ لیکن ٹائیگر نے معذرت کر لی تو پروفیسر صاحب نے اس کے لئے جوس اور اپنے لئے چائے کا کہہ دیا اور پھر ایک گھنٹہ گزارنا ٹائیگر کے لئے قیامت بن گیا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا لیکن اسے گھڑی کی سوئیاں ویسی کی ویسی ہی انہی ہندسوں پر کھڑی نظر آتی تھیں۔ پھر وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا شروع کر دیتا۔ بہرحال خدا خدا کر کے ایک گھنٹہ گزرا تو وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں پروفیسر کے ساتھ دوبارہ تہہ خانے میں گیا جہاں بندر اسی طرح میز پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ پروفیسر نے ایک الماری سے ایک بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹا کر انہوں نے بوتل کا دہانہ بندر کی ناک سے لگا دیا اور پھر بوتل ہٹا کر اس کا ڈھکن بند کر کے اسے سائیڈ میز پر رکھ دیا۔

"ابھی چند لمحوں بعد یہ ہوش میں آ جائے گا اور پھر فیصلہ ہو جائے گا کہ تجربے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر فاضل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اس کی نظریں بندر پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد بندر کے اوپر والے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ لیکن یہ دیکھ کر ٹائیگر کا دل ڈوب گیا کہ بندر کا نچلا دھڑ ویسے ہی بے حس و حرکت تھا اس میں معمولی سی حرکت بھی نہ تھی۔

"بظاہر تو تجربہ ناکام ہو گیا ہے لیکن مزید چیکنگ ضروری

ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور پھر اس نے ایک نشتر اٹھایا اور بندر کے نچلے دھڑ کو جگہ جگہ سے کاٹنا شروع کر دیا لیکن بندر کا نچلا جسم ویسے ہی بے و حرکت رہا۔

"سوری بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ میرا آئیڈیا غلط ثابت ہوا ہے۔ فارکوٹ ریز بھی سی سی ایم کے منجمد کئے ہوئے اعصاب میں کوئی معمولی سی تحریک بھی پیدا نہیں کر سکیں"۔۔۔۔ آخر کار پروفیسر نے خون آلودہ نشتر ایک طرف رکھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر صاحب۔ آپ نے بہرحال تجربہ کیا ہے۔ باقی تو وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ اب مجھے اجازت دیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ٹائیگر کو چھوڑنے پورچ تک آئے اور ٹائیگر انہیں سلام کر کے کار لے کر ان کی رہائش گاہ سے باہر آ گیا اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور اس کی حالت انتہائی خستہ ہو رہی تھی لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہ سیدھا اپنے ہوٹل پہنچا اور پھر کمرے میں جا کر بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل یہ سوچ سوچ کر دھماکے ہو رہے تھے کہ عمران جیسی شخصیت کو جب وہ معذوری کی حالت میں دیکھے گا تو اس کی کیا حالت ہو گی۔ لیکن ظاہر ہے قدرت سے کون لڑ سکتا تھا۔ وہ بھی مجبور تھا۔

خصوصی طور پر چارٹرڈ کئے گئے جہاز میں عمران کے ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جوزف اور جوانا بھی ان کے ساتھ تھے۔ انہیں پرواز کرتے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے اور اب وہ پاکیشیا پہنچنے کے قریب تھے۔ سارے راستے ماحول پر سوگواریت طاری رہی تھی۔ گو عمران نے مسلسل شگفتہ باتیں کر کے اس سوگواریت کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یوں لگتا تھا جیسے وہ سب ہنسنا بھول چکے ہوں۔

"تمہاری حالت دیکھ کر تو مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے معذور میں نہیں تم لوگ ہوئے ہو۔ اب زندگی اسی کا نام ہے۔ اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں"---- عمران نے کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہتے رہو عمران۔ لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے دل ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ ہم تمہارے جیسا دل کہاں سے لائیں"۔ جولیا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"تم میرے جیسے دل کی بات کر رہی ہو۔ جب کہ میرے پاس تو سرے سے دل ہی نہیں ہے۔ نجانے کب کا ظالم بھٹک کر کسی کے پاس پہنچ چکا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہتر ہے تم خاموش رہو"---- جولیا نے بجائے مسکرانے کے بے اختیار چلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو جولیا۔ کوئی آدمی کبھی ناگزیر نہیں ہوتا۔ یہ تو معذوری ہے میں کسی بھی لمحے ہلاک ہو سکتا ہوں یا مر بھی سکتا ہوں۔ کسی آدمی کے مر جانے سے اس دنیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس سے جتنا کام لینا ہوتا ہے وہ لے لیتا ہے اور بس۔ اس لئے اس طرح منہ لٹکانے اور افسردہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس میں کسی کا کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جائے گی۔ مجھے تو خوشی ہے کہ میرے ساتھی ابھی زندہ ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس ابھی زندہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں بھی ابھی زندہ ہوں اور از خود حرکت نہیں کر سکتا۔ تم لوگوں کو حرکت میں تو لا سکتا ہوں"---- عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب وہ وقت آئے گا دیکھا جائے گا۔ ابھی ہمیں کچھ نہ کہو"۔ جولیا نے جواب دیا اور عمران تنویر کی طرف مڑ گیا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔ تم تو عملی آدمی ہو"---- عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں عملی آدمی ضرور ہوں لیکن میرے اندر دل اور کھوپڑی میں دماغ بھی ہے۔ میں چاہے تم سے لاکھ لڑتا رہوں لیکن اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ جو کچھ تم ہو' وہ کوئی اور کبھی نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو عمران اس کے خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی روحانی امداد حاصل کریں"۔۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"میری روح تو معذور نہیں ہوئی۔ جو میں روحانی امداد لوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"نیک لوگوں کی دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر کرم ہوتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت برحق ہے ورنہ تو دنیا میں کوئی معذور نظر نہ آتا۔ بہرحال میں پھر بھی ناامید نہیں ہوں"۔ عمران نے کہا اور پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ پائلٹ نے پاکیشیا دارالحکومت کے رن وے پر طیارے کی لینڈنگ کا اعلان کر دیا اور سب سنبھل کر بیٹھ گئے اور انہوں نے بیلٹس باندھنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد طیارہ لینڈ کر گیا اور کچھ دیر بعد وہ سب عمران سمیت نیچے اتر چکے تھے۔ عمران خصوصی وہیل چیئر پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس وہیل چیئر سمیت وہ خصوصی ویگن میں بیٹھا اور پھر انہیں ایک طرف بنے ہوئے پبلک لاؤنج میں لایا گیا۔ ضروری مراحل

سے گزرنے کے بعد جب وہ ایئرپورٹ کے پبلک ہال میں پہنچے تو وہاں سیکرٹ سروس کے باقی ارکان ٹائیگر سمیت موجود تھے۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ آج مجھے اپنی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہوا ہے۔ یہاں تو سب پہنچے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب نے عمران کی تیمارداری کی اور اس کی معذوری پر افسوس کا اظہار کیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کہاں جائیں گے۔ فلیٹ پر یا رانا ہاؤس میں"۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"سلیمان نے ایئرپورٹ پر نظر نہیں آرہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس تک یہ خبر نہیں پہنچی اور اس تک نہیں پہنچی تو اماں بی اور ڈیڈی تک یہ خبر نہیں پہنچی اور میرے لئے سب سے بڑا مرحلہ اماں بی اور ڈیڈی کا اس حالت میں سامنا کرنا ہے۔ اس لئے فی الحال رانا ہاؤس میں جاؤں گا تاکہ وہاں رہ کر میں اماں بی اور ڈیڈی کو صبر اور برداشت کرنے کے لئے کسی طرح تیار کر سکوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران سمیت رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ جولیا نے وہاں چیف کو اپنی آمد سے مطلع کیا تو چیف نے ان سب کو اپنے اپنے فلیٹ پر جانے کے احکامات دے دیئے اور پھر ایک ایک کر کے سب دوبارہ آنے کا کہہ کر رانا ہاؤس سے چلے گئے۔ البتہ جوزف اور جوانا تو ظاہر ہے وہیں رہتے تھے اور ٹائیگر وہیں رہ گیا تھا۔ اس نے نہ ہی جانے کے لئے اجازت مانگی تھی اور نہ ہی

عمران نے اسے جانے کے لئے کہا تھا۔

"ٹائیگر۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم جا کر ڈیڈی سے ملو اور انہیں اس طرح میری معذوری کے بارے میں بتاؤ کہ وہ اس صدمے کو برداشت کر جائیں"---- عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب۔ سر عبدالرحمٰن تو مرد ہیں اور پھر وہ مزاج کے بھی سخت ہیں۔ وہ تو بہرحال اسے برداشت کر ہی جائیں گے۔ مسئلہ تو آپ کی اماں بی کا ہے۔ مجھے تو ہول آ رہا ہے کہ جب انہیں آپ کے بارے میں علم ہو گا تو ان کا کیا حال ہو گا"---- ٹائیگر نے آہستہ سے کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ڈیڈی سے بات کرو۔ ڈیڈی ہی اماں بی کو سنبھال لیں گے"---- عمران نے کہا۔

"باس آپ جیسے حکم دیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا۔ ورنہ پروفیسر فاضل کا نظریہ تو درست تھا۔ مجھے سو فیصد امید تھی کہ کام بن جائے گا لیکن"---- ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"پروفیسر فاضل نے کوشش کی تھی۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیسی کوشش۔ کون ہیں یہ پروفیسر فاضل"---- عمران نے چونک کر پوچھا تو ٹائیگر نے ہوٹل میں صدیقی اور دوسرے ساتھیوں سے ملاقات سے لے کر پروفیسر فاضل کے کار سے ٹکرانے اور پھر ان کی رہائش گاہ پر جانے سے لے کر ان کے تجربے کی ناکامی کی ساری تفصیل بتا دی۔

"فارکوٹ ریز۔ اوہ۔ اوہ۔ فارکوٹ ریز سے اعصاب میں تحریک۔

کیا واقعی پروفیسر نے ایسا محلول تیار کیا ہوا ہے جو فارکوٹ ریز کے مضر اثرات سے انسانی جسم کو بچا لیتا ہے"---- عمران نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بلکہ اس محلول کا تجربہ تو کامیاب تھا لیکن"---- ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے فوراً پروفیسر صاحب کے پاس لے چلو۔ ابھی اور اسی وقت۔ جلدی کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"---- عمران نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن پروفیسر فاضل کا تجربہ تو ناکام ہو گیا ہے"---- ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے ان سے ملواؤ۔ فارکوٹ ریز کو بڑی طاقتور ریز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ پروفیسر صاحب سے ملنے کے بعد ہی ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پروفیسر صاحب سے بات کر لیتا ہوں بلکہ اگر آپ چاہیں تو آپ ان سے فون پر بات کر لیں"---- ٹائیگر نے کہا۔

"تم ان سے صرف اجازت لو۔ بات چیت زبانی ہو گی۔ فون پر نہیں ہو سکتی"---- عمران نے کہا۔

"پھر اجازت کیا لینی ہے۔ وہ انتہائی شفیق بزرگ ہیں انہوں نے انکار تو نہیں کرنا۔ براہ راست وہیں چلے چلتے ہیں"---- ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مہذب انداز یہی ہے کہ پہلے ان سے اجازت لی جائے"—— عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"—— رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر فاضل کی رہائش گاہ کا نمبر چاہئے"—— ٹائیگر نے کہا تو چند لمحے ٹھہر کر دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا ٹائیگر نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا لیا جب ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی اعظم بول رہا ہوں"—— رابطہ قائم ہوتے ہی پروفیسر فاضل کے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"اعظم میں عبدالعلی بول رہا ہوں پروفیسر صاحب کا شاگرد جو بندر اور خرگوش لایا تھا"—— ٹائیگر نے اپنی شناخت کراتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ میں پہچان گیا ہوں آپ کو۔ فرمایئے"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پروفیسر صاحب سے بات کراؤ۔ انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جی اچھا۔ ہولڈ کریں"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پروفیسر فاضل بول رہا ہوں"—— چند لمحوں بعد پروفیسر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پروفیسر صاحب۔ میں عبدالعلی بول رہا ہوں۔ میرے باس علی عمران صاحب پاکیشیا پہنچ گئے ہیں۔ میں نے ان سے آپ کے تجربے کی بات کی ہے تو وہ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں لے کر آپ کی رہائش گاہ پر حاضر ہو جاؤں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ اس تجربے کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہوں گے لیکن تم نے انہیں بتایا نہیں کہ تجربہ تو ناکام ہو گیا ہے"—— پروفیسر نے کہا۔

"میں نے انہیں بتایا ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ فارکوٹ ریز کی طاقت بڑھائی جا سکتی ہے۔ وہ اس سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں"—— ٹائیگر نے کہا۔

"فارکوٹ ریز کی طاقت بڑھائی جا سکتی ہے لیکن پھر تو میرا محلول مقابلہ نہ کر سکے گا"—— پروفیسر نے کہا۔

"وہ خود آپ سے اس سلسلے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ پلیز پروفیسر صاحب"—— ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں ان سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں تو خود ان سے ملنے کا شائق ہوں تم انہیں لے کر فوراً آ جاؤ۔ میں ان کا خوشدلی سے استقبال کروں گا"—— پروفیسر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ بیحد شکریہ۔ ہم حاضر ہو رہے ہیں"—— ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”چلئے باس۔ انہوں نے اجازت دے دی ہے“۔۔۔۔ ٹائیگر نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”جوزف کو بلاؤ“۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران خود ہی وہیل چیئر چلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یس باس“۔۔۔۔ برآمدے میں پہنچ کر جوزف نے عمران سے کہا۔

”جوزف بڑی ویگن گیراج سے نکالو اور مجھے وہیل چیئر سمیت اس میں سوار کرا دو میں ٹائیگر کے ساتھ اس کے استاد سے ملنے جا رہا ہوں۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس ملاقات کے بعد ضرور اللہ تعالیٰ فضل کرے گا“۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یس باس“۔۔۔۔ جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ ٹائیگر عمران کی وہیل چیئر کے پیچھے آ کر اسے دھکیلتا ہوا پورچ میں لے آیا۔ وہاں جوانا بھی موجود تھا۔

”مجھے جوزف نے بتایا ہے ماسٹر۔ میں بھی ساتھ چلوں“۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہیں رہو ہو سکتا ہے کہ چیف کا فون آ جائے تو تم انہیں بتا دینا کہ میں ٹائیگر کے استاد پروفیسر فاضل کے پاس گیا ہوں“۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اور سنو۔ اگر ڈیڈی یا اماں بی یا سلیمان کا فون آئے تو انہیں میری حالت کے متعلق ابھی کچھ نہ بتانا“۔۔۔۔ عمران نے جوانا کو مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”یس ماسٹر“۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف ایک بڑی سی ویگن چلاتا ہوا اسے پورچ میں لے آیا اور پھر جوزف اور جوانا دونوں نے مل کر عمران کو وہیل چیئر سمیت ویگن میں سوار کرایا۔ ٹائیگر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی جبکہ جوزف عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن رانا ہاؤس سے نکل کر اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں پروفیسر فاضل کی رہائش گاہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد ویگن کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور ٹائیگر نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور اعظم باہر آ گیا۔

”پھاٹک کھولو اعظم ویگن اندر لے جانی ہے“۔۔۔۔ ٹائیگر نے اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی صاحب“۔۔۔۔ اعظم نے سلام کرتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر ویگن اندر لے گیا پورچ کے باہر ہی اس نے اسے روکا اور پھر جوزف اور ٹائیگر ویگن سے نیچے اترے اور انہوں نے مل کر عمران کی وہیل چیئر ویگن سے نیچے اتاری۔ اسی لمحے پروفیسر فاضل بھی شاید ویگن کی آواز سن کر باہر برآمدے میں آ گئے تھے۔ ٹائیگر نے آگے

بڑھ کر انہیں سلام کیا۔ پروفیسر صاحب نے سلام کا جواب دیا اور عمران کی طرف بڑھ آئے۔ سلام دعا کے بعد وہ انہیں سٹنگ روم میں ساتھ لے آئے۔ وہیل چیئر جوزف دھکیلتا ہوا لے آیا تھا۔

"جوزف تم باہر ویگن کے پاس ٹھہرو"---- عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"---- جوزف نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"تم سے مل کر مجھے اب احساس ہو رہا ہے عمران بیٹے کہ میرا شاگرد عبدالعلی کیوں تمہارے لئے اس قدر بے چین تھا۔ ویسے میں نے اپنی سی کوشش کر لی ہے لیکن شاید اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا ویسے عبدالعلی نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے فارکوٹ ریز کو طاقتور کرنے کی بات کی ہے تو میں نے عبدالعلی کو بھی بتایا تھا اور تمہیں بھی بتا رہا ہوں کہ میں نے جو محلول تیار کیا ہے وہ فارکوٹ ریز کی ایک حد تک طاقت پر تو کام کرتا ہے اس سے زیادہ پر نہیں کرتا اور ویسے بھی ریز جس قدر بھی طاقتور ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بنیادی آئیڈیا تو بہرحال وہی رہے گا"---- پروفیسر فاضل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ آپ نے فارکوٹ ریز کے مضر اثرات دور کرنے کے لئے جو محلول تیار کیا ہے اس کا بنیادی جزو میرے خیال کے مطابق آسوسیم ہی ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ بالکل یہی ہے۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ یہ

محلول تو میں نے چار سال کی لگاتار محنت اور تجربے سے تیار کیا ہے اور ابھی میرے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے"---- پروفیسر فاضل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر نے جب مجھے بتایا تو میں سمجھ گیا کہ اس محلول میں کیا جزو ہو سکتا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر نے۔ ٹائیگر کون"---- پروفیسر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے شاگرد عبدالعلی کو ہم پیار سے ٹائیگر کہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پروفیسر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ عجیب نام ہے۔ بہرحال یہ تو تمہاری بے پناہ ذہانت ہے کہ تم صرف محلول کی خصوصیات سن کر اس کے اہم جز کو سمجھ گئے۔ تمہاری اسی بات نے تو تمہاری قدر میرے دل میں اور بڑھا دی ہے کہ تم سائنس پڑھے ہوئے ہو"---- پروفیسر نے کہا۔

"کچھ زیادہ تو نہیں۔ البتہ سائنس کا طالب علم ضرور ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ عمران صاحب ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہیں"۔ ٹائیگر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو پروفیسر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈی ایس سی۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم سائنس کے ڈاکٹر ہوئے"---- پروفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں پروفیسر صاحب۔ میں صرف طالب علم ہوں۔ علم کا کوئی بھی شعبہ ہو۔ مہارت کا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں بہرحال اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھتا ہوں۔ میری یہ حالت بھی اس سائنس کی وجہ سے ہوئی ہے مخالف مجھ سے ایک فارمولے میں پیش آنے والی سائنسی الجھن دور کرانا چاہتے تھے ان کے خیال کے مطابق میں ان کا کام کرنے کی بجائے ان کی قید سے نکل بھی سکتا تھا اس لئے انہوں نے میرے نچلے دھڑ میں سی سی ایم کا انجکشن لگا دیا۔ آپ استاد ہیں اور میرے دل میں ہمیشہ استادوں کی بے حد قدر رہی ہے آپ صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے بندر پر تجربہ کے لئے فارکوٹ ریز کی کس طاقت کو آزمایا تھا"---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھری ایکس"---- پروفیسر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے تیار کردہ محلول میں آپ نے آسوسیم کی الیون ایکس طاقت استعمال کی ہے"---- عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل یہی طاقت۔ لیکن کیا تم فارکوٹ ریز کے بارے میں جانتے ہو"---- پروفیسر نے کہا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح۔ بہرحال آپ کی یہ محلول والی ایجاد واقعی قابل قدر ہے اس طرف کسی کا ذہن نہیں گیا لیکن پروفیسر صاحب۔ اگر آسوسیم کے ساتھ پریاکسم کی آدھی مقدار شامل کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ محلول فارکوٹ ریز کی ایٹ ایکس طاقت کے مضر اثرات بھی روک سکتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"پریاکسم"---- پروفیسر نے آنکھیں بند کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں بالکل۔ ویری گڈ۔ میرا تو ذہن ہی اس طرف نہیں گیا تھا۔ بالکل تم نے درست بات کی ہے لیکن فارکوٹ ریز کی ایٹ ایکس طاقت تو تمہارے اعصاب کو ویسے ہی پھاڑ کر رکھ دے گی"۔ پروفیسر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اگر فارکوٹ ریز کے ساتھ کاسم ریز کو شامل کر لیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ پھر ایسا نہیں ہو گا اور سی سی ایم کا زور بھی توڑا جا سکتا ہے۔ فارکوٹ ریز کے بارے میں میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا لیکن اس کے مضر اثرات کی وجہ سے میں نے اس کا خیال چھوڑ دیا تھا لیکن ٹائیگر نے جب بتایا کہ آپ نے ایسا محلول دریافت کیا ہے جو اس کے مضر اثرات کو روک سکتا ہے تو میرے ذہن میں فوراً یہ ساری باتیں آ گئیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید پیدا ہو گئی کہ سی سی ایم کا توڑ تلاش کیا جا سکتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ تم تو حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ایک منٹ۔ مجھے سوچنے دو۔ ایک منٹ"---- پروفیسر نے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ ان کا چہرہ مسلسل رنگ بدل رہا تھا۔

"ہاں ہاں۔ واقعی۔ بالکل۔ ایسا ممکن ہے۔ بالکل ایسا ممکن ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہت خوب۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے یہ تو دنیائے

سائنس کی انتہائی حیرت انگیز کارروائی ہو گی۔ ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ اس کا تجربہ کیا جانا چاہئے"۔---- پروفیسر نے یکلخت آنکھیں کھول کر تقریباً چیختے ہوئے کہا ان کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور عام طور پر دھندلی نظر آنے والی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ چمک ابھر آئی۔

"اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر بسم اللہ کیجئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ فضل و کرم کرے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم عظیم ہو عمران۔ تم واقعی عظیم ذہن کے مالک ہو۔ انتہائی عظیم ذہن کے۔ خدایا ایسے عظیم ذہن کے مالک پر مہربانی کر دے"۔ پروفیسر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"دوسرا بندر موجود ہے۔ میں اس پر تجربہ کرتا ہوں"---- پروفیسر نے کہا۔

"نہیں پروفیسر صاحب۔ یہ تجربہ براہ راست مجھ پر ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تجربہ ناکام بھی ہو سکتا ہے اور اس قدر طاقتور ریز کے تجربہ کی ناکامی تمہاری موت کی صورت میں بھی نکل سکتی ہے"۔ پروفیسر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ ویسے موت زندگی اس کے ہاتھ میں ہے پروفیسر صاحب۔ آپ مجھ پر ہی تجربہ کریں"---- عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"لیکن اگر بندر پر ہو جائے تو کیا حرج ہے"---- پروفیسر نے کہا۔

"بندر کے جسمانی خلیات اور انسان کے جسمانی خلیات میں بے حد فرق ہے یہی وجہ ہے کہ میں ڈارون کی اس تھیوری پر یقین نہیں رکھتا کہ انسان کا مورث اعلیٰ بندر تھا"---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ آؤ"---- پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں پروفیسر نے لیبارٹری بنائی ہوئی تھی۔ پروفیسر اپنے کام میں مصروف ہو گیا وہ ساتھ ساتھ عمران سے مشورہ بھی کرتا جا رہا تھا جبکہ ٹائیگر ایک طرف خاموش کھڑا تھا البتہ وہ دل ہی دل میں مسلسل اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

"عبدالعلی عمران صاحب کو اس میز پر لٹا دو"---- پروفیسر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کو وہیل چیئر سے اٹھا کر اپنے کاندھوں پر لادا اور پھر اسے اس میز پر لٹا دیا جس کی طرف پروفیسر نے اشارہ کیا تھا پروفیسر نے اپنا تیار کردہ محلول عمران کے بازو میں انجکٹ کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا پورا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ وہ محلول کے اثر سے بے ہوش ہو چکا

تھا۔

"اب اس کی پتلون اتار دو"---- پروفیسر نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پروفیسر کے حکم کی تعمیل کی۔ اب عمران صرف زیر جامہ میں میز پر لیٹا ہوا تھا پروفیسر نے گھڑی دیکھی اور پھر لیمپ اٹھا کر اس نے اس کے میٹر کو ایڈ جسٹ کیا۔

"وہ دوسری ریز جو باس نے بتائی تھی وہ شامل ہیں ان کے ساتھ"---- ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"---- پروفیسر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہ لیمپ اس میز پر رکھا جس پر عمران لیٹا ہوا تھا اور الماری کی طرف مڑ گئے۔ انہوں نے الماری میں سے پہلے کی طرف دو عینکیں نکالیں اور پھر ایک عینک ٹائیگر کی طرف بڑھا دی اور دوسری عینک انہوں نے خود پہن لی اور پھر انہوں نے لیمپ کی مکھیوں کے چھتے جیسے شیڈ کو عمران کی ٹانگوں کی طرف ایڈ جسٹ کیا اور اس کا بٹن دبا دیا۔ شیڈ میں سے اس بار نارنجی رنگ کی لہریں سی نکلیں اور عمران کی ٹانگوں پر پڑنے لگیں۔ پروفیسر صاحب مسلسل ریز کو عمران کی دنوں ٹانگوں پر کولہے سے لے کر پیروں تک ڈالتے رہے پھر اچانک ریز نکلنا بند ہو گئیں تو پروفیسر صاحب نے ایک طویل سانس لیا۔ لیمپ کو واپس اس پہلی میز پر لے جا کر رکھ دیا جس پر وہ پہلے موجود تھا اور پھر عینک اتار دی۔ ٹائیگر نے بھی عینک اتار دی۔

"انسان کے بس میں جو کچھ تھا وہ کر دیا گیا ہے۔ اب نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آؤ"---- پروفیسر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ٹائیگر نے میز پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران پر ایک نظر ڈالی اور پروفیسر صاحب کے پیچھے چلتا ہوا سٹنگ روم میں آ گیا۔

"تمہارے لئے جوس منگواؤں یا چائے پیؤ گے"---- پروفیسر نے کہا۔

"جو مرضی آئے منگوا لیں سر۔ باہر جوزف بھی موجود ہے اسے بھی بھجوا دیں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا تجربہ کامیاب رہے گا"---- ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ اس بار مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم سے بہت امید ہے"---- پروفیسر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ پروفیسر صاحب نے اعظم کو بلا کر جوس لانے کے لئے کہا اور ساتھ ہی باہر موجود جوزف کو بھی جوس دینے کی ہدایت کر دی۔ اس بار ٹائیگر کے لئے ایک گھنٹہ گزارنا پہلے سے بھی زیادہ کٹھن ثابت ہوا لیکن ظاہر ہے اسے بہرحال یہ وقت گزارنا تھا۔

"ایک گھنٹہ ہو گیا ہے پروفیسر صاحب"---- ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ"---- پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چند لمحوں بعد تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں عمران اسی طرح میز پر بے ہوش لیٹا ہوا تھا۔

"اسے پتلون پہنا دو"---- پروفیسر نے اس الماری کی طرف

بڑھتے ہوئے کہا جس میں محلول کا اثر ختم کرنے والی بوتل موجود تھی اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عمران کی پتلون اٹھائی اور اس نے اسے پہنانا شروع کر دی۔ پتلون پہنا کر اس نے بیلٹ لگائی اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ پروفیسر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے ایک طرف میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے اوپر والے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے اس کی نظریں عمران کے نچلے دھڑ پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ دھڑ اسی طرح بے حس و حرکت تھا پروفیسر کے ہونٹ بھی بھینچے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"کیا ہوا۔ کیا تجربہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ تم کیا محسوس کر رہے ہو"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"فی الحال تو میری ٹانگیں ویسے ہی بے حس و حرکت ہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ پروفیسر کے چہرے پر بھی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے ایک نظر ان دونوں کے چہروں کو دیکھا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیا ہوا۔ آپ لوگ اس طرح مایوس کیوں ہو گئے ہیں"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا کریں۔ کوئی امید ہی نظر نہیں آ رہی"۔۔۔۔ پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئی تھیں۔

"پروفیسر صاحب۔ ٹائیگر کی بات دوسری ہے لیکن آپ تو فارکوٹ ریز کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ بظاہر تو واقعی تجربہ ناکام نظر آ رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی اس تجربے کے مکمل ہونے میں ایک سٹیپ رہ گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو پروفیسر چونک پڑے۔ ٹائیگر بھی گردن موڑ کر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"کون سا سٹیپ"۔۔۔۔ پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے کاسم ریز کو فارکوٹ ریز کے ساتھ شامل کیا ہے اور کاسم ریز نے فارکوٹ ریز کی طاقت کو سنبھال لیا ہے لیکن آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ کاسم ریز کے اثرات جب تک جسم میں موجود ہیں اس وقت تک فارکوٹ ریز کے اثرات اپنی قوت سے کام نہیں کر سکتے۔ کاسم ریز جہاں فارکوٹ ریز کی طاقت کو بڑھاتی ہے وہاں انہیں منجمد بھی کر دیتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ اس دوران تو فارکوٹ ریز کو اپنا کام کر دینا چاہئے تھا"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"ایک گھنٹے میں یہ ریز اعصاب کے اندرونی خلیات تک پہنچ جاتی ہیں اور اکیلی فارکوٹ ریز تو یقیناً کام کر چکی ہوتیں لیکن ان کے ساتھ

کاسم ریز بھی ہیں"—— عمران نے کہا۔

"تو پھر کس طرح ہو گا۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"۔ پروفیسر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی پین کلر انجکشن آپ کے پاس تو ہو گا وہ لگا دیں وہ فوری کام کرے گا۔ ورنہ ٹائیگر سے کہیں وہ جا کر بازار سے خرید لائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس میڈیکل باکس ہے۔ اس میں موجود ہے لیکن"۔ پروفیسر نے کہا۔

"اگر ہے تو لگا دیں۔ پھر صحیح نتیجہ سامنے آئے گا"—— عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی لوہے کی بڑی سے الماری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے الماری کھولی اور اس کے سب سے نچلے بڑے خانے میں موجود میڈیکل باکس کو باہر نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک سرنج نکالی جو بھری ہوئی تھی لیکن سوئی پر کیپ چڑھا ہوا تھا۔

"میرے پاس یہ ہے"—— پروفیسر صاحب نے سرنج لا کر عمران کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے میرے کولہے میں انجکٹ کر دیں"۔ عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب نے سوئی سے کیپ ہٹائی اور پھر پتلون پر سے ہی سوئی انہوں نے کولہے میں اتار دی اور سرنج میں موجود محلول آہستہ آہستہ انجکٹ کر دیا جب سرنج میں موجود تمام محلول جسم میں انجکٹ ہو

گیا تو انہوں نے سوئی واپس کھینچی اور خالی سرنج ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اچھال دی۔

"صرف دس منٹ لگیں گے۔ پھر نتیجہ سامنے آ جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی دس منٹ بھی پوری طرح نہ گزرے تھے کہ اچانک عمران کی دونوں ٹانگیں اس بری طرح خود بخود ہلنے لگیں جیسے انہیں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو یا ان میں رعشہ کی بیماری کا خوفناک حملہ ہو گیا ہو۔ عمران کا چہرہ بے پناہ تکلیف سے بگڑ سا گیا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ تکلیف لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی پھر اچانک عمران کا پورا جسم پسینے سے بھیگتا چلا گیا حتیٰ کہ اس کی پتلون بھی بھیگ گئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ رعشہ کم ہونے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا۔ پھر یہ رعشہ بالکل ختم ہو گیا اور عمران نے اپنی دونوں ٹانگوں کو حرکت دی تو وہ بالکل اس طرح حرکت کرنے لگ گئیں جیسے وہ کبھی مفلوج ہی نہ ہوئی ہوں۔ عمران میز سے نیچے اترا۔ ایک بار تو وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ پروفیسر اور ٹائیگر دونوں سکتے کے سے عالم میں کھڑے ہوئے نظر آ رہے تھے کہ عمران اچانک فرش پر ہی سجدے میں گر گیا۔

"خدایا تو واقعی رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ صرف تیری رحمت ہے"۔ عمران کے منہ سے مسلسل نکل رہا تھا اور پھر ٹائیگر کو بھی جیسے ہوش آ

گیا وہ بھی بے اختیار وہیں فرش پر ہی سجدے میں گر گیا۔

"یا اللہ تو واقعی قادر مطلق ہے"—— پروفیسر صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا اور دوسرے لمحے انہوں نے بڑھاپے کے باوجود اس طرح رونا شروع کر دیا جیسے وہ بچے ہوں۔

"سی سی ایم کا توڑ مل گیا۔ سی سی ایم کا توڑ مل گیا۔ یا اللہ تو نے مجھے سرخرو کر دیا تیری رحمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں"۔ پروفیسر نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور عمران دونوں اٹھے تو پروفیسر صاحب بے اختیار آگے بڑھ کر عمران سے لپٹ گئے۔

"مبارک ہو بیٹے۔ مبارک ہو۔ تم واقعی عظیم ذہن کے مالک ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر آفت سے بچائے"—— پروفیسر صاحب نے کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ میں نہیں آپ عظیم ہیں۔ آپ نے میری خاطر جو کچھ کیا ہے میں اس کے لئے ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا"۔ عمران نے کہا تو پروفیسر نے اسے چھوڑا اور دوسرے لمحے وہ ٹائیگر سے بے اختیار چمٹ گیا۔

"تم۔ تم میرے شاگرد ہو۔ تم نے مجھے ایک موقع دیا ہے ایک عظیم دریافت کا۔ تمہارا شکریہ بیٹے"—— پروفیسر نے کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی اور صحت دے آپ پورے پاکیشیا کے محسن ہیں"—— ٹائیگر نے کہا اور پھر پروفیسر کے علیحدہ ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور عمران سے لپٹ گیا۔

"باس۔ باس اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ باس۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ آپ ٹھیک ہو گئے ہیں باس"—— ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے جیسے آنسوؤں کا دریا بہہ نکلا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جس نے تمہیں وسیلہ بنا دیا۔ اگر تم پروفیسر صاحب سے نہ ملتے تو یہ آئیڈیا شاید ہی میرے ذہن میں آتا"—— عمران نے اسے تھپکی دیتے ہوئے کہا پھر وہ ٹائیگر سے علیحدہ ہو کر دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔ ان تینوں کے چہرے اپنی اپنی جگہ مسرت سے تمتا رہے تھے عمران کمرے میں گھومنے لگا۔

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے صدیوں کے بعد چل رہا ہوں۔ خدایا تیرا شکر ہے"—— عمران نے کہا۔

"اب تم کیا محسوس کر رہے ہو۔ کوئی تکلیف۔ کوئی مسئلہ"۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں بالکل نارمل ہوں۔ بالکل نارمل۔ ویسے جب فارکوٹ ریز کا اثر شروع ہوا تو خدا کی پناہ۔ اس قدر خوفناک تکلیف میرے ریشے ریشے میں پھیلتی چلی گئی کہ بس اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے ہمت دی کہ میں اسے برداشت کر گیا بہرحال اس تکلیف کا انجام بہت خوشگوار ہے۔ بہت پر لطف اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں خوشی سے تمتاتے ہوئے چہروں

سمیت تہہ خانے سے باہر سٹنگ روم میں آ گئے۔

"آپ اس پر مقالہ تیار کریں پروفیسر صاحب۔ میں آپ کے اس مقالے کو بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں پیش کرنے کے انتظامات کراؤں گا۔ اس طرح نہ صرف آپ سائنس کی دنیا میں امر ہو جائیں گے بلکہ پاکیشیا کی بھی انتہائی عزت افزائی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اصل فارمولا اور اصل کام تو تم نے کیا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں پروفیسر صاحب۔ بنیاد آپ کا تیار کردہ وہ محلول بنا ہے اس محلول کے بغیر تو فارکوٹ ریز کے انسانی جسم پر استعمال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پروفیسر کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا اسی لمحے جوزف بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"گڈ گاڈ۔ باس آپ ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ وچ ڈاکٹر شمولی کی روح نے مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا"۔۔۔۔ جوزف نے عمران کے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں تم تو باہر تھے اور ٹائیگر بھی باہر نہیں گیا۔ یہیں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ مجھے عظیم وچ ڈاکٹر شمولی کی روح نے بتایا ہے۔ میں نے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ آپ کو ٹھیک کرنے میں مدد کرے اور اس نے میری درخواست قبول کر لی۔ گڈ گاڈ"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جوزف۔ تم لوگوں کی یہی محبت اور خلوص ہی میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوزف کا جسم مسرت کی شدت سے بالکل اسی طرح کانپنے لگا جیسے عمران کی ٹانگیں فارکوٹ ریز کے اثرات سے کانپی تھیں۔

"اب ہمیں اجازت دیں پروفیسر صاحب۔ پھر انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے پروفیسر سے کہا اور پھر پروفیسر سے اجازت لے کر وہ ویگن میں بیٹھ کر ان کی رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔

"سب سے پہلے ڈیڈی کی کوٹھی پر چلو۔ میں اماں بی کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تو کیا آپ اماں بی کو بتائیں گے کہ آپ معذور ہو گئے تھے"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ صرف اتنا بتاؤں گا کہ ایک دوا کی وجہ سے میں عارضی طور پر معذور ہو گیا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ میں اماں بی کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ مجھے رانا ہاؤس ڈراپ کر دیں تو میں جوانا کو بتاؤں کہ کس طرح وچ ڈاکٹر شمولی نے باس کو ٹھیک کر دیا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"تمہارے وچ ڈاکٹر شمولی نے صرف دعا کی ہو گی شفا دینا اللہ کا کام ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہوا ہو گا باس۔ اسی لئے تو میں گڈ گاڈ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ جوزف نے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"او کے۔ ٹائیگر جوزف کو رانا ہاؤس ڈراپ کر دو بلکہ ایسا کرو کہ پہلے رانا ہاؤس چلو تاکہ یہ ویگن بھی وہیں چھوڑ دیں اور وہاں سے کار لے لیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب ویگن رانا ہاؤس کے پورچ میں جا کر رکی اور عمران بجائے وہیل چیئر کے خود ہی ویگن سے اترا تو جوانا کا چہرہ مسرت کی شدت سے بے اختیار لرزنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تھینک گاڈ۔ ماسٹر آپ ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ کس قدر خوشی کا لمحہ ہے"۔۔۔۔ جوانا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جوانا۔ تمہارے ان پر خلوص جذبات کا بے حد شکریہ۔ یہ تم لوگوں کی پر خلوص دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سن لی ہیں"۔ عمران نے جوانا کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور جوانا کا مسرت سے تمتماتا ہوا چہرہ اور کھل اٹھا۔

"جوزف تم ویگن کو اس کے مخصوص گیراج میں کھڑی کر دو اور کار تیار کرو۔ میں چیف کو فون کر کے آ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں ایسی نظروں سے عمران کو اپنے قدموں پر چلتا ہوا دیکھ رہے تھے جیسے باپ اپنے بچے کو پہلی بار اپنے قدموں پر چلتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ عمران نے سٹنگ روم میں آ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ میری معذوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دور ہو گئی ہے اس لئے اب میں ایک بار پھر آپ سے چیک وصول کرنے کے قابل ہو گیا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے دور ہوئی ہے"۔۔۔۔ ایکسٹو کی اسی طرح جذبات سے عاری سرد آواز سنائی دی۔

"معذوری مونث تھی چیف۔ اس لئے میں نے جیسے ہی اسے شادی کا پیغام دیا وہ بھاگ گئی۔ کہہ رہی تھی کہ تم سے تو تمہارا چیف بہتر ہے جو میری اس طرح قدر کرتا ہے کہ دانش منزل سے باہر ہی نہیں جاتا۔ ایک تم ہو کہ مارے مارے پھر رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جوب دیا۔

"بہرحال میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"۔۔۔۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے اس پتھر کے منہ سے بھی مبارکباد کا لفظ نکلا"۔ عمران نے دروازے کے قریب آکر کہا جہاں جوانا کھڑا ہوا تھا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں ماسٹر"---- جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"چیف کی بات کر رہا ہوں۔ اس نے بھی مجھے مبارکباد دی ہے۔ گو دی تو بڑے سرد لہجے میں ہے لیکن بہرحال یہی غنیمت ہے کہ مبارکباد کا لفظ تو نکلا اس کے منہ سے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا اور عمران مسکراتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اماں بی سے ملنے کے بعد اپنے فلیٹ پر آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے جولیا کو فون کر کے اطلاع دے دینی ہے کہ عمران کی معذوری دور ہو گئی ہے اس لئے اب سارے ممبران نے اس کے فلیٹ پر دھاوا بول دینا ہے۔ سلیمان کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے سلیمان کو معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کس عذاب ناک دور سے گزر چکا ہے۔ سلیمان باورچی خانے میں مصروف تھا جبکہ عمران سٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ ذرا دیکھنا کس کی انگلی میں کھجلی اٹھی ہے"---- عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ایک تو آپ فلیٹ پر آ جائیں تو نجانے کہاں کہاں سے لوگ ٹپک پڑتے ہیں"---- سلیمان نے گیلری سے گزرتے ہوئے اونچی آواز میں جان بوجھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا تاکہ اس کی آواز عمران کے کانوں

تک پہنچ جائے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مبارک ہو سلیمان۔ تمہارا صاحب ٹھیک ہو گیا ہے"۔ دروازہ کھلتے ہی جولیا کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"صاحب ٹھیک ہو گئے۔ کیا مطلب۔ صاحب غلط کب تھے"۔ سلیمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارے صاحب ٹانگوں سے معذور ہو گئے تھے۔ تمہیں نہیں معلوم"-----صفدر کی آواز سنائی دی۔

"لاحول ولا قوۃ۔ یہ کیسا مذاق ہے صفدر صاحب۔ کم از کم آپ سے تو مجھے ایسے گھٹیا مذاق کی توقع نہیں تھی"----- سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بیچارے کو عمران نے بتایا ہی کچھ نہیں"----- جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر گیلری قدموں کی تیز آوازوں سے گونجنے لگی۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ پوری سیکرٹ سروس نے ہی جولیا کی کپتانی میں فلیٹ پر دھاوا بول دیا ہے۔

"سلیمان۔ فقیروں کو اندر کیوں آنے دیتے ہو۔ باہر سے ہی فارغ کر دیا کرو"----- عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اچھا تو اب ہم فقیر بن گئے ہیں"-----جولیا نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تم۔ ارے کیا مطلب۔ یہ پورا گینگ۔ ارے میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں"----- عمران نے اٹھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب مبارک ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہو گئے"----- صفدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے چل کر دکھاؤ۔ چلو شاباش چل کر دکھاؤ"----- جولیا نے کہا۔

"ارے ارے کیا مطلب۔ ابھی تم میری چال چیک کر رہی ہو پھر تم چلن چیک کرنا شروع کر دو گی۔ تم تنویر سے پوچھ لو مجھے یقین ہے کہ وہ میرے چال چلن کی گواہی ضرور دے گا"----- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں چل کر دکھاؤ۔ چلو"----- جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا۔ کس طرح چلوں۔ کیٹ واک کے انداز میں یا"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے واقعی کیٹ واک کے انداز میں چلنا شروع کر دیا۔ جس طرح فیشن شو میں ماڈل لڑکیاں چلتی ہیں اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے لیکن یہ کیسے ہوا۔ کس طرح ٹھیک ہوئے تم"-----جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بیچاری رقابت کی وجہ سے بھاگ گئی"----- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون بھاگ گئی۔ کیا مطلب"-----جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”معذوری۔ بس تمہارا نام لینا تھا کہ بھاگ گئی“---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”عمران صاحب آپ سے دعوت کھانی ہے اس خوشی میں۔ ابھی اور اسی وقت۔ آپ نے ہمیں جس قدر افسردہ کیا ہے اب ہم اتنی ہی خوشی منائیں گے“---- صفدر نے کہا۔

”ارے ارے میں تو غریب آدمی ہوں۔ بیشک آغا سلیمان پاشا سے پوچھ لو“---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

”جی صاحب“---- سلیمان نے دروازے پر آ کر کہا لیکن اس کا چہرے بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے سخت ناراض تھا۔

”تمہیں کیا ہوا۔ یہ تمہارا چہرہ کیوں بگڑ گیا ہے۔ ارے اب میں اتنا بھی غریب نہیں ہوں کہ اپنے ساتھیوں کو دعوت کے طور پر ایک ایک کپ چائے بھی نہ پلوا سکوں“---- عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”صاحب۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔ کیا آپ مجھے اپنا نہیں سمجھتے“---- سلیمان سے آخر رہا نہ جا سکا تو وہ بے اختیار بول پڑا۔

”کیا نہیں بتایا تھا“---- عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کہ آپ معذور ہو گئے تھے“---- سلیمان نے کہا۔

”کمال ہے تمہیں تو بتاتے ہوئے عمر گزر گئی ہے میری۔ روز تو تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہاری تنخواہوں، اوور ٹائم اور الاؤنسز کے بل ادا کرنے سے معذور ہوں اور کیسے بتاؤں“---- عمران نے جواب دیا۔

”میں جسمانی معذوری کی بات کر رہا ہوں۔ مالی معذوری کی نہیں“---- سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”معذوری مونث ہے اور وہ اگر میرے ساتھ اس فلیٹ میں آ جاتی تو تم اماں بی کو فون کر دیتے کہ ایک مونث کو ہمیشہ کے لئے فلیٹ پر ساتھ رکھنے کے لئے لے آیا ہوں اور اماں بی مجھے جوتیاں مار مار کر جسمانی کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی معذور کر دیتیں۔ بہرحال یہ کوئی خوشی کی خبر نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا ہے۔ نہ ہوتا تو تمہیں پتہ چل جاتا“---- عمران نے جواب دیا۔

”آپ کے لئے نہ ہوتی میرے لئے تو بہرحال یہ اچھی خبر تھی“۔ سلیمان نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر تم نے اب اسے اچھی خبر کہا“---- عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”مس صاحبہ میرے لئے واقعی یہ اچھی خبر تھی۔ صاحب تو کام میں بری طرح مصروف رہتے ہیں اور میں یہاں اکیلا دیواروں سے باتیں کرتا رہتا ہوں اس طرح کم از کم صاحب ہر وقت فلیٹ میں تو رہتے“۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھی خبر کا پتہ تمہیں اس وقت چلتا جب تمہیں روزانہ میری ٹانگوں کی مالش کرنا پڑتی"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر کی روزانہ مالش سے آپ کو آج تک کوئی فرق نہیں پڑا تو ٹانگوں کی مالش سے کیا فرق پڑ جاتا"---- سلیمان نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر سلیمان کے خوبصورت اور ذو معنی جواب پر قہقہوں سے گونج اٹھا اور سلیمان بھی ہنستا ہوا واپس چلا گیا۔

"ارے ارے سنو سلیمان۔ ہماری بات سنو۔ چائے مت بنانا ہم نے عمران سے دعوت کھانی ہے"---- صفدر نے سلیمان سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا۔

"میں تو خود لباس بدلنے جا رہا ہوں جناب"---- سلیمان نے واپس دروازے پر آ کر کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"لو جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا"---- عمران نے مصرعے کو مختصر کر کے پڑھتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو اٹھو۔ اب ان مصرعوں سے جان نہیں چھوٹے گی۔ چلو"۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا پہلے یہ تو پوچھ لینے دیں کہ آخر معذوری دور کیسے ہوئی۔ ہمیں تو چیف نے کچھ بتایا ہی نہیں"---- صفدر نے کہا۔

"جس طرح بھی ہوا بہرحال ہو گیا۔ اب چھوڑو پرانی باتوں کو"۔ جولیا نے کہا۔ وہ شاید دوبارہ عمران کی معذوری کی بات سننے تک روادار نہ تھی۔

"عمران صاحب آپ بتائیں تو سہی۔ ہم تو واقعی مایوس ہو گئے تھے"---- صفدر نے اصرار کرتے ہوئے کہا اور عمران نے ٹائیگر کی بات سن کر پروفیسر فاضل کے پاس جانے اور پھر وہاں پیش آنے والے تمام واقعات بتا دیئے۔

"یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"---- سب نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں خوشی ہوئی ہے ناں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے"---- سب نے کہا۔

"تو پھر تمہیں چاہئے کہ مجھے دعوتیں کھلاؤ۔ روزانہ باری باری اور سب سے پہلے تنویر دعوت کھلائے گا کیونکہ ظاہر ہے سب سے زیادہ خوشی تنویر کو ہی ہوئی ہو گی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ مجھے واقعی بیحد خوشی ہوئی ہے کیونکہ میں مخالف کو زندہ اور صحت مند دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے مقابلہ تو ہو سکے۔ اب بھلا معذور آدمی سے کیا مخالفت"---- تنویر نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران تمہارا مخالف کیسے ہو گیا تنویر"---- خاور نے جان بوجھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مخالفت تو بہرحال ہے۔ میں ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں اور

عمران ان ڈائریکٹ ایکشن کا"---- تنویر نے جواب دیا۔

"ارے ارے تم ان ڈائریکٹ ایکشن کہہ رہے ہو۔ میں تو سرے سے ایکشن کا ہی قائل نہیں ہوں۔ جب کوئی گڑ کھانے سے مرجائے تو اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے"---- عمران نے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آگیا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن اور کافی سارے سنیکس موجود تھے۔

"ارے ارے اتنی فضول خرچی۔ ارے پورے مہینے کا خرچہ ایک ہی بار"---- عمران نے کہا۔

"تم صرف چائے پلا کر ہمیں نہیں ٹرخا سکتے۔ ہمیں دعوت بہرحال تمہیں کھلانی ہی پڑے گی"---- جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ اب چائے آگئی ہے تو یہ کیوں واپس جائے۔ دعوت تو بہرحال ہونی ہی ہے"---- صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر چند لمحوں بعد سب چائے پینے سنیکس کھانے میں مصروف ہو گئے۔

"تم لوگ کہاں دعوت کھانا چاہتے ہو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہوٹل شیرٹن میں ڈنر"---- صفدر نے کہا اور پھر سب نے صفدر کی بات کی تائید کر دی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ چھ ماہ کے لئے تو مسئلہ حل ہوا۔ پھر دیکھا جائے گا"---- عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چھ ماہ کے لئے کیا مطلب۔ آج رات کو ڈنر ہو گا"۔ جولیا نے میز پر مکہ مارے ہوئے کہا۔

"ارے تمہیں معلوم تو ہے کہ ہوٹل شیرٹن کے ڈنر میں ڈنر سوٹ پہن کر جانا ضروری ہے اور ڈنر سوٹ میرے پاس ہے ہی نہیں اس لئے پہلے میں آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کروں گا کہ وہ ماہانہ اخراجات میں سے بچت کر کے سوٹ کا کپڑا خریدنے کی رقم جمع کرے۔ جب کپڑا آجائے گا تو پھر اسے سلوانے کے لئے بچت کا منصوبہ بنے گا۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ آج کل کپڑے سے زیادہ مہنگی سلائی ہے اس طرح سوٹ بنے گا۔ اس کے بعد پھر بچت پروگرام شروع ہو گا تاکہ ڈنر کا خرچہ اکٹھا کیا جا سکے پھر ڈنر ہو گا اور آغا سلیمان پاشا اگر بہت ہی مہربان ہو جائے تب بھی چھ ماہ تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کسی ڈنر سوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وہ پرانا دور ختم ہو گیا ہے سمجھے۔ اس لئے آج ہی رات کو ڈنر ہو گا بلکہ تم فون کر کے ابھی ڈنر ہال میں نشستیں ریزرو کراؤ گے۔ ابھی ہمارے سامنے"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ڈنر کا بل۔ بل کون ادا کرے گا"---- عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ کے اتنے اچھے دوست ہیں پھر آپ کو بل کی کیا فکر

ہے"---- سلیمان نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بس بس۔ اب تم بھی عمران کے ساتھ نہ مل جانا۔ بل عمران دے گا اور خود دے گا"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ بل میں دے دوں گا تمہارے ہاتھ میں۔ بس اب تو خوش ہو"---- عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"بل میں ادا کروں گا۔ بل کی فکر نہ کریں"---- اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

"تم کیوں دو گے"---- جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے یہ واقعی بل آپ کے ہاتھ میں پکڑا کر خود بھاگ جائے گا اور یہ تو اب نہیں ہو سکتا کہ میرے ہوتے ہوئے آپ بل دیں"---- تنویر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی تنویر کی بات پر بے اختیار ہنس دی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"---- عمران نے بقلم خود کے انداز میں فقرہ بولتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو۔ جولیا یہاں ہو گی اسے رسیور دو"---- دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ جولیا یہاں آئی ہے۔ کیا آپ جولیا کی نگرانی کراتے رہتے ہیں"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا اپنے فون پر پیغام ٹیپ کرا کر آئی ہے اس لئے مجھے معلوم ہوا ہے تم رسیور اسے دو"---- دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"ہونہہ۔ جولیا کا میرے فلیٹ پر آنا ہی برداشت نہیں ہوتا حضرت سے"---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"---- جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کیس کے سلسلے میں جو تحریری رپورٹ مجھے بھجوائی ہے اس میں اس فارمولے کا کوئی ذکر نہیں کیا جس کی وجہ سے عمران کو اغوا کیا گیا تھا"---- ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے رپورٹ میں تو درج کیا ہے سر کہ عمران نے وہ فارمولا جس کا نام وی آئی پی فارمولا تھا جلا کر راکھ کر دیا تھا اور میں نے رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ عمران نے بتایا ہے کہ فارمولا اس کے ذہن میں موجود ہے اسی لئے تو مادام ڈیلی کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ اس سے ایکریمیا کو معلوم ہو جائے کہ فارمولا ختم ہو چکا ہے"۔ جولیا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں عمران سے وہ فارمولا تحریر کرا کر رپورٹ کے ساتھ منسلک کرنا چاہئے تھا"---- ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ تو جناب۔ عمران کی معذوری کی وجہ سے ہم سب پریشان ہو گئے اور پھر اسی پریشانی کے عالم میں یہاں آئے تھے یہ تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آپ نے بتایا ہے کہ عمران ٹھیک ہو گیا ہے اب وہ فارمولا تحریر کر دے گا تو میں بھجوا دوں گی"---- جولیا نے کہا۔

"وہ ٹانگوں سے معذور ہوا تھا ذہنی طور پر تو نہیں ہوا تھا یہ فارمولا پاکیشیا کی امانت ہے اسے فوری تحریر کرا کر مجھے بھجواؤ تاکہ کیس فائل ہو سکے"---- چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران تم وہ فارمولا تحریر کر دو تاکہ میں اسے چیف کو دے کر مسئلہ ختم کر دوں"---- جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سا فارمولا"---- عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی کسی فارمولے کا علم ہی نہ ہو۔

"وہی وی آئی پی فارمولا۔ اور کون سا فارمولا"---- جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس فارمولے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا تعلق"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں تعلق نہیں ہے۔ اس فارمولے کی وجہ سے تمہیں اغوا کیا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہاری برآمدگی کے لئے کام کرنا پڑا"---- جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کام کیا ہے یا نہیں۔

آپ جیسے محب وطن سے بہرحال یہی امید ہے کہ اس قدر اہم فارمولا ضائع نہیں ہونے دیں گے اور پاکیشیا کے حوالے کر دیں گے"۔ صفدر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے جیسے جولیا ضد کرتی جائے گی عمران ویسے ہی اکڑتا جائے گا اور نتیجہ یہ کہ ڈنر کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا۔

"ہاں۔ یہ بات البتہ قابل غور ہے لیکن۔ چلو ٹھیک ہے فارمولا ایک صورت میں مکمل ہو سکتا ہے کہ ہوٹل شیرٹن میں شاندار ڈنر مجھے کھلایا جائے اور تم سب میرے ساتھ ڈنر کھاؤ اور اس کے اخراجات چیف صاحب اپنے خزانہ خاص سے ادا کریں"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ ڈنر بھی تم ہی کھلاؤ گے اور فارمولا بھی تم ہی دو گے بس۔ میں نے کہہ دیا ہے"---- جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف تمہیں ڈنر کھلا دے تو میں دس بار تم سمیت سب ساتھیوں کو ڈنر کھلاؤں گا اور اگر وہ نہ کھلائے تو پھر تمہیں ہم سب کو دس بار ڈنر کھلانا پڑے گا"---- تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"منظور ہے"---- عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریس تھا اس لئے چیف کی

آواز سب سن رہے تھے۔

”علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ میری تنویر سے شرط لگ گئی ہے کہ اگر آپ میری صحت یابی کی خوشی میں ہم سب کو ڈنر کھلائیں تو تنویر ہم سب کو دس بار ڈنر کھلائے گا اور اگر آپ نہ کھلائیں تو مجھے دس بار سب کو ڈنر کھلانا پڑے گا“---- عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”پھر تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے“---- چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”دیکھیں جناب۔ میں نے ہمیشہ آپ کی خدمت کی ہے آپ میری خدمت کے صلے میں ایک ڈنر کی ادائیگی تو بہرحال کر ہی دیں گے ناں“---- عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”سوری۔ میں ان فضولیات کا قائل نہیں ہو“---- دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مرے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔

”اب بولو“---- تنویر نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”چھوڑ تنویر۔ یہ تو احمق ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ چیف ان معاملات میں کیسا رویہ رکھتا ہے پھر بھی یہ ایسی بات شروع کر دیتا ہے۔ چلو میری طرف سے ڈنر ہو گا۔ چلو اٹھو“---- جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس قدر بڑی خوشخبری۔ پھر تو واقعی مجھے ڈنر کھانا ہی پڑے گا ٹھیک ہے چلو میں سیٹیں ریزور کرا دیتا ہوں۔ خدایا تیرا شکر ہے آخر میری حسرت پوری ہو ہی گئی“---- عمران نے کہا۔

”کیا مطلب“---- جولیا نے حیران ہو کر کہا باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

”تم نے مجھے احمق کہا ہے ناں“---- عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں کہا ہے تو اس میں خوش ہونے کی کون سی بات ہے“۔ جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں نے آخرکار سوئمبر جیت ہی لیا۔ اس سے بڑی خوش خبری اور کیا ہو سکتی ہے“---- عمران نے کہا۔

”کیسا سوئمبر۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں“---- جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”لڑکیاں احمق شوہر پسند کرتی ہیں“---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ بے اختیار انتہائی زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”منہ دھو رکھو۔ تمہاری یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی۔ چاہے تم احمق تو کیا احمقوں کے بادشاہ بھی کیوں نہ بن جاؤ“---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تنویر۔ کیا تم منہ سے اچھی بات نہیں نکال سکتے۔ خواہ مخواہ فضول باتیں شروع کر دیتے ہو“---- جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو کمرہ

جولیا کے اس جواب پر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرم کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید ساتھیوں کے قہقہوں کی وجہ سے وہ یہ سمجھی تھی کہ اس طرح اس نے دراصل عمران کی حسرت پوری ہونے کی بات کردی تھی۔

"چلئے اب تو سیٹیں ریزور کرائیے عمران صاحب"---- صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب"---- عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"---- دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل شیرٹن فون کر کے اپنے' ٹائیگر' جوزف' جوانا اور ہم سب کے لئے سیٹیں ریزور کرا لو اور ہوٹل شیرٹن کی انتظامیہ کو کہہ دو کہ آج کا مینو بھرپور ہونا چاہئے۔ وہ سب ڈشیں جو کتابوں میں درج ہوتی ہیں اور ٹی وی پر سکھائی جاتی ہیں سب مینو میں موجود ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"بہتر جناب"---- سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو ڈنر کھلاتے ہوئے تمہاری جان نکل رہی تھی اب یکلخت اتنے فیاض کیسے بن گئے ہو"---- جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو کیا ہوا۔ آخر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کی طرف سے دعوت ہے کوئی مذاق تو نہیں ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ آرڈر تو تم دے رہے ہو۔ پھر میری طرف سے دعوت کیسے ہو گئی"---- جولیا نے کہا۔

"ابھی تم نے کہا نہیں تھا کہ ڈنر کھلاؤ گی"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ تم نے خود بعد میں حامی بھری تھی۔ اس لئے اب ڈنر اور آرڈر تمہاری طرف سے ہی ہو گا"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے مارے گئے۔ سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"ڈنر کھلانے کا یہ مطلب نہیں جناب کہ آپ اس طرح چیخنا شروع کر دیں"---- سلیمان نے دروازے پر آتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ آرڈر مت دینا۔ میں سمجھا تھا کہ مس جولیا کی طرف سے دعوت ہے"---- عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آرڈر تو میں نے دے بھی دیا ہے اب تو کچھ نہیں ہو سکتا"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"ارے پھر تم ہوٹل شیرٹن کے چیف باورچی کو کہہ دو کہ آج ڈنر میں صرف دال کا مینو رکھے تو چلو کچھ تو بچت ہو جائے گی"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”آپ کو شاید دال کا بھاؤ معلوم نہیں ہے۔ مرغے سے مہنگی ہو چکی ہے اس لئے بچت کی بجائے خرچہ بڑھ جائے گا“--- سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور واپس چلا گیا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد